

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

خیر فیہ و بعد ۱۳۷۰

میں ہے

محمد اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن محمد صاحب حسنی القادری واجہتی

بار اول

مطبع حسنی نوکل شکر پور حیدر آباد

۱۸۹۷ء

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE1715

فہرست کتاب تحفہ اسلام

ردیف	خلاصہ مضامین	صفحہ	ردیف	خلاصہ مضامین	صفحہ
۱	در حمد	۲	۱۴	ذکر فراغت یافتن حضرت آخوند صاحب	۱۵
۲	در نعت	۳	۱۵	از تعلیم باطنی و تقریر حضرت برکات باطنی	۱۶
۳	تذکرہ مقصود کتاب و وجہ تالیف	۴	۱۶	دولت و جاہ ظاہری حضرت آخوند صاحب	۱۷
۴	محقق حالات الدنہ و گوار حضرت آخوند صاحب	۵	۱۷	کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب	۱۸
۵	چهار مکاتیب والدہ احد حضرت آخون صاحب	۶	۱۸	و مدت تعلیم و تلقین و تلامذہ مریدان و تلامذہ	۱۹
۶	نقل اندراج تاریخ ختمینۃ الاصفیاء متعلقہ	۱۰	۱۹	ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب	۲۰
۷	حالات حضرت آخون صاحب		۲۰	لیطوف اربابہ شجرہ ہائے نسبت ایشان	۲۱
۸	ذکر حالات حضرت حافظ عبد الغفور	۱۰	۲۱	تذکرہ توجہ حضرت آخون صاحب نسبت	۲۲
۹	قدس سرہ مرشد حضرت آخون صاحب		۲۲	تعلیم شخاص و عام حالت ایشان	۲۳
۱۰	بشارت ولایت قبل از ولادت	۱۲	۲۳	منجملہ مکاتیب حضرت آخون صاحب	۲۴
۱۱	حضرت آخون صاحب		۲۴	و وارثہ مکاتیب کہ بہم رسیدند	۲۵
۱۲	اجابت دعای مریضہ حضرت آخوند صاحب	۱۳	۲۵	کیفیت استغراق حضرت آخوند صاحب	۲۶
۱۳	بشارت ولایت بزمانہ صفر سنہ	۱۳	۲۶	بیان اثر توجہ حضرت آخوند صاحب	۲۷
۱۴	حضرت آخون صاحب		۲۷	نسبت شاہ محمود صاحب رحمہ اللہ	۲۸
۱۵	احوال طفلی حضرت آخون صاحب	۱۳	۲۸	رضایت آخون صاحب شرف شدن شیخ	۲۹
۱۶	ذکر تعلیم حضرت آخون صاحب و اخلاق	۱۳	۲۹	شرف الدین محمد زکیر از زیارت	۳۰
۱۷	ایشان و عقیدت ایشان از حضرت		۳۰	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱
۱۸	حافظ حسن بصیر صاحب قدس سرہ		۳۱	ذکر واقعہ کہ از انان از اہل خیرت باطنی	۳۲
۱۹	ذکر سفر خواجہ مراد الدین خان صاحب	۱۴	۳۲	بودن حضرت آخون صاحب پیداست	۳۳
۲۰	برادر کلان حضرت آخون صاحب از		۳۳	بر مقام پید از کشمیر از بلای برن ہلک	۳۴
۲۱	کشمیر و از خدمات پادشاہی مشرف		۳۴	بہم آوردن آخون صاحب چند کس را	۳۵
۲۲	شدن		۳۵	بہ تقریر باطنی	۳۶

[illegible]

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۵۳	اثر نظر جلالت اثر حضرت آخون صاحب	۶۱	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب
۵۴	بر ملازم صوبہ وار کشمیر	۶۲	واقعہ متعلقہ کالمیت حضرت آخون صاحب
۵۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۵۶	انزوا لیامی زمانہ خود زبانی روح حضرت	۶۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۵۷	شیخ نور الدین صاحب قدس سرہ کہ از اولیا کے کرام اند۔	۶۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب
۵۸	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۵۹	انزواج حضرت آخون صاحب عرض فرمن	۶۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۰	خواجہ محمد بنی بطرفہ العین نفع شد۔	۶۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۱	بقرہ حضرت آخون صاحب عبدالوہاب	۶۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۲	توحش نویسی گردید۔	۷۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۳	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت	۷۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۴	تعمیر مقبرہ۔	۷۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۵	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۷۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۶	نسبت موت بیماری۔	۷۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۷	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت	۷۵	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۸	مریضی وصحت او۔	۷۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۶۹	رنج جنون محمد اسماعیل شاعر بتوجہ	۷۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۰	حضرت آخون صاحب	۷۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۷۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۵	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۵	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۷۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۸۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۵	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۳	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۴	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۵	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۶	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۸۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۷	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۹۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۸	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۹۱	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۹۹	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ
۹۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ	۱۰۰	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین غلام شاہ

ردیف	خلاصه مضامین	ردیف	خلاصه مضامین
۴۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸	۸۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸
۴۹	تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰	۸۹	تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰
۵۰	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴	۹۰	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴
۵۱	ویرادران ایشان و ازدواج و اولاد - ۵۵	۹۱	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت آخون صاحب - ۵۶
۵۲	مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی ہر فرد - ۵۵	۹۲	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۳	فرزندان حضرت و قائم مقامی آنها بعد وفات حضرت و تذکرہ اولاد و انتقال آنها - ۵۵	۹۳	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۴	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت آخون صاحب - ۵۶	۹۴	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۵	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۹۵	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۶	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۹۶	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۷	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۹۷	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۸	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۹۸	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۵۹	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۹۹	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸
۶۰	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸	۱۰۰	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہر علی لایق خان - ۵۸

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام آخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

کے

تحریر اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن سید صاحب حسنی القادری واپسیتی

بار اول

مطبع قسطنطنیہ نوکلرکین پریس

۱۸۹۷ء



سزاوار حمد و ثنا آن ذات موجود مطلق است که ازلی و قدیم یگانه بی همتا و ابدی است - بذات خود موجود و بعین حقیقت وجود است بحیثیت اطلاق و بقدر کمیت و نهایت بی نام و بی نشان است و بدین خشنود حق است و بحیثیت تلبس اعراض و تشخصات نامحدود و کثیر که مبادی مطلق است - ذات والا صفات ازلی الخفا و ابدی الظهور است همیشه بعد ظهور خفا و بعد خفا ظهور فرامی شود در بوقت ظهور ظاهر حق عالم می نماید و باطنی عالم حق می باشد.

بجزا غیر خدا در دو جهان غیر بی نیست	بی نشان است که از نام و نشان چیزی نیست
-------------------------------------	--

تمامی عوالم بیخ افراد موجودات که اجناس و انواع آنرا الله تعالی و صفات آنها از شمار بیرون همه ممکن الوجود اند - و تمامی ممکنات در وجود خود محتاج ذات واجب الوجود اند - بنسبت ذات واجب الوجود وجود ممکنات ناممکن است پس مبدء ممکنات و مرجع آنها مبدء ذات واجب الوجود است و حقیقت ممکنات نیز ذات واجب الوجود است پس ازین مبدء است که وجود ممکنات وجود حقیقی نیست بلکه وجود اعتباری است - و وجود ذات واجب الوجود وجود حقیقی است و ممکنات گویا اعراض آن جوهر البقاء و حقیقت الحقایق اند - که صفت ظاهری او وجوب و صفت باطنی او امکان است و انیمه تشخصات و تعینات و خواص مخصوصه باهالات یا از همه شیون ذاتیه واجب الوجود اند - که در وحدت ذات او مندرج و مندرج بودند - و ازین ثابت است که فی الخارج باسواء حقیقت واحد چیزی نیست و همان حقیقت واحد بنظر عوام بوجه شیون و البسه و تشخصات و تعینات و صفات نامحدود و کثیر مینماید - و ذات واجب الوجود در مظاهر ممکنه جلوه فرماست ازین مبدء است که در حقیقت موصوف صفات مظاهر ممکنه آن ذات موجود مطلق است که از اطلاق و مظاهر ممکنه جلوه فرما شده است - نه مظاهر ممکنه -

از جهان واجب تا امکان	هر چه اندیشی از خفا و عیان	او بهارست این جهان رنگش	ارست قانون جمله آهنگش
-----------------------	----------------------------	-------------------------	-----------------------

اگر در صفات و حالات و تکوین افراد موجودات عالم غور کرده شود زدی نیست که ظهور آن بچکات باشد آن

حکیم مطلق بنی نباشد و حالات عجبیه صفات غریبه و کمالات نامحدود ندارد و - و بالا نظر افهم امور مذکوره نیست
فردی و شوار بلکه ناممکن است - و مجموعاً بملاحظه حالات مستحق چندین محادش مردن ممکن است که شمار آن معلومات
انسانی بیرون است چون نیست فردی انسان از محاد کماله قاصر است - کجا جملة افراد موجودات عالم که علم انواع و
اقسام آن از علم بشری خارج است و کجا موجودات عوالم که از انواع و اقسام آنها و از اوصاف و کمالات آنها
غریبه آنها بجز ذات باری احدی مطلع نیست چون عجز انسان بحدیست که از مظاهر ممکنه نسبت منظمی دارد که
حالات بالا نظر او را و شوار بلکه ناممکن است پس جهان اول نسبت صفات و کمالات آن انداز و محاد کردن نمیتواند
و کجا در علم انسان وسعت معلومات محاسن جمیع مظاهر ممکنه ازین ثابت است که علم انسان از معلومات محاسن
نمودار آن ذات محض قاصر است بر محاسن ظهور و حدها چندین که باید که کردن نمیتواند و کجا محاد و محاسن خفا پس
ازین ثابت شد که حدود ثنائی باری چندانکه واقعی است از ان شمله انسان او کردن نمیتواند و در حقیقت آن
ذات محترم شایان چندین حمد و ثناء است که حد آن در علم اوست -

یا ابدی الظهور یا از لیل الخفا	از ک فوق النظر حسنک فوق الثنا
--------------------------------	-------------------------------

حقیقت آن ذات والا صفات بوجه اطلاقی در ذات موجودات چنان ساری است که گویا و عین ذات است
است چنانکه آن ذات در ذمی عین بود و علی هذا صفات کماله او در جمیع صفات موجودات چنان ساری
انکه گویا آنها عین صفات اند چنانکه آن صفات در ضمن صفات کماله عین صفات بودند - که صفات غیر ذات
می نمایند - لیکن بحقیقت تحقق حصول عین ذات اند بهیچیکه صفات بحسب مفهوم بذات منتفی می شوند و همچنین
بحسب تحقق بحقیقت منتفی میشوند و بدین معنی عین ذات موجود اند که وجود تعدد و تمیز در بلکه ذات موجود
یکی است که اسما و صفات و اعتبارات کثیر باشند -

چشم حیات کشف اسرار کبریا	کفر و الهام کی نبی و نبی است	جهان چون هر بهر خانه تمام چکنم	صاحب پر و مرصع نبی است
پیش از غرورش خمیازه فیض تو جود	میکشش ساقی و دنیا می و بیا کیست	گاه از کسوت شاه گوی از دلش گدا	میکند جلوه وای پیکر جانا کیست
	و در حرف و فکر نظر اوست	پیشتر بن شمع گل و لعلی پیرا کیست	

ای آفتاب از نور و روی شمع شبستان خفا ساجانها در طپیدن است با آنکه صبح پرده خود نمائی بر خورند در دیده و نفوذ کنان
در سوختن است با آنکه نقابی از چهره در ربائی باز نه فرموده -

نی نقابان جهان نتوان بد	در رخس چرخش نتوان بد	آفتاب است در ظلال بنان	از بغیر از ظلال نتوان و بر
-------------------------	----------------------	------------------------	----------------------------

ذات والا صفات بچندین اسما و سوم است که تعداد آن از علم انسان بیرون است و بجز ذات
مقدس صفات از تعداد آن کسی واقف نیست و ظهور آن ذات در مظاهر ممکنه بحقیقت اسمائی است

و اسما با هم متقابل و متضاد اند لهذا مظاهر هم متضاد اند و این نامناسب بود - که از تمام اینها دان و خداوند
 پیشند لهذا سبب و فیاض از قدرت کمال خود در نظری جمیع اسما و صفات ظهور فرمود و او را در عالم ظهور جلالت خود
 ممتاز ساخت که آن انسان است - لیکن در افراد انسان هم تفاوت و مدارج و صفات مختلف ظهور فرمود - و بعضی
 افراد ظهور صفات بطور غیر معمولی زاید و زاید تر و کامل و کامل تر ظهور آمد - و اینها بدین اندازه شرف و اشتیاق
 بنی نوع انسان شدند و موسوم به اولیا و مرسلین و انبیا علیهم السلام گردیدند و بالاخر مظهر اکمل اتم این جنس حضرت
 خاتم الانبیا سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم ظهور فرما کردند که بجا از اکملیت بر تمامی مظاهر
 کماله شرف کامل میدارند - و بدین وجود در مظاهر ممکنه بی نهایت و بیش از آنکه در مظاهر ممکنه صرف هر چه است
 بلکه کامل تر و جود شرف آنست که در تجلی علی بن ابی طالب ذات موجود مطلق اولاد از اطلاق در برین تعین جلوه فرما شد
 بدین وجود تجلی شهادت وجود بعد تمامی مظاهر هر کماله ظهور این مظهر اکمل و اتم شده است و چون این مرتبه است
 که در تجلی علمی نبی ابتدا فی ظهور این مظهر است پس ازین ظاهر است که بلا واسطه این مظهر اتم و فاضله وجود دیگر
 مظاهر شده است درین صورت بغیر تسلیم این امر چاره نیست که کدامی نظری از مظاهر ممکنه از این مظهر اتم
 خالی نیست و در موجودات عوالم موجودی نیست که در و نور این مظهر اتم ساری نباشد - بدین باب نسبت
 آنحضرت ارشاد ذات و الا صفات آنست که لولا که لما خلقت الافلاک - و بدین تخصیص سرور کائنات منه چون انقاب
 ما را سلطانک الای بر او نذیرا - و مخصوص بجناب - ما ریت اذ ریت و لکن الله رمی - شدند ازین شرف
 سرور عالم بر جمیع انبیا ثابت است پس در حقیقت خلیفه اکمل و تحقیقت صرف ذات سرور کائنات بود -
 که در محار و محاسن آنحضرت انسان بود و قله مخلوقات محض قاعه است و ذات آنحضرت چند آنکه مستحق محامد است -
 ازان هیچ او اگر در دنیا نیت و اندیشه پس بر جناب رسالت آید محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بدو نام عدد و
 اختصار میکنم چه که آن تحفه کجا میرسد - که لایق پیش کش محامد ذوی الاحترام باشد و آن هدیه کجا میرسد که
 لایق شان بندگان عالمیقام باشد جز آنکه در نعمت آن سرور عالم بندگان بجز کشتاییم و اعتراف بقصود ذوی تعالییم
 چاره نیست -

مخلصم تحفه دارم پیش ازین	جز مصلوۃ فی سلام می نه	از کرم کشتایم سنی نظر	لطیف کن بر حال این مسکین
یا شفیع المذنبین عالم بعین	برودت نامیده ایسم تبیین	ای حیدر حق یعنی شوق بنمون	تا بطلان دولی آیم بیرون
تا بنا برود عالم خوشحیدر	در غایت بی غم روی داد	تا بجای محو گردم سوختی	تا بششم حق به نیم روی حق
اللهم جعل علیه و علی آله مقبضین شوارق کماله بوارق جلاله و اصحابه اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین			
تذکره مقصود کتب و وجوه تالیف	بعد ازین هر چه مقصود بیان است - تذکره نظری ذی شان است		

که در سنه یک هزار و هشتاد و شش هجری جلوه فرمای عالم ناسوت شده - مختلط بخطاب قدوة المؤمنین
پیشوای اکابر اهل یقین جامع کمالات شریعت و طریقت محقق ولایت و حقیقت برگزیده اولیای
زمان ممتاز اقیامی دوران ما مقام فلک هدایت آفتاب آسمان ولایت شیخ الاسلام سید الانام
حضرت آخون خواجه عبدالسلام حسنی النقشبندی گردید - از فیضان علوم ظاهریه و باطنیه او بیشمار تلامذین
در رجب که ال رسیدند و کالین هم فیضیاب شدند و همه کسان منافع اقسام و انواع حاصل نموده خوشحال گردیدند
گو حالات آنجناب که نهایت عجیب و غریب بودند - پیشمار اهل عصر آنجناب بحسب معلومات خود طبقه کرده بودند
و تدریس مکاتیب آنجناب هم بعضی اصحاب نموده بودند - و تصانیف آنجناب هم دوران زمان بسا شایع و مقبول
خاص و عام بودند لیکن چونکه در آن زمان که دایمی طریقۀ اشاعت کتب نبود و عمومًا نقول قلمی مستعمل بودند - که از
تغییرات زمان و تاخت و تاراج سلاطین دوران و تباهی بلاد و اهل بلاد در و در و در سال همه تلف گردیدند
و الحال چیزی از آن هم رسیدن دشوار است - و در نسل آنجناب هم آنچه مذکور همه کتب باقی نمانده لیکن
تا هم یادداشت الساب و بعضی تحریرات و تصانیف و بعضی کتب چنین موجود اند که از آن بالا حال از حالات
بناز بزرگان و اولاد آنجناب آگاهی ممکن است - و چونکه عادت زمان است که از عروج و نزول میرساند و از
تنزل به ترقی می بر و و این مدو جز در زمره نمایان است پس بحسب عادت زمان در نسل آنجناب هم نیز
پیدا شده همه کسان متفرق شده بر سکونت بلاد مختلفه مجبور گردیدند و از تغیرات نوبت بعدی رسید که در میان
اکثرین مغایرت پیدا گردید - و بیشتر کسان اقربای خود را نمیدانند و بیشتر کسان از قلت معلومات این هم نمیدانند
که از کدام نسل اند و اسامی بزرگان اینها چیست - و حالات بزرگان اینها چه - پس ضرورت این داعی
است که هر چه در نسل آنجناب موجود است آن همه در کتابی منضبط کرده شود - و پذیرای الطباع شایع
کرده آید که از تغیرات زمان از تلف محفوظ ماند - و همه پس ماندگان و ارادتمندان از آن جمیع فیضیاب
شوند و ساکنان بلاد مختلفه از یگانگت با همی خود با مطلع شوند و آنرا که از قلت معلوم - نمیدانند کار
که نام نسل اند مطلع شوند و از بزرگان خود آگاه گردند - لهذا بدین وجه من متوجه این امر شدم و هر آنچه
بهم رسید درین کتاب منضبط نمودم و این کتاب را موسوم به تحقیقة السلاطین نمودم -

مختصر حالات والد بزرگوار | والد بزرگوار جناب آخون صاحب سرور ارباب توحید پیشوای اصحاب تجرید
حضرت آخون صاحب | مجمع علوم شریعت فنیع معلومات حقیقت معدن جواهر هدایت مخزن کمال ولایت
زبدة العلماء الراغبین قدوة الفضلاء المتبحرین عمدة السالکین فخر الواصلین سید الانام حضرت
خواجه شاه مسعود حسنی النقشبندی رحمه الله بود که ولی مادر زاد و معز و پسر ساکنان داند اکابر

خلیفای حضرت حافظ عبد الغفور پشاور سی رحمة الله و از اکابر علما و اولیا سه وقت خود بود و جناب ممدوح در پشاور سکونت میبردشتند و تعلیم علوم ظاهری و باطنی میفرمودند و به تعلیم حضرت پیشمار اشخاص در علوم ظاهری و باطنی کامیاب شدند و بمنافع پیشیار از جناب موصوف مستفید گردیدند و گویشتر از حضرت ممدوح واقعات خوارق عادات بظهور آمدند لیکن یادداشت تلف شد ازین جهت در تذکره تفصیل آن ممدوحی است از حضرت ممدوح جناب حافظ عبد الغفور پشاور سی از حد محبت داشتند حضرت ممدوح جناب را در فرزند میخواستند و نیز خواستش این امر کردند که جماعت قائم مقامی خود مفخر و ممتاز سازند لیکن جناب موصوف قبول نکردند ازین واقعه اندازه علوم تربیت آنگناب تواند شد حضرت ممدوح چهار فرزند میبردشتند نام تامی فرزند گلان - سید مراد الدین خان صاحب بود که بزرگ گلان حضرت آخون صاحب بودند و نام برادر خرد حضرت آخون صاحب ملا خواجه عبد الکریم صاحب بود و فرزند اصغر آنگناب خواجه محمد ابراهیم صاحب بودند جناب ممدوح بهر طویل در پشاور و از جهان فانی بعالَم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره مرشد خود یعنی حضرت حافظ عبد الغفور صاحب پشاور سی رحمة الله مدفون گردید.

چهارمکاتب والد ماجد | چهارمکاتب حضرت خواجه شاه مسعود حسنی نقشبندی رحمة الله و موسوی جناب حضرت آخون صاحب | خواجه مراد الدین خان صاحب مرحوم فرزند اکبر که با سنا و جبریم بریده اند در ذیل مندرج اند

مکاتب

نور ابصار من سید مراد الدین خان سلک الله تعالی -
زبانی میر عنایت الله صاحب دریافت شد که در قلب شاگرافی ذکر است و طبیعت شما گران از ذکر یعنی از ذکر چهار ضرب و خلوه و تنجیل و دیگر که تکاملی و تساهلی میفرمایند جان من دور افتاده قریب بهقتادر سید و در چهار ضرب کمال نمیکند پس عجب است که ایشان طبع خود را بر خود غالب کردند و نیز مصطفی علیه السلام استقبال را ذکر چهار ضرب موقوف سازند و صحبت مرزا جیل بیگ صاحب غنیمت شمارند و صبح و شام مع هر دو فرزند آن نرینه به تنهایی شسته باشند و تکاسلی بکار نبرند که خوب نیست.

مکاتب

نور ابصار من سلک الله تعالی -
در وقت نوشتن خط برای شما معلوم شد که در قلب شاگرافی ذکر است - شاید در فکر فنا و فنا و انقار النفس افاق و انقار لطایف و عناصر بدنی و خلوه و طایفه و خلوه و دیگر که دل نمیدهند و کار

باید کرد - یعنی فکر روزی و فکر ترقی سلوک این کلمه حضرت پشاور می است که برای غایت الله نوشته اند از پشاور در کشمیر -

مسکاتین (۳۰)

نورا بهار من سلکم الله سبحانه -
 و در فرزند مرغینه سلامت باشند مبارکباد و شکر الله تعالی بطول الاعمار و حسن الاعمال - از میرزا صاحب دعای شیر گنایند بشری لقا بنجر الاقبال ما و عدا به و کواکب المجید من افق العلی سعدا - تربیت اولاد و اتباع سنت لازم بگیرند و دوام بهمان گنج مقصود نشان به از حقیقت ارشاد زبانی سیرزا جمیل بیک سلیم الله سبحانه مفصل نوشته شد خوب کردید سناط خوش شد صحبت ایشان را از نعمت های غیر مرقبه و از معنات بدانید و شکر بجایارید که شمارا به پشاور در دلاهور رسیدن نمیدهند حق تعالی ایشانرا بدار اخلافت رسانید و ما ذلک علی الله یعزیزه - این بعینه بآن می ماند که جناب حضرت خواجه یوسف همدانی که سر حلقه خواجها اند روزی خط می کشید که باشد باید رفت مقصد معین نشد بعد استیلا می آن سوار شد و عثمان مرکب همچون طور گذاشتند بپیرانه رسیدند مسجدی بود و پیش در آن مسجد مرکب استاده و فرود آمد به مسجد درآمد جوانی در آن مسجد مراقب بود چون سر برداشت سلام علیک گفت جوان مشکلی که در طریق داشت اذن از جناب حضرت سوال کرد حل شد بعد حضرت گفت که ای جوان وقتی که شمارا در طریق مشکلی افتد آسجای توان آمد - جوان گفت که هرگاه مشکلی پیش می آید هر سگی برای من خواجه یوسف همدانی خواهد شد - لیکن این نصیب مرا و آن است که مریدان را بدو بر دست می آید -

کار آسان نیست	با درگاه او	خاک می باید شدن در راه او
مصرع آری و هند یک بخون جگر دهند		
طریقه حضرات کبر و بشفقت دارند که ازین سه چهار بیت معلوم میشود -		
ساکا دانی طریقی راه چیست	و اما بالنفس خود بودن بحرب	قوت خود از خون دل کردن در دم
ترک کردن بقره شیرین و چرب	خانه تاریک و بیداری شب	معدنه خالی و ذکر چهار ضرب
و طرق دیگر مشقت بین دارند - طریقه نقشند به اسهل است خصوصاً آنچه باین فقیر رسیده صاحب شحات خواست که بمرغم ملازم حضرت خواجه احرار مسافر خود از خدمت مولانا عبد الرحمن حاجی استیذان کرد ایشان گفتند که شما آداب ملازم است و صحبت حضرت خواجه نمیدانند مار قه می نویسم		

برای یکی اندوستان خود مولانا قاسم نام ایشانرا اول دریا بید و تعلم آداب محبت کنید بعد از آن نیت خواجہ کنید
مولانا قاسم رقعہ را بر چشم مالیدند و آداب گفتند از آنجمله همین بود کہ حضرت ایشانرا اسباب دولت و نیایسیا
روی واد پر دخت طالبان بطا ہر صحبت و تعلیم و تعلم نمی شود حالا ہر خواہد کہ از ایشان استفادہ و متفادہ کنند
بجز طریق رابطہ صورت نہار کہ دل بدل ایشان بند و طالبان از اطراف عالم آمدند چون زین تان آگاہ شدند
محرور رفتند واد برین شہت سال ازین اسرار پیش کسی لبت کشودیم مگر امروز کہ باشما گفتیم کہ رقعہ مولانا
عزیزست در شجاعت پیچید کہ این نقل را دیدیم ہر حافظہ اعتماد نیست خطا شدہ باشد غرض از تمہید این مقدمہ
آنست کہ ابتدای نسبت میرزا صاحب خلوت و تخیلہ بود کہ در قدما اکثر بود یکس آنی می بود و در ایشان وایم و
اوسط ایشان بخوبی بود کہ محض نایانتست از نہایت ایشان چہ مانودہ آید الحال کہ فادہ و استفادہ بطور
مسدودست آنرا باشد عامی التفات از ایشان حاصل باید کرد و طریق افاضہ و استفادہ ہم از ایشان شہنشاہ باید کرد
بروجی کہ از ان شائبہ جدال ظاہر نشود کہ ایشان با کتاب آشنائی ندارند در سبتہ الابرار میوہی جامیست
فاصلی واد سے ہر بان پیامی | در بیا بان جدل جان فرساست | از روشنی پرسید کہ خدا را بچہ شناختہ
گفت من غرق شناسا ویریم | نیست کاری بشناسا گریم | کار من نیست کہ کس را بجدال
رو غایم بحد اسے متعال | ہر کہ پیے بر پیے من بشتابد | ہر چہ من یافتہم از ہم باید
در پیش از باب قدرت واد باب دل رعایت آداب ضرورت اگر چہ بنا بر محبت من شمارا دوست میدانند
لیکن حفظ آداب ضرورتست کہ نور علی نورست -

آداب و تقویٰ ایہا الاصحاب	الطرق العشق کلمہ آداب
این نقل را باین رنگ انظار نخواہید کرد کہ مباد ازین نصیص بزرگی مفہوم شود و اگر ضرور باشد انظار این مطلب بزرگ دیگر باید کرد کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدینہ رسیدند - براسے اہل مدینہ منورہ والا کل اہل مدینہ کجا بکہ میرسیدند قال اللہ تعالی (لایسأل عما یفعل و ہم یسألون) حضرت ماسی گفتند ای میرچون ترقی باطنست شود ترقی ظاہرت شود -	
مکاتیب (۴)	

سکرم اللہ سبحانہ و لا قاکم -

بعد سلام مسنون احوال فقیر بخیرست - میر عنایت اللہ صاحب بعد دو ماہ رسیدند - اکثر امور
بہر بان گفتند - سلامت ہمہ معلوم شد حضرت ماسی گفتند کہ با کسی نبشیر اگر کسی با ما بد باشد او داند -
این سخن چہ در قاربست و چہ در مصاحبان جواب آنست - از مبدل میگویم حق تعالی بود کہ کنز مخفی

و از مخلوقات چیزه نبود - از عدم عالم را بیرون آورد و مخلوق کرد یعنی عالم را بنسبت وجود او و کان الله ولم یکن معشی - ای آنکه عالم را در آن اختیار می باشد که اختیار فرج وجود و نبود اختیار را از کجا باشد جابر ندانم و امن از کجا آدم از پشت حضرت آدم دریافت را برآورد و می گفتند - الله یخیرکم ما را یا و نماند و شاید این برای این بود که گویند - بعد از آن در کشتی حضرت نوح محمول کرد و ما را معلوم نیست - از کتاب بنسبت یقین شد این از پیغمبران است علیهم الصلوٰۃ و التسلیما ت و در است مرحومه - گفتیم خیر آنچه در شان ایشان است در هر زمانی اولیا اشرف کرد عطاء و حتی کاتبی بنی اسرائیل - و از منکران در پرده داشت اولیا کی تحت قبائی لایعیر فرم غیره - غرض ازین نوشته آنکه فضیلت حضرات انبیا و اولیا ثابت است حضرت عافیه علیها السلام صاحب مرشد کاتب حرود ولی مادر زاده از حاجی حرمین شریفین حاجی محمد اسمعیل صاحب بجزاات احراریه مشرف شدند و از حضرت صاحبی صاحب لاهوری آن یافتند که مافوق آن تصور نیست و از سینه های حضرت همه یافتند و طرق حضرت شاه نقشید و حضرت خواجہ احرار و حضرت میر و در ضمن کلام و ذکر طرق بیان میفرمودند و این فقیر را بنیامی قبول کردند و فقره های خواسته بودند و فقیر خواست بلکه حضرت مرحوم و غیر هم الحال گویا فقیر را بجای خود گذاشتند که محبت فقیر بسیار داشتند و زیارت و حج میخواستند و بجای خود نایب منافی میخواستند -

ایا کلاماً ... انجری الیاح باللاشتی السقن	در باب حج الهام شد که (ست آیه راه بین قصد مع پاؤنگه) بزبان هندی شنیده ام و نایب بپوشم و آمدن کشمیر هم نشد و لیکن مسجد کلان ساخته آمد و در محله خود بلون پوره از رزنیان میان منظر که نظر عمره بود و فقیر در هیچ امر سے دل نداده و در مطالعه و حفظ کتب از تفسیر و حدیث و قرأت و فقره و تصوف و عزیمت و نه ریاضت گویا مجذوب مادر زاده بوده ام - چه توان کرد و مرا چنین آفریدند آن ایشان اند و من چنینم - یارب و حضرت مرشدی کشف کوفی و کشف قلوب را مضر و البته اند و این راه بند کرده منع کرده اند این حواله گرفته ام برای آنست که از کشمیر که برآمده بودیم بقصد ملک کن برآمده بودیم با ارسلان خان که جغتائی خان شده بامبد در معاش که از کن حاصل شود - پشاور و کابل مدیم - در پشاور از مردم کھا یو و مند فقیر را نظری از فضل آئی از نظر های حضرت مرشدی نصیب شد که قطعی منجی است احوال خود را هیچ نمیدانم چون قول شدیم همیشه بعضی بودم و چون کلان شدم و بالغ شدم - پنجمین بودم - حضرت مرحوم کلان کسب های بسیار کردند از نوکری و تجارت و کسب علوم کردند - و در اثنای خود کردند و الدین و رایه ای که خواندن گذشتند - و تابع برادر کلان کردند تا آنکه با ارسلان خان سفر بنیت و قصد و کن اتفاق افتاد و کابل شدیم و نظری از حضرت مرشدی نصیب شد که مثل آن از هزاران هزار به کسی که کشمیر باشد و از فقیر هیچ کار نیست نه شد و نه فقیر و چه قرأت
--	---

و چه تنفس و نفوس و چه ریاضت حضرت مرشدی سلوک مرا آسان فرمود و در نسبت تزویج فقیر در خانه مرشدی شد
والده شاما خواهرزوجه میرزا جمیل بیگ صاحب صوفی بود که از قبیل عرب بود یکی از یاران مرشدی مرا گشت که این
نفسب شناس و در این خرفاء عرب به پادشاهان هندوستان دختر نمیدهند حضرت سلوک تسلیک مرا آسان فرمود
و مشکل همه آموختند و فقیر را گفتند که اندر اصطلاح هر کسی واقف باید شد تا از اجازت هیچ طریقی وسلاست یابد آن
بکشیم هر چه درین طور مجذوب بودم - و جاذب را اندانستم که کیست اگر جاذب فقیه حضرت مرشدی است پس رسانند
فقیر پیش مرشدی کیست اگر الله تعالی ست پس مرشدی چرا اینهمه تربیت کردند و اگر کشف چیزی عنایت نشد
اگر چه سینه منشرح شد کشف پیش آن چه اعتبار دارد -

مدتی شد که بدیدار تو دارم هوسی	اجلرم خون شد و این از نه گفتن هر کسی
آن لوح چشمان را با همه عیال و اطفال مع لقمه که حق تعالی بایشان داد و در ضمن خود و ضمن حضرت خود گرفتیم والسلام علیکم وعلی من لدیکم -	
نقل اندر تاریخ خزینة الاصفیا متعلقه حالات آخون صاحب	و تاریخ خزینة الاصفیا - جلد اول مخزن چهارم بصفر (۶۷۶) و (۶۷۷) مطبوعه مطبعه فنی نوگلشور منتهی غلام سرور صاحب مؤلف کتاب جیبیل می نگار
خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی قدس سره از اکابر خلفای حافظ عبدالغفور صاحب پشاور سیست جامع علوم ظاہری و باطنی بود و با وجود دولت ظاہری که واسطه و کالت شاهی و کشمیر داشت و جایگاه دار منصب ار بود لحمہ از یاد خدا غافل نمی ماند و خلقی کثیر از اهل حاجات دینی و دنیوی بر دروازه فیض اندازده وی هجوم می آورد و وی بجا جت رطائی هر یک می پرداخت و احدی را نا امید یا تشکیک داند -	
و برادر بزرگ وی ملا محمد الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرائی داشت و بعد از قاضی القضاات محتار بود اما در ویش دل بود و سلسله نسبت خود بخواجہ حافظ حسن بهیمر غلامی ملا محمد نازک نقشبندی کشمیری داشت علی بن القیاس برادر خرد وی ملا عبدالاکرم جامع کمالات صوری و معنوی بود -	
و کمالات حضرت حافظ عبدالغفور صاحب قدس سره مرشد حضرت آخون صاحب	از تاریخ خزینة الاصفیا و از مکاتبه چهارم و الداد حضرت آخون صاحب شمارت است که پدر و پسر هر دو از خلفای مخدوم حافظ عبدالغفور صاحب
پشاور سیست سره بودند پس مناسب است که بالا اختصار حالات حافظ صاحب بیان کرده شوند - صاحب تاریخ خزینة الاصفیا می نگار که حضرت مخدوم از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ اسماعیل غوری است و از حضرت شیخ سعدی لاهوری نیز فایده کامل و بهره وافرانت شکستگی نفس و فروتنی بر وجود مستعد بود و می غلبه تمام داشت و بی مادی و زاد بود - چنانچه میفرمود که در ایام طفولیت با پدر عالی قدر خود	

کشمیری میفرستم برادر شیخ بابا عبدالکریم که در محله فتحکدر است میسر رسیدیم در اینجا نماز نوافل میگذاریم و بعد هر رکعتی که میخواندیم فلوس های سکه راجع الوقت پیش خود را غیب موجودی یا فتم و آنرا میگزفتم و باطلال بهم صرف میکرد و سید محمد غوث قادری گیلانی در رساله خود بتقریری فرماید که حافظ عبدالغفور پشاور می تمام شب بعباس و مرقبه میگزیرانید و التفات بدینا و اهل و نیا نداشت و درام در خدمت مساکین و مسافرتین مشغول می ماند و قریب پانصد کس هر روز در مطبخ وی طعام میخوروند و دیگران وی گاهی سرو نمیشد و خدام از صبح تا شام در سخت طعام و تقسیم آن مصروف می ماندند و شیخ سوامی طعام بجا جتندان نقد و لباس بهم مرحمت میفرمود و این همه خرجش سوامی دخل ظاهری صرف از خزانه غیب بود و در عشق آبی بدین آگاهی میگزیرانید که اگر کسی آیتی از آیات قرآنی را بر وی وی میخواند یا لفظ الله بر زبان می آورد گریه و اضطراب حضرت حافظ طاری میشد شیخ محمد عمر پشاور می صاحب جواهر السرائر میفرماید که حضرت حافظ صاحب اول در پشاور باروت حافظ محمد اسماعیل غوری پشاور می مستفید شد و بهره وافر حاصل نمود بعد از آن لاهور تشریف آورد و مشرف بشرف بیعت شیخ سعدی لاهوری گردید و خرقة خلافت و اجازت سلسله عالمیه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه یافت و از کابلان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر باش خدمت اشرف ماند.

شیخ شرف الدین صاحب روضه السلام میفرماید که حضرت حافظ وقتیکه یاران او توجه میدادند و از لوله عظیم بر زمین محله بر پامی شد و در اوایل حال اهل محله را خوف و هراس و انگیزه حال می شد بعد از آن چون معلوم کردند بر وقت حرکت زمین میدانشند که حضرت توجه طلبا مصروف اند صاحب روضه السلام می نگارد که سید ابوالعالی کشمیری میفرماید که روزی حضرت حافظ در بازار پشاور میرفت و بنده همراه بود ناگاه آنحضرت دست مرا بدست خود گرفت چون چند قدم بر فتم خود را با آنجناب و کشمیری یافتیم که از پل زینیه کدل که در کشمیر است میگزیریم رفته رفته تا برنگین مسجد که در بازار کاغذ فروشان است رسیدیم و از آنجا مرجهت کرده باز بر پل زینیه کدل رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا کرد و دیدم که باز به بازار پشاور میرویم بجا نیکه میفرستیم.

و نیز در کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیهات پشاور به تقریب سیر و خبر گیری میزد آن خود تشریف برده بود وقت عصر در وی از دیهات مضافات دره نجیب فرود آمده در مسجدی قیام کرد و یاران بزرگ و شغل و مراقبه مشغول شدند بجهت دین حالت جماعتی از برهمنان و دزدان بار او را غارت اسباب درویشان متوجه سمت مسجد شدند بعضی یاران که هنوز بنجیب مراقبه

بنماینده بودند از مشاهده اینحال مضطرب الحال گشتند و شور و غوغا برداشتند حضرت حافظ باستماع شور و صدای خدام سر از راقبه برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بجهت امشغول نشینید و السلام همه یاران مراقب شدند و بکار مشغول گشتند و حضرت حافظ هم مشغول مراقبه گردیدند چون از ذکر و مراقبه فرصت یافتند همه یاران خود را با پیر و دشمن و صمیم در پشاور بخانه مسکونه وی یافتند همه خدام از ظهور این خوارق غنمی حیران ماندند و هیچ معلوم کردن نتوانستند که بچه طور از آن و پیر که با صله چند کرده از پشاور بود باز در پشاور بخانه حضرت رسیدند.

و نیز در حج روضه السلام است که شیخ احمد علی که از یاران صداقت کیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایام میکه سلطان محمد معظم هم شاه ابن عالمگیر اورنگ پیر در کابل آمد با بی عظمت و طاعون زبون عاید حال سکنای کابل و پشاور گردید و من هم بهمان بیماری سخت علیل شدم و بحالت نزع رسیدم و از حیات خود بایوس ششم همدان حالت حال بیوشی و بیخبری بر من طاری شد و در واقع دیدم که حضرت حافظ عبدالغفور تشریف فرما شدند و مرا همراه خود بخجرت سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم بردند و عرض نمودند که محمد علی یکی از مردان من است امید دارم که از بیماری بیماری خلاص یابد ارشاد شد که صحت خواهد یافت - حضرت حافظ با از جرأت نموده بعرض پرداخت که یا رسول الله اگر همین ساعت بیماری وی بصحت مبدل نشود او را از خاک خود بخجرت جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیه الصلوٰه و السلام لاکبر متبسم شدند و فرمودند که حافظ شما میخوانید که در تقدیر قافه تحقیقی متهر شوم - و این اسکان ندارد باز عرض کرد که آنچ صحت و شدت مرض علیه حال این بیمار است همین وقت دور گردد - و قدری ازان اگر تا بوقت بهبود باقی ماند مصداق نیست حضرت فرمودند که بسیار خوب بیاس خاطر شما همین طور بظهور خواهد آمد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقوع آمد که همان روز از شدت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی ماند در چند روز زایل شد - عرض حالات خوانق عادات که از حضرت مدح بظهور آمدند بشمار آنکه انقباط آن در اینجا خالی از نظویل نیست - عرض درین شک نیست که حضرت موصوف ممتاز اولیای سعه وقت خود بودند - وصفات و کمالات عجیبه پیداشتند - در ساله هجری بتاریخ چهارم ماه شعبان در عمدا و رنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی در شهر پشاور ازین جهان فانی بعالم جاودانی ولت فرمودند قطعه تاریخ وفات آنجناب در ذیل مندرج است -

شیخ عبدالغفور حافظ دین	چون جدا گرد جان بنام	حافظ واصل است تاریخش	هم بخوان حافظ کلام الله
بشارت ولایت قبل از	شیخ شرف الدین محمد زکریا در احوال آنحضرت صاحب در کتاب خودی نگار و که گاه آنحضرت	در بطن والدۀ ماجده خود بود و در شعی از شبهای ماه والدۀ ماجده ایشان بر روی بخت خود	ولادت حضرت آنحضرت صاحب

شسته بودند و در بیداری دیدند که ماهتاب از آسمان فرو می آید و تا دیوار خانه رسیده ایستاد و گفت که فرزند من خورشید در بطن دارد - بچو بی نگه دارید و محافظت کنید که یکی از کاکایان و اصلاان خوابند -

شیخ مذکور می نگارند که مرضه حضرت آخوند صاحب خواست که بعد مدت رضاعت اجابت دعای مرضه بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شده دعای ترقی درجات آخوند صاحب و کامیابی ایشان تا مقام اولیا بکنند و این دعای مرضه مقبول گردید و بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شده و تمنای دعائی که آن داشت کرد حال آنکه در آن زمان زیارت حرمین شریفین از وقت راه هم بسیار دشوار بود - و نیز مرضه را بعد م قدرت و شواری دیگر هم بود مگر بنایت مسبب لاسباب همه آسان گردید -
 بشرف دلالت بزمانه شیخ شرف الدین محمد در کتاب خود مینویسد که حضرت آخوند صاحب بزرگواریت حضرت آخوند صاحب بهر سه سالگی با برادر کلان خود در بازار میرفتند و آشنای راه حضرت شاه صادق قلندر که خلیفه حضرت سر قدس سره بودند و از کابر قلندران و مجذوبان سالک و ولی کامل بودند - بچو یکی که در دست داشتند به طرف برادر کلان ایشان اشارت کردند و فرمودند که ای آخون قدر و حرمت برادر خود و بچو بی نگاه دارید که یکی از اولیا است -

شیخ مذکور در کتاب خود می نگارند که میان خواجه عبدالکریم میفرمودند که برادرم حضرت آخون صاحب آخون صاحب را از شرف سالی آثار نیک بود و از ناصیه ایشان آثار بزرگی ظاهر می شد با آنچنانکه از اطفال محله باندی نمیکردند و برادر بخانه خود با هم می باختم - ایشان طاق خانه را محراب مسجد قرار داده سنگها پائین طاق گذاشته و نیزه ها ساخته چوبی بدست خود گرفته بسا خطیب بالا رفته خطبه میخواندند بی آنکه بیرون خانه برآمده باشند یا طریق خواندن خطبه دیده باشند و از ضاع و اطوار ایشان همه بدین وسع بود -

چون عمر آخون صاحب ترقی میکرد در اخلاق حمیده و صفات جمیده روز بروز در تعلیم حضرت آخون صاحب از علم و توفیق بی نظیری آمد از عهد طفولیت پابند صوم و صلوات بودند و نیز اتفاقا در مزاج ایشان بود و شوق حصول علم و در تعلیم از صغیر سنی توجه بود - عرض تاسن شعور علاقه از اخلاق حسنه در علوم مروج و سنگها بی کافی بهم رسید - چون که از صغیر سنی توجه آخوند صاحب بظرف سلوک بهم مایل بود - و صحبت اهل قدس بسیار دوست میباشند از آنکه شرف دست حافظ حسن بصیر قدس سره که در محله اعلی کمال متصل است آن حضرت پیر با بانی اویسی قدس سره آسوده اند و از خلفا و مریدان آخون

طمانازک نقش بند می بودند. اکثر حاضر بشدند حضرت ممدوح ایشا ترا تعلیم اسم ذات نمودند برین بنیاد
ایقان خود را می حضرت ممدوح می شمردند.

ذکر حضرت خواجه مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت
آخون صاحب از کشمیر و بخدمت پادشاهی مشرف شدن

حضرت ممدوح بالاخر چند مرتبه ارشاد فرمودند که وقت آن رسید که ترا کشایش ظاهری هم خواهد شد.
این زمانه سلطنت اورنگ زیب عالمگیر پادشاه غازی بود. و نواب ابراهیم خان صوبه دار کشمیر بودند.

و برای اعانت و امداد بساقی قره قیست ارسلان خان از شاهجهان آبا در سپیده تا چند می در کشمیر
مقیم ماند امیر نیکو را امید تعین خود بکاک و کن داشت نیز از والد بزرگوار حضرت آخون صاحب و عده

اجرا سے مدد معاش در دکن کرده بود چون بعد چند سے امیر نیکو قصد مراجعت کرد و خواست
که بجنهور پادشاه رود و همراه خود عالمی بتجرا از کشمیر برد. تمامی علماء امیر نیکو را رجوع شدند لیکن امیر

نیکو را از آنها یکی را منتخب نکرد تا آنکه از لاخواجه مراد الدین خان صاحب که عالم مقیم بودند ملاقات
کرد و ایشا ترا لحاظ علوی خاندان ایشان و بتجمل علوم و دیگر صفات مستحسنه منتخب کرد و خواستش کرد که

همراه او بشاهجهان آبا و کلیه فرمایند. جناب ممدوح قبول فرمودند. او گفت که زوار در وراگی مقرب است
علی الصباح تشریف آردند. جناب ممدوح حسب خواهش او علی الصباح معه والد بزرگوار خود تشریف

بردند. امیر نیکو بوجه واجب تعظیم بودن حضرت موصوف. سواری خاصه که انبار می فیل بود بحضرت
ممدوح و او و خود و سواری دیگر را می شد. همچنین تا بکجرات رسیدند بودند که از پیشگاه پادشاه رسیدند

ارسلان خان نزد پادشاه شاهزاده صوبه دار کابل و پشا در شد. لذار و انگی پشا در ضرور افتاد.
آنحضرت هم همراهی او به پشا در رسیدند. و چون نکه مولد حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سره

هم کشمیر بود. و حضرت ممدوح اهل کشمیر را بسیار دوست میداشتند. ملاقات این حضرت از حضرت
حافظ صاحب شد و ایشان را عقیدت و ارادت از حضرت ممدوح پیدا شد و از بهجت حضرت ممدوح

مشرف شدند بعد چندی این حضرات آخون صاحب را طلبیدند. و حضرت ممدوح معه والده و برادر خرد.
ملا عبد الکریم صاحب از کشمیر به پشا در رسیدند. پس آنحضرات ایشا ترا تفویض مرشد بزرگوار خود نمودند

و حضرت آخون صاحب و برادر خرد ایشان ملا عبد الکریم صاحب از بهجت حضرت حافظ صاحب مشرف شدند.
و چون که در آن زمان صوبه دار کابل و پشا در در زمستان به پشا در میماند و در تابستان به کابل قیام
میکرد. پس بوقت روانگی کابل این حضرات همراه ارسلان خان و بهادر شاه شاهزاده صوبه دار

کابل به کابل روانه شدند - و حضرت آخون صاحب معبر برادر خود و والدۀ ماجده در پیشاورد تعلیم می‌نمودند -
حضرت عبدالغفور صاحب قدس سرور با آخون صاحب بیحد التفات پیدا شدند - در روز تکمیل تعلیم علوم
ظاهری میفرمودند و در شب تعلیم باطنی میفرمودند و شب و روز پیش خود میداشتند - و سرگرم تعلیم ظاهر و باطنی
و باطنی بودند - تا آنکه در عرصه دو و نیم سال تعلیم ظاهری و باطنی ختم نموده بجلالت خود ممتاز فرمودند
و ملا مرادالدین خان صاحب بعد چندی به شاهجهان آبا رسیدند از بار بار بی خدمت و رنگش بیجا و شاه غازی شرفرازان
و بعد مدتی سرفراز گردیدند - و بعد چندی مقبول نظر بادشاه گردیدند - و مستحق ترقی علمی قرار یافتند -
و بعد مدتی جلایه قاضی القضاات مشرف شدند - و بعد چندی در کشمیر به برگشته لازم موضع شروه خاص بنابر
مواضع دیگر بطور جاگیر به ایشان عطا شد -

و کفر و لغت یافتن حضرت آخون صاحب | محمد مقصود که شیخ معمر از خالصان خالص العقیدت حضرت آخون صاحب
از تعلیم باطنی و تقرر حضرت بروکالت او شاهی | بود از شیخ شرف الدین محمد زکیر اکثر احوال و کرامات و وفات و عادت
حضرت آخون صاحب بیان نمود - و کیفیت شفقت جناب مدتی نسبت طالبان و خصوصاً نسبت خود با
ظاهر کرد - از آن جمله اینست که گفته اند روزی از جناب مدتی پرسیدند که حضرت تا چند زمان بخند می‌خندید
خود حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرور حاضر ماندند - و منازل سلوک طی فرمودند - و چنان خند می‌خندید که کالت و نصیب
یا فقیر از کمال غریب نوازی و بندگی پروری فرمودند که منازل و مقامات سلوک به وجه حضرت پیرو می‌شدند و در دو
نیم سال تمام و کمال طی نمودند - بعد از آن شوی در خواب دیدم که یک نانی بمن دادند - صبح آن بخت حضرت خود
عرض کردم فرمودند - بی و اقیست شما را نانی دادند - بعد چندی روز حضرت مدتی را بهفت صد روپیه
بفتح رسید فرمودند که این را پیش خود نگه دار بعد چندی دیگر عزیز من یک اسب نذر کرد و آنرا بهم حواله
فقیر نمودند و فرمودند که این سوار است و آن فرج است بر شیر و پیش برادر خود ملا مرادالدین خان برو که حضرت
خان تو خواهر شد تهیه نموده راهی شاهجهان آبا و شدم و در آنجا رسید پیش برادر بزرگ خود چند روز گذرانیدم
روزی ایشان را به مخوم و مخزون دیدم و وجه آن از ایشان پرسیدم فرمودند که فلان امیری که بادشاه او را
بسیار می‌خواهد نسبت او قسم افتاده است ازین وجه او بدر بار آمدن نمیتواند لعل الکی علاج قسم و می‌خواهند
لیکن از روی شریعت آنرا علاج نیست علا و فضلای همه در نیاب در مانده اند - ازین سبب معذورم -
جواب دادم که این را علاجی هست مرا پیش بادشاه ببرد تا علاج آن کنم - بساعت این جواب برادر
خوش و خرم شدند و بر پیشانی او شان برف کردید - فردا مرا همراه بردند و عرض کردند که برادر من ملا عبدالسلام
میگوید که من علاج این قسم میدانم - بساعت این اورنگ زیب، ارشاه غازی خوش شدند و فرمودند

که ارشاد فرمودند که تدارک این قسم
 انجام قوم است عرض کردم که در خلال کتاب مرقوم است - فرمودند آن کتاب پیش شما موجود است عرض کردم
 که پیش من موجود نیست در کتب خانۀ شاهی موجود خواهد بود - فوراً بدار و در کتب خانۀ حکم شد که آن کتب را
 را همراه خود ببرند و کتاب را از کتب خانۀ برآرند من همراه دار و در کتب خانۀ رفته کتاب برآورد و هر جا که
 مسئله مابۀ البحث نوشته بود - نشان نهاد و پیش بادشاه آورد و منظر انور اعلیٰ حضرت گزراویدم -
 بلا حظه آن بسیار خوشنود شدند و فوراً حکم صادر فرمودند که ایشانرا از طرف خود وکیل و کشمیر مقرر کردیم
 و بر بنای حکم ظل الهی که کشمیر روانه شدیم سبب یافتن خدمت و کالت بادشاهی همین است و هر چه شد
 بتوجه و عنایت پیر و مرشد شد -

(۱۵) دولت و جاه ظاهری چون که عنایت ظل سبحانی روز بروز بر حال حضرت آخوند صاحب فرون می شد بکسی
 حضرت آخوند صاحب منصب جاری شد و بعد چندی از خدمت مفتی سرزاز فرموده شدند و بعد چندی
 از آن ترقی یافته بخدمت خاصه القضاة ممتاز شدند و بعد چندی شیخ الاسلام گردیدند - و در کشمیر چهار
 مواضع جاگیر هم محبت شدند - و در زمانیکه شیخ الاسلام شدند اجازت قیام کشمیر هم حاصل شد و
 خدمت و کالت هم بجا داشتند و به کامیابی تمام به کشمیر مراجعت فرمودند و تا آخر عمر در کشمیر فرما ماندند -
 و حقیقت و سلطنت اسلامیة اعزاز و اختیارات شیخ الاسلام نظیر داشتند و با آن و کالت بادشاهی که
 اعزاز آن هم در آن زمان پیچید بود - و منصب و جاگیر که با ترقی ظاهری بحد کمال و دولت و دنیا زاید از کافی
 حاصل شده بود - این حالت ظاهری شیخ الاسلام بود - و حالت باطنی آخوند صاحب ازین بسیار ترست
 که چیزی بے از آن آید بیان کرده خواهد شد -

(۱۶) کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخون صاحب چون حضرت آخوند صاحب بعد کامیابی از خدمت حضرت حافظ
 و در تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفا عبدالغفور صاحب قدس سره رخصت شده راهی شاهجهان آباد
 شدند در آن وقت عمر آخون صاحب زاید از بیست و پنج سال نبود - و بعد از خلافت و اجازت حضرت آخوند صاحب
 در دهائی در ماندگان و بهایت گم زبان آغاز فرموده بودند و مرید میگردند و تعلیم باطنی میفرمودند و قریب
 اختتام سال هشتاد و پنجم ازین جهان فانی رحلت فرمودند ازین ظاهر است که تقریباً بیست سال حضرت
 مدوح مسند آرای ارشاد ماندند و مریدان حضرت مدوح همه سالکان و طالبان وقت بودند - و تعداد مریدان
 از ذکر و داناث از حضرت متجاوزست همچنین خلفای جناب مدوح پیشوارند - صاحب خزینة الاصفیاء نگارند
 که اگر چه خلفای خواجہ پیشوار اند اما خواجہ محمد عابد کادوسی و شرف الدین محمد زبگیر و محمد عثمان زنگوجی

و شیخ عبد الرزاق رسول پوریه و خواجہ امان اللہ و حاجی تیمور نقشبندی و خواجہ محمد نذر الدین و عبد الرحمن یارکندی و ابو البقا کشمیری و محمد رضا بن عبد الکرم برادرزاده آنحضرت و محمد ابراهیم و اکبر شاه و شیخ عبد اللہ و شیخ حمید الدین ابن محمد نظام از اشهر ترین خلفای خواجہ اند۔

و ذکر جمیع بزرگان و شایخانی صاحب حضرت آخون صاحب بطریق اربعه و شجره نسبت ایشان

(۱) طریقه عالی نقشبندیہ قدس اللہ ارواحهم

(۲) طریقه عالیہ تادیب قدس اللہ اسرارهم

(۳) طریقه شریفه کبرویه قدس اللہ سرهم الغریر

(۴) طریقه سننیه مسمره و رویه قدس اللہ سرهم

در طریقه اول الذکر از حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سره اجازت داشتند و در طریقه ثانیه از حضرت شاه فی الحال صاحب که از اولاد حضرت محمد و اله ثانی قدس سره بودند اجازت یافتند و در طریقه ثالثه از خواجہ محمد بادشاہ قدس اللہ سره که از اولاد حضرت امیر کبیر سید علی اهدائی بودند اجازت حاصل کردند و در طریقه رابعه از بابا محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ مجاز گردیدند۔ لهذا در چهار طریق مذکورہ مریدان و سالکان سلوک آن طریق را تعلیم فرموده بحق میرسانیدند۔ طریقه احسنیه افضلیه آدمیه بنوریہ ایشان بکشتی در دنیا گذشت و حضرت محمد و اله ثانی قدس سره و رسایل دیگر بزرگان خاندان نقشبندیہ اولاد کشمیر ایشان رسانیدند و شایع نموده بودند۔

(سلسله نقشبندیہ) در طریقه عالی نقشبندیہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت حافظ عبد الغفور ایشادری قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت حاجی اسمعیل غوری قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت شیخ سعدی لاهیوری قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت شیخ آدم بنوری قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سمنانی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت شیخ آقامی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ اکملی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ محمد و ریش قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت مولانا زاهد وحشی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ جمیل اللہ احرار قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت مولانا یعقوب چرخچی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت شاه نقشبندی رضی اللہ تعالی عنہ و مرشد ایشان حضرت سید کمال قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت بابائی سحاسی قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت علی راسینی قدس اللہ سره و مرشد ایشان خواجہ محمود الخیر قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت عارف ریوگری قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبد الخالق قدس اللہ سره و مرشد ایشان حضرت خواجہ

یوسف ابراهیمی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن فارسی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت سلمان فارسی قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند که از جناب خواجہ پیر و سر حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله و اصحابه وسلم فیضیاب گردیده بودند.

(سلسله فادریه) و در طبقه عالیّه فادریه مرشد حضرت آخون صاحب حضرت شاه فی الحال صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد اشرف صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت معصوم صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرهندی حمید الدین ثانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاه سکندر قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاه کمال قدس سره و مرشد ایشان شاه فضل الله قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید گد اقدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین عارف قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالرحمن قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین صحرایی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عقیل قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید بهار الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالوهاب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شریف الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ عبدالرزاق قدس سره و مرشد ایشان قطب الاقطاب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوسعید محضومی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی قدس سره و مرشد ایشان شیخ عبدالواحد قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ مشعلی قدس سره و مرشد ایشان حضرت بنیہ بیدانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ سری سقطی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف کرخانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رضا رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام موسی کاظم رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام حسین شهید رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه اند که از حضرت سرور کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم فیضیاب شده بودند.

سیر و سوسکه خلوت و فکر جلد را به اعتکاف مسنون ده اخیر رمضان است نقشه بندیز و اید نمی برد از زند
مگر آنکه این سته ماه را از دهر قرار دهند و عوض اعتکاف قضا شده ادا کنند که راهی به سنت پیدا کنند باجماع است
غیبت است دیگر نوشتند تحفه بر فویت صحبت هم فائده صحبت می بخشد چنانکه پیغمبر ماصلی الله علیه و سلم
وقت احتضار حضرت خدیجه رضی الله عنها گفته اند که مرا در دنیا و در جنت از وراج نصیب است گو نه ایشان
متغیر شد حضرت اکبر گفتند رضی الله عنه که یا رسول الله این وقت چه وقت این سخن بود فرمودند که ایشان
جهاد کردند این سخن حسرت خیر تا مقام جهاد شود سبق دیگر خواسته بودند سبق محرمین با خفیات شما مقوض است
بترتیبی که گفته می یابید و سبق شما آنست که همیشه خالی نشینید و هر چه پیش آید از آن نفی کنید و آنرا است دانید
در وی با فوق آن کنید بر طاعت شرایله و آداب که از حضرت بار سید است و این ماصی آنها را در یک
بیت جمع کردم -

خلوت و نفی و ربه و صوم و سنت | انما می رو و خلوت و صوم و سنت

می باید که مردم را بر غیب سو می اقامت شریعت شریف دارند و اسلام و الا کرام -

مرکب سب

نحمد و نصلی علی النبی الا علی و علی کل النبی و النبی و سلم - بعد اسلام مسنون برد و غریز القدر طالع را بد
ابن نصیبت پناه نهاد و موسی معلوم نماید که خط اشتباهی نامه رسیده از حضرت خنسیب اشتیاقی نتیجه صورتی است
در قریب بدان نقدان شوقی است که از آلاطال شوقی الابرارالی نقالی - و اما لایم شد شوقی که حدیثه قدسی
مالا اشتیاقی شوقی باشد شوقی و در برابر است و در مقربین شوقی مفقود است - زیرا که شوقی مشر از بعد از نقد
است و در مقربین بعد نیست و این صفات بحدید در سالک نماید از آن که از مقربین شود و اگر موسی
در میان حجاب باقی ماند از مقربین نیست بلکه از ابرار است - حسنات الابرار سیئات المقربین و از
است - اکتفا و بجز و قرب قلوب در پیشه ثانیه است - فیهط او قافیه شبانروز طلعه دیده اند محمشق است
که چون از خواب بیدار شود و موافق سنت بچل آرد و عیبه مائوره را در بر علی و کاری بخواند و نماز
تجدید را عود ده که است بقدر است طویل یا هر چه میسر آید ادا کند بعد آن تا فجر بسبقی باطن مشغول شود و اگر فرصت با خفیا
که تجدید بین التوین شود و سنت با دوازده و شان ادا کند بعد آن در مسجد و بعد نماز فجر طالع آفتاب مراقبه نشیند عصبه
اشراق ادا کند و دو گانه شکر سنت شب و روز و دو گانه اشتیاق و دو گانه استغاده نشسته گذارد و اگر
نایغ باشد باز نشیند تا چاشت وضوء کبری بسبقی باطن مشغول شود و اگر سالک نایغ است مراقبه
مشغول شود و اگر طالب العلم است پدرس و اگر کاسب است بکسب بعد از آن نماز فی زوال ادا کرده

بعد خوردن طعام قیلوله که سنت است نباید و چهارگانه فی الزوال بطول قرار است مشغول نماز پیشین شود و بعد از پیشین تلاوت به حضور تمام مشغول نشود و بعد از آن بکارهای که فکر خوردن و بختن و فکر خانه و سخن با مردم شغل کند و بعد آن نماز عصر و بعد نماز عصر باز بر قبه مشغول شود که بایه قبل طلوع و قبل الغروب بایه بکبره و اصیلا عمل نماید و بعد آن نماز شام با نماز اذان و احیاء و این العشاءین قیام نماید و بعد نماز عشا اگر توان بخزن دنیا کند و باز بخوردن سبب باطن مشغول شود تا در همان شغل خواب غلبه کند و چون بیدار شود در آن هنگام بیداران بیدار خواهد شد و صبح جو میرد و بتلا میرد و چو خیزد و بتلا خیزد -

طریق سلوک این است و مجذوب سالک را نمیکند از آنکه باین افکار و این مشغالات فرصت یابد که گشتن ایشان او را می برند و من نه اختیار خود میرودم از تقاضای دوست و آن دو کند و همین سبب بروم گشتن ایشان به گرسیردی چیاصلی و میریزد و اصلی در رفتن کجا بردن کجا این سیر سیر نیست و از تاثیر صحبت چه نوبسید - ملا عین رشت و الاذن سمعت و لا یحظر علی قلب نشر اذان نشان میدهد و زکرم الله و آیتا بقضیه و اگر مبه و تصدیق جبهیه علیه افضل الصلوات و اکمل التسلیمات و علی آله و اصحابه و اخوانه من النبیین و المرسلین و علی کل من التابعین و تابع التابعین -

مکاتب (۷)

نور البصار فقیه سلکما الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط فرحت منظر رسید فرحت بخشید خط اول رسید بود - جواب نوشته بودیم صحت ایشان معلوم شد رسید خط نوشته بودند محمد آلم رسانید چون از فقیر خطی میخوانند و همان خط نسبت را بایدهید که حضرت خواجہ احرار فرموده اند قدس سره که کلام را جمالی است ازین جهت کلام نازل شده تصرف و جذب - از حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه و اوست که او تعالی در کلام خود متجلی است چرا بنا شد که صفات لا بود و لا غیر بودست چون کلام نظر استفا و از مردان است بهن مردان جان دارد - انقار افواج طرین روز جمعه پیش روی در خانه فقیر بود ازین نقلی و انتقامی شده بود و بعد آن موقوف در انتم امید خیر است شما هم دعائی خیر بگوئید و خصو و ما بکنید که ضرر درست دعای خیر کرده شده و سبب شود - و باعث جذب رعایت را بطه است که بچند میسرسانند و هر قدم در راه جذب دیگر میخوانند آن قدم چنانچه در ملک است از خدا خواسته امیدوار باشند و در هر قدم مجذوب را جذب دیگر ضرورت چنانچه سالک را در هر قدم مسافتی قطع باید کرد - (من استوی یجاء فهو مقبول) شنیده باشند گفتند - از کسی که یک نفس فوت شود تدارک آن تا به نیت و اندر کرد و طریق ارسال خطوط را و ایم مسلول و در یک خط از دور می شناسد که از نزدیک بودن مهر زاید بیا ران سلام رسانیده شد عبد اللطیف و محمد صالح بقلین سلام مشتغل اند و السلام و الاکرام

مکاتیب (۵)

دوستداران فقر اسلام الله تعالی بعد سلام شکر شمارا برادر عزیز ساز سائیده در باب فاتحه خواندن و اجازت دادن ختم حضرت غوث الثقلین یعنی الله تعالی عنه نوشته بودند - فقیر را اجازتی از شاه فی الحال هست اگر بهمان قدر فاتحه میخوانند چه مضایقه فاتحه خواندیم بجنور پیر در شما و اجازت هم هست خوانده باشید - دیگر نوشته بودید که توجه غائبانه که با محمد عابد مراقبه کرده باشم و جمعیت شده باشد خطر دفع شود و سبق جاری شود و دوستداران خاصیت صحبت خصوصاً درین طریقہ نقش بندید خصوصاً در طریقہ احمدیہ خصوصاً از ان در طریقہ حسنیہ فضلیہ خصوصاً از ان طریقہ سعدیہ لاهوریہ خصوصاً از ان پیشادری صاحب خاص خصوصاً از یاران ایشان از صحبت یاران این عاصی تاثیر معنی کافی ست می باید که نصیب باشد آنکه نصیب داشته باشد قدر این نعمت عظمی میدانسته باشد - اگر غواستی دادند او سه و هر که خواست با ما است اگر چه با اکثر نشیند لیکن کما میرود انرا آن مصرع اول و آخر هر شتی به استقامت ضرورت مصرع چون تو کج باختی کسی چه کند - هنوز هیچ نرفته است مدار این طریقہ بر صحبت ست صحبت با رباب جمعیت بشرط فی دیگر و رابطه مرشد و شریط دیگر مرغی باید داشت اثر از کمال فضل و کرم لازم آن کردند قال الله تعالی فمن یعمل مثقال ذرّة خیراً یزده و من یعمل مثقال ذرّة شراً یزده خلوفی در ربط و صحبت و بدفای ر و خلوص سر عزیمت : این بیت از بن عاصی ست در دعای خیر مقصود ششم شام در دعای من باشید و السلام علیکم و علی من لدیکم و رحمة الله و بركاته .

مکاتیب (۶)

بعد الحمد و الصلوة و تبلیغ الدعوات و بعد السلام المسنون نگاشته میشود که دو خط شما برادر محمد سلم رسانید مشعر از صحبت شما و استدعا و شما معصون بودن ما را بعد ختم هر روز از درگاه میخوانید اهل جزاء الاحسان الا الاحسان - حق تعالی شمارا از طرف ما قاصر ان جزای خیر آن دهاد - دیگر مکتوب بود که جواب هر دو خط هر دو برادر رسید در ذکر قلب در ذکر افزود - و بود اکرون خط می افزود و عظیم خط کردید صاحبان من کلام بسخن مردان جان دارد فقیر از مردان خدای تعالی میگویم البتة تاثیر قم باذن الله خواهد داشت که مصرع هر چه استادزل گفت همان میگویم به جواب خطوط میخوانید هرگاه خط می آمده باشد جواب ارسال کرده می شده باشد حسرت فوت اوقات نوشید هنوز وقت است توجه غائبانه مبذول ست رابطه نگا دارید - برای شفا و شکم فاتحه خوانده شد و بجا سه تعویذ بسم الله الرحمن الرحیم خوانده بدست دم کرده بر شکم مالیده باشید که خیر شود و بیاران سلام رسانیده شود و السلام -

مکاتیب (۷)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل وكن في نفسك من محراب القبور - برادران عزیزان من سلکما الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط شما بدو هر رسید محمد اسلم رسانید محظوظ شدیم - سخن بهانست که گفتیم که سلوک را تا آنجا که محمد عابد داند احتمال کنید و آئینده اگر زنده ماندیم با تمام آن شاید موفق شویم بالفعل صورت آنست که بیا و کردن شما ما فقر را جمعیت فیضان می شود خطا با و کنا با و غلطاً و غلطاً و غائباً و محمد عابد را همان سبق است که هر چه پیش آید بآن متاثر و متلذذ شده پیش رفته باشد و دعا و محمد عابد خوب است و ما را هم دعا سے ظہر اللقیب یاد کرده باشند والسلام -

مکاتیب (۸)

فرزندان گرامی سلامت باشند - بعد سلام خطی که بر خورداری محمد اسلم نوشته بودید - خوانیم خوش شدیم دعا و خیر کردیم از خانه و سوا س نکرده باشید و در جمعه در حوالی مسجد جامع شورش شده بود در شهر مورچه بندی شد حقیقت محمد اسلم خواهد نوشت

که بر ناید ز جانت بی خدام

قرا یک بند به از هر دو عالم

و این فقیر را هم یاد کرده باشید والسلام -

مکاتیب (۹)

بعد الحمد لله تعالی و الصلوٰۃ والسلام علی رسول الله و تبلیغ الدعوات لگاشته می آید - که خطر رسید سخن بهانست که سلوک خود را تا سلوک محمد عابد رسانید و بعد نماز فجر و مغرب می نشینید و متوجه بن جانب الله سبحانه جمعیت شود خاصیت این طریقه علییه است و سبقهای ابتدار را هم تمکین کنید و پیش هم بروید و غرض از پیروی سلوک که بمنزله تقنن قوانین علمیه است حصول ملکه است و آنحضرت قواعد مقدمه آنست رفع خطرات بهم از همین می شود لیکن بتدریج - که چه عاریت است ادل کار - ملک گردد بکثرت تکرار - محمد عابد بداند که همان سبق باشد و از آخر آن خبر و در اول او آخر هر فتنی بدو آخر او جیب نمنا می رسد چه شان شود که گویا بنده موجود و معلوم هم نشده است تا فعلی و صفتی و ذاتی داشته باشد از خود حیلوله قائمست یکایک این را نمیتوان فهمید - او حدی شصت سال سختی دید و تاشی روی نیک بختی دید و تاجان نیکو خون شخوری پنجه سال بد از قال ترازه نمایند سجال - شمار که تربیت محمد حسن گفتیم این اجازت خاصه است اگر نصیب باشد بعد آن اجازت عامه شود در ابطه باعث توجع نمائند است دعا و خیر البته کرده باشند

و از اعتنا کافی و ضبط نوشته بودید - هر دو مبارک باد - در و افل نیت مطلق صلوة و نقل مخصوص - کفایت کند - و در قرأت مختار اند - اگر چه در حدیث و لغت و معنی است بآن جنگ باید زد و الا با اختیار مصلحت است هر قدر فرصت و ذوق دست دهد در از تر و الا بمقتضای - قضای نماز و این هم همین دستور افکاش شش رکعت است و بیست هم آمده است و حضرت مرشدی رضی الله عنه رکعات بسیار میگذاردند فقیر در آنوقت با نظرون میل نداشت که بهیچ جهت مشغول دیدار ایشان بودم - الحمد لله علی ذلک و باز فی الزوال چهار رکعت یک سلام بعد از آن آفتاب قبل از ظهر الحول قرأت بهتر و کسی که جنبه او مقدم بر سلامه او باشد مجذوب سالک است و عکس آن سالک مجذوب این هر دو بزرگ صلاحیت ارشاد دارند اول اولست و دوم دوم و در طریق حضرت ماول معمول است و از مجذوب فقط و سالک فقط تکمیل مقصود است که کمال ندارد و تکمیل فرع کمال است اصلاح انشاء و عده مطلوب نیست - بیار از حلقه سلام رسانیده می شود جواب این خط نوشتم - بسم الله الرحمن الرحیم برای هر مطلب دهر مرض نوشته باشند بزمیت مخصوص المرض که این کلمه جامع خبرات است رطب با عت توجبه این طرف و باعث ترقی در نفی و فساد است - نوشتن مکاتیب بین نابکار چه احتیاج از سلف نیست و اگر نیت صالحه در آن باشد اجازت است و اهل را باید نمودن تا اهل را - من منح الجمال علما تقداضاعه و من منح المستوجبین نقد ظلم - با هر کس بقدر حوصله او و طلب او سخن باید کرد و الا اسرار که در خارج است اگر بدست ناهل افتد اگر نه فساد قاعی را ندانم کند و اگر بشهد منسوب بخود و میگذشتها تجربه ندارد - اصلاح دیباچه آن بروقتی دیگر موقوف ماند و السلام علیکم -

10

دوستدار و دوستان سلیم الله تعالی سبحانه بعد سلام بر قه شما رسید فرحت بخشید شما بنام حضرت
امام زین العابدین علیه السلام پیوسته نام سپهر و افق آن باشد محمد باقر یا محمد جعفر و اگر نام جد خود عهد الله
بخشداراید جواب بطلب دوم آنست که هر چه بتدریج شود و ببقا دارد مصرع بچهل سال شود و پنجمه
کاسه چینی: معذرا هر امر موقوف بر وقتی است سوای آن که در روز است که شما را قری نمی شود و شکر نعمت
سبب زیاده آنست و حال شما که از استعداد شما نیست مصرع نکه والی سهل باشد قدر والی مشکل است
علامه مذکور آنست که ما را نسبت بشما تجلی نیست حرص در علم محمود است و السلام علیکم و علی من لدیکم -

٧١٥

السلام علیکم وعلیٰ اخیکم وعلیٰ من لدیکم۔ ہر کہ در اینجا از شما ارادت طریقہ علیہ میکند کانگن من کان اورا

کتاب (۱۱)

قیمہ خفا کا و متابعت سنت

کیفیت استفراق حضرت آخون صاحب حضرت آخون صاحب ہمیشہ در ذرات حق محوسی ماندند استفراق

برایشان چندان غالب بود که اکثر اوقات از اکثر یاران می پرسیدند که شما از کجا بید و نام شما چیست
حاضران وقت ازین حالت سخت تعجب میشدند و تخریمی ماندند شیخ شرف الدین محمد زکریا میگویی که ما دوام
که روزی حاکم شهر شخصی را بدعوی قتل حکم قصاص کرد و فرمود که قاتل را بکجه بزنند اگر قاتل را بموجب شرف
شریف درست باشد بچوب تره کو تو الی برده گردن بزنند والا خیر در میان بر قتل او اصرار داشتند
غرض که بتنگا مرعظم بر پا شده بود و من این روز بندوق شرف ملازمت بدو و خانم حضرت آخوند صاحب
رفته بودم در اینجا یاران و برادران جمع بودند و همین مقال شهر بود خبر معتبر از پیچیده آن فرسیده بود
اتفاق حضار مجلس برین شد که الحال حضرت آخون صاحب از محکمه می آیند از جناب مدوح حقیقتش قضی
معلوم خواهد شد و همه در انتظار تشریف آوردی حضرت بودند چون حضرت تشریف آورد و نشستند
محمد ابراهیم و میان عبدالکریم برادران ایشان از ایشان حقیقت آن مقدمه دریافت کردند و دوسه
سوال از جناب پیچ جواب دادند آنها ساکت شدند بعد از آن از جناب فرمودند که بجزئی که مرا آفریدید
الین بدگورات هیچ خبری نیست که چه شد و چه نشد اگر صاحب از آنکه آخون صاحب میگفتند که بعد از
وفات آخون صاحب روزی پیش ملا محمد قاسمی مفتی مرحوم رفته بودم بر سبیل تذکره احوال استخراق
حضرت آخون صاحب گفتند که در یک محکمه مقدمه سرگرم و مباحث عالی بود و گفتگو و شور و محکمه بسیار شد
بعد از آن که مقدمه مذکور فیصل شد از باب عدالت همه بر خاستند و از محکمه رفتند شیخ الاسلام همچنان نشست
ماند چند بار دست بر زانو می ایشان زودم تا که از حالت استغراق بر آمد چنانچه بعد از آن که از حالت تفرق
افاقت شد گفتند که همه رفتند الحال ما هم میرویم

و نیز اگر صاحب میگفتند که اکثر اوقات در طعام چاشت حضرت آخون صاحب دیر میشد و والده ام برای
تقاضا و طلب ایشان مرا میفرستادند که برای خوردن طعام زود بیارند که دیر شد اکثر جناب مدوح
پسیت و لعل میگذاشتند تا آنکه ما هم از مسجد گزارده می آمدند بعضی اوقات برای تقاضا که می آمدیم اکثر
بسبب غلبه حال جواب میدادند که چه هنوز من طعام نخورده ام - از خوردن و نا خوردن طعام هم خبر
نداشتند احوال ایشان چه در سفر و چه در حضر و چه در خانه و چه در شهر بدین منوال بود -

بعضی میدادند حضرت بیان کردند که بر لیس زیارت حضرت آخون صاحب از راه دور و درازی می آمدیم
و اتفاقا ایشان در آنوقت در محکمه می بودند از افراط اشتیاق برای دیدار ایشان در محکمه میرفتیم
که از دور دیدار کنیم ما را اینجا هم ایشانرا مستغرق حال خود میدیدیم -

بنا بر آنکه توجیه حضرت آخون صاحب نسبت شاه محمود صاحب رحمه الله شاه محمود صاحب رحمه الله که از خلفای حضرت

آخون صاحب بودند و در سال خود حسب ذیل می نگارند.

کیفیت توجیه خدام عالیجناب مولانا و مرشدنا و دینا محبوب یزدان قطب زمان سید عبدالسلام قدس سره نسبت فقیرانیست که این فقیر سرسراسترا تصحیه از خیرین شوق صحبت سرسراسترا سعادت اهل شد و داشته که بگو و در بر میگردد و از هر جا که بویی بمشام میرسد به اختیار خود را در آن محفل میرساند شده شده در خدمت یک صاحب رسید که طریق ایشان بیسوی بود و دلیل و بنا مشغول بجهت بود و ندانم که فقیر ذوق طرق طریق علیه نقشبندی پیدا شد و در آن طریق علیه بهر باکل مشغول دست انداز و سوسه و خطر و مضاعف خلوت میکرد و از خدمت ایشان بهره بر داشتیم و در خود اصالا اثر می از صفائی و تزکیه ندیدم ازین معنی بسیار دل تنگ شده و بجان آمده متفکر و محزون می بودم که جده و والدۀ معظمه که ازین طریق علیه نقشبندی بهره داشت و شب و روز در یاد آکی میکرد و این فقیر مطلع گردیده فرمودند با چرا که این فقیر و بنعم و اندوه میگردد و فقیر حقیقت و رود او تمام و کمال در خدمت ایشان ظاهر نموده تا که وقت شد فرمودند اگر میخواهید که ازین بلا ایمنه مقدسه شریک بهره مند شوند و مشرف گردند درین زمان از شر کشمیر بر یقین من حضرت آخون ملا عبدالسلام قدس سره بوده اند و مثل و مانند و درین طریق علیه علیه السلام باشد یقین است که اگر در خدمت ملا زمان ایشان برسد مخلوط خواهد شد و درین باب سعی بلیغ نمایند شاید که حق سبحانه جل شانه بواسطت ایشان هدایت نماید چون بر این ماجرا مطلع شدم عاشق و دیوانه و متفقا و حضرت ایشان گردیدم و در پی سرخ ایشان بی آرام میبودم و وسیله میجوستم هزار ترو و وسیله بهر سانید و خود از خدمت شریف ایشان مشرف گردانیدم در مجلس اول همین فرمودند که پس نام شما چیست و بکدام کار مشغول هستید و کجا سکونت دارید فقیر در جواب حضرت ایشان آنچه راست بود اظهار نمود و چون نام شریفه جدید بزرگوار فقیر قدس سره معلوم شد بسیار التفات نمودند و عنایات و تفضلات مبدول نمودند و اندران آشنا فقیرانی الفحیر خود معروض داشت فرمودند که در طرق ما استخاره مقدم است از یک روز تا هفت روز هر چند فقیر موقوف بر استخاره گذاشته بود و اظهار اعتقاد خود ظاهر نمود قبول نداشتند و فرمودند که امشب استخاره نماید هر چه روید و میداد و صحیح درینجا بیاید و اظهار بکنید چون فقیر امشب استخاره نمود و دید که گویا حلقه آراسته اند و صاحبان مراقبه کرده و میان ایشان چوای چهاردهم حضرت ایشان نشست سر مبارک بر داشتند و بنجادی فرمودند که محمود شاه را در میان حلقه بنشینانید چون تنگی بسیار بود و خادم گفت که در حلقه جایی نیست عقب بنشینید این سخن مفهوم نموده خود در فراسه نشاند فقیر را در میان حلقه نشاندند و مراقبه فرمودند چون صبح شد فقیر خوش و خوشتر در خدمت ایشان آتنام

روای شب ظاهر نمود - فرمودند که از درگاه اقدس شما را قبول نمودند و شکر حضرت حق تعالی بپا آید
 و بعد نماز عشا حاضر شوید که شما را داخل طریق نقشبندیه علییه بنمایم - حسب الامر چنان کرده شد چون وقت نماز
 عشا حاضر شد و داخل طریق نمودند بوقت قلبی مشغول ساختند - بکرم حضرت حق سبحانه فی الفور قلب
 جاری شد و ذوق محبت سید روداد و روز برین نگذشته بود که فرمودند که محمود استعداد شما بلند است
 جمعیت باطنی خواهد رسید فقیر آنچه لوازم آداب بود بیا آورد و بطبیقه روح سرفراز ساختند برین چند روز
 گذشت بعد از آن بطبیقه سرسبز و گردانیده بعد از آن بعد چند روز فرمودند که فکر بکس کرده باشید
 فقیر چند روز عمل نمود کشا ایشان دید چون قاعده حضرت ایشان آن بود که یوم نحبش نبه و یوم دشمنش
 حلقه خستم حضرت مینمودند و هم مجانب و مخلصان حاضر می شدند - روزی پنجم نبه بود - بعد ختم حضرت
 طرف فقیر منوجه شد فقیر را حالتی خاص روی داد و دید که سقف خانه شق شد و حضرت سرور کائنات
 علیه الصلوٰه والسلام فرود آمدند و جناب سرور عالم صلی الله علیه و سلم جای که حضرت ایشان می نشستند نشین
 فراموشند و صحابه کبار و حضرات چهارده خانواده عظام نیز حاضر شدند و حلقه کرده نشینند و حضرت ایشان
 از جای خود برخاسته متصل فقیر نشین شدند عرض که جد فقیر مغفرت پناه رضوان و متکا که جناب حضرت آخون
 ملا محمد نازکی صاحب قدس الله سره برخاسته عرض کردند که این فرزند امیدوار خلعت ست جناب سرور کائنات
 علیه الصلوٰه والسلام قبول نموده ملانده می رافرمودند که بعد و آنچه که در آن خلعتهاست بپارید - خدا و حم و السلام
 عالی فی الفور صند و آنچه چناری حاضر نموده از میان آن ردائی سفید برآورده بطرف قطب عالم غوث الاعظم
 مرهم دلهای درویشان حضرت شاه نقشبند مشگل کشار ضی الله تعالی عنه داد ایشان بحضرت جد بزرگوار
 فقیر سیر دنیا ایشان مصحوب بابا محمد معروف نیره خود و نیز حضرت آخون صاحب فرستاده فرمودند که شاه
 محمد و دراپوشان ایشان آن ردای مبارک گرفته در خدمت حضرت سرور کائنات علیه الصلوٰه والسلام
 آوردند و پیش نظر مبارک آن حضرت فقیر را از سرتاپا پوشانیدند - و همه حضرات مبارکباد نمودند و الحمد لله
 رب العالمین چون فقیر بافاقت آمد و سر مراقبه برداشت و حضرت ایشان نیز مراقبه برداشت در حجه
 رفتند از درون دروازه را زنجیر دادند - فقیر عقب ایشان رفته حلقه آورده و فرمودند که کسیتیم فقیر نام
 خود بر زبان آورد گفتند که بروید حقیقت معلوم است چون فقیر خوش لبیا ربود - چیزهای نادیده و بدو
 بپایان یافت دست بردار نشد تا آنکه حضرت زنجیر را کردند و فقیر را درون حجره طلبیدند - فقیر واقعه خود
 اظهار نمود فرمودند که مبارکباد و شما را که دولتی یافتند بروید و کس نگویید بعد از آن فقیر تادیت و رانجات
 بود گاهی بهوشی دست میداد و گاهی بهوش لیکن در مراقبه و مجلس شریف آن سرور عالم علیه الصلوٰه والسلام

میرسیدیم و مشرف به بدر ابرام افوار میشدیم و کشت قبور نیز دست داده بود. در هر مقبره متبرکه میفرستم و بالمره ایشانرا
 میدیدیم. و حاجت میگزاشت که تسلیم نمی تواند نوشت تا اینکه بدو انگلی کشیدیم و دستهای دیوانه ماندیم
 چنان از خود رفتند که اصلاً بوش و نیاندانستم به اکل و شرب هم نمی برد و ختم حتی که آشنایان بیت بردار شده بودند
 و توقع اقامت نداشتند تا که غره ماه رمضان المبارک المعظم شد حضرت ایشان کسی را در خانه فقیر فرستادند
 و فرمودند که محمد و شاه را اینجا بفرستند که درین ماه پیش ما باشد فقیر قبول نموده و فقیر را در خدمت حضرت ایشان
 فرستادند و فقیر پیش حضرت ایشان رسید آن شب شب تدر بود. و همه یاران حاضر بودند حضرت ایشان به فقیر
 فرمودند که بطرف ما خالی بنشینید در آن محالیت خاص روداد و یکدیگر با یک حویلی از یک تخت جواهر ساخته بالهای
 مردارید و آن آوینان کرده اند و در آن حویلی صرف فقیر بود و در دل میگذشت که این حویلی از حویلی های مثل
 بهشت است و فقیر را غایت نمودند درین فکر بود که دو شخص بد شکل و میب پیداشدند و فقیر را گزند تا یافتند
 و چندان سختی نمودند که دست از جهان برداشت در آن اثنا حضرت ایشان حاضر شدند و آن دو کس را فرمودند که از آنجا
 پسر دست بردار شو و بدانما قبول نکردند و در تصدیق افزودند. بعد از آن مجبور شده خود را عرض فقیر و پیش آن
 دو کس گذاشتند و فقیر را رخصت گمانیدند و گفتند که زود بخانه خود بروید فقیر و آن دو آنجا بیرون آمده
 در شالی ناز رسید و دید که حضرت ایشان هم از عقب تشریف شریف می آورند و فقیر را سیفرا نیک زد و در بزم
 خلاص شده آدمیم چون فقیر اقامت رسید و سر از مراقبه برداشت حضرت ایشان هم سر از مراقبه برداشتند و فقیر خواست
 که حقیقت واقع خود را بعضی ساند جناب ایشان بوقت نموده فرمودند که مبارک باد و هم یاران را فرمودند که خوشای
 مبارک باد نمایند. عرض از آن شب فقیر استمنا هستم از دیوانگی بهوش آمده بصحت پیوست بعد از آن حوال خود
 بزرگ غفلت مشاهده میکرد و اصلاً آگهی در خود نمیدید. این معنی بجناب حضرت ایشان عرض نمود فرمودند که
 شما مقام مست معلوم الکلیف - و مجهول الکلیف - و معدوم الکلیف و از هر سه عالی تر مقام معدوم الکلیف است
 شما را این مقام دست داده است شکر آبی بجا آرند و توجه به نوسه که بوده است است است فاطمه و اید
 بر فقیر این قسم چیزها بزاران هزار گذشت از آن دو حرفی بقلم آمد.

(۳۳) در خدمت آنحضرت صاحب	شیخ شرف الدین زکریا بن یسکندر که وقتیکه حضرت آنحضرت صاحب در حویلی محله گوجاره
مشرف شدن شیخ شرف الدین	سکونت میداشتند تا پنج دوازدهم ربیع الاول که عرس مبارک حضرت رسالت پناه
محمد زکریا زبارت سرور عالم	صلی الله علیه و سلم میشد را داده کردم که در خدمت حضرت بروم من نیز شیخ محمد باکاوسی
صلی الله علیه و سلم	بهین خیال در خدمت حاضر شدند بعد از نماز عشا که از مسجد آمدند حضرت آنحضرت
صاحب فرمودند که ما پیریم ما را طاقت نشستن نیست شما با خواهند بنشینید و بشغل باطنی مشغول باشند	

ایشان دراز کشیدند ایامان قریب پاهای ایشان مستقیم یک پای مبارک عابد کاسی برزاقوسی خود گرفتند و پای دیگر ایشان فقیر برزاقوسی خود گرفت و پاهای ایشان میمالیدیم و بشغل خود مشغول بودیم تا آنکه نصف شب گذشت و محمد عابد کاسی بفقیر گفت که شما در خواست نسبت فیصل این شب از حضرت کنند گفتیم که شما بگوئید ایشان تکرار کردند و گفتند که بر شما همراهان ترند شما بگوئید در همین مکالمه بودیم بخواهی دلش بیدار شویمش در سر خواب فرمودند که چه مکالمه دارید از شغل غفلت نه کنید باز خواب رفتند بعد یک ساعت که بیدار شدیم باز همین فکر را بهم شد باز فرمودند که چه مکالمه دارید در روز در حجره مکان کوچکی شغل باطنی باشید فقیر گفت آرزوی فیصل است فرمودند که از شب چه قدر گذشت با شما گفتیم که نصف شبی گذشت باشد فرمودند که بروید و بخوابید و بخوابید و بخوابید فقیر سر را سیمه بر خاسته بخوابید و فرموده نماز بخواند کرده متوجه بخواجسته شستم که درین اثنا معاینه نمودم که چلو در است حجره از ارفاقه قله شوق شده جناب رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بالباس فاخره تشریف می آرند و زیاده از نصف حجره برابر فقیر رسیده بلا حذر این واقعه بهیبت و وحشت بر فقیر مستولی شد و بهوش گردید -

و در آن وقت که از آن اهل خدمت باطنی محمد شاه صاحب که همشیره زاده حاجی عبدالسلام صاحب قدس سر که بدون حضرت آخوند صاحب پیدا است | محضر حضرت آخون صاحب قدس سره بودند - فرمودند که عبدالستار میر

پدر رضا می من بودند - از حضرت آخون صاحب عقیدت پیدا شدند و در خدمت حضرت مدوچ شب روز حاضر می ماندند و شب و روز خدمت گزاری میکردند و روزی من نزد عبدالستار میر رفتم و دیدم و چون از زیارت حضرت آخون صاحب هم مشرف شدم - درین اثنا دیدم که صاحبی رسیدند و آخون صاحب ایشان را بنیم قامت تعظیم دادند و ایشان پیش روی آخون صاحب نشسته گفتند و با هم آهسته آهسته گفتگو کردند - بعد چند گفتمی چون مرخص میشدند ایشان و آخون صاحب گریه نمودند - و بوقت رخصت هم آخون صاحب بنیم قیام تعظیم کردند من بشما در این احوال متعجب شدم و پرسیدم که این چه واقعه بود فرمودند که این عزیز از اهل خدمت بودند احوال ازین عالم میروند براسه و دایر در خدمت آمده بودند - ازین وجه تعظیم و تکریم ایشان کردم - از آن روز معلوم شد که حضرت آخوند صاحب قدس سره هم از اهل خدمت بودند - اهل خدمت پیش از اهل خدمت برای و دایر در خدمت آمده بود -

بر مقام بیدار کشیدند از برای برت | عبدالصبور صاحب مدید حضرت بیان کردند که ساسه در ایام زمستان ملک برآوردن آخوند صاحب | از چون بکشمیر می آمدیم و چند کس دیگر همراه بودند - و خواج عبدالوهاب چند کس را به تصرف باطنی | هم همراه بودند چون بمنزل پانچال رسیدیم معلوم شد که برت و با و بسیار است و از خوف برت ملک کسی قصد عبور نمیکرد و هم پس پا بودند - اتفاقا من پیش قدس سره نمودم - چنانکه بر سر کوه

رسیدیم باو شدت برخواست برفت ملک با رسیدن گرفت راه عبور سد و شدت یک در چشمهای مایان فتاد و یقین شد که از بلاکت نجات نیست و در همان حالت باس پیرو شد خود آخو نصاحب را بمطاط آورد و بدو ایشان خواستم در آن آشنا دیدیم که ایشان تشریف آوردند و چند گام پیش من رفتن گرفتند عقب ایشان من رفتم آغاز نهادم و عقب من خواجه عبدالوهاب و مسافران دیگر میرفتند و بر مایان هیچ اثر برن و باو نمیشد تا آنکه پیشش میبوی و پستی کوه رسیدیم - و از تاریکی خلاص یافتیم و راه نمودار شد و حضرت از نظر غایب شدند - و مایان از آفت عظیم نجات یافتیم -

(۲۵) واقعه اسلام گفته فرستادون حضرت عمر با با محمد سعید رحمة الله علیه بیان میکنند که در ایام پنجمین شصت بودم و حضرت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما شنبی در واقعه دیدم که مکان کلان بهفت طبقه است - بر طبقه بالا خواص و ایشان را برادر خود خواندن بالا جناب سرور کائنات تشریف فرما اند و دو بزرگ طرف است و دو بزرگ طرف چپ نشسته اند - بزرگی که طرف راست بودند بچین گفتند که ملا عبدالسلام را سلام می گویند چون من آنوقت ملا عبدالسلام را نمی شناختم لهذا مرتبه دوم فرمودند که ملا عبدالسلام که بچه گویار می ماند و کیل بادشاه اند او شان برادر من اند شما سلام من برسانند - بزرگ دوم که بطرف راست بودند فرمودند که ملا عبدالسلام که در محله گویار می ماند برادر من اند شما سلام من برسانند - مگر با وجود این تاکیدات تاملی اتفاق رفتن بخدمت جناب آخون صاحب نقضین بعد رفته همه حال واقعه بیان کردم گفتند که آنحضرت که شما اولاً ارشاد فرمودند حضرت عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه بودند و آنحضرت که بار دیگر ارشاد فرمودند حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند -

ملک کلان شصت بزیارت دروشی معمر از فرزندان سید حاجی مراد بیان کرد که من بعد جستجو حضرت سرور عالم صلی الله علیه بسیار از حضرت آخون صاحب سمعت کردم - بعد پانزده سال در خدمت و مسلم بوجه آخون صاحب ایدار جمال مبارک سرور کائنات نمودم - حضرت مدوح مرا تعلیم حصول این سعادت فرمودند - چون متوجه شدم یک مرتبه سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم ظاهر شد بمحمد و مشاهیر این امر بزرگ بجه اختیار شده از زبان من برآمد که حضرت سلامت سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم ظاهر شد فرمودند که هرگاه سر مبارک آنحضرت ظاهر شده بود جسم من با یکم

ظاهر می شد - اضطراب چه بود -

واقعه ضیافت آخون صاحب بارگاه شاه عبدالسلام صاحب رحمة الله که صاحب باطن بودند حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم ان پیرو شد خود شیخ شرف الدین محمد زکیر بیان کردند که

شب در واقع یک باغ دیدم که هر چهار طرف آن جوهرها بودند دیدم شخصی از طرف خانه رسید پرسیدم که این
 باغ کیست گفت این باغ پیغمبر خداست گفتم ایشان کجا هستند گفت در همین جویلی و همین جاضیافت
 ملا عبدالسلام کرده اند گفتم آخون صاحب کجا هستند گفت ایشان هم در همین جاه هستند گفتم پیغمبر من
 شرف صاحب کجا هستند گفت او شان هم همین جا اند فرمود تو هم همین جا برو گفتم چگونه بروم که از آن
 و اجازت نیست مبادا ناراض شوند باز گفتم که شما را چه قرب است فرمودند که من سلیمان فارسی ام در
 همانا نام ترا هم نوشته ام چنانچه خود فرست بر آوردند و نمودند و گفتند که این اسم تو هم در جاست
 پس همراه ایشان در خانه رفتم دیدم که جناب سرور کائنات صلی الله علیه و سلم تشریف فرما هستند در چهار
 طرف صفا بگرداگر نوشسته اند سلام عرض کردم جواب دادند بعد از آن بطرف حضرت آخون صاحب شمایم
 سلام کردم حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودند بنشین بموجوب رشاد بجائی دریلوی شما ششم شگفتند
 که کجا بودی گفتم درین باغ درآمده بودم - حضرت سلیمان فارسی ما در اینجا آوردند گفتند خوب شد گفتم حضرت
 صدیق اکبر کیستند مرا نامید حضرت آخون صاحب و شما باشاره نمودند پیش جناب مدوح رفتم - بعد صافه
 بازآمده بجای خود ششم درین آشنا خوانها آوردند و نزد هر کسے خوانی بردند - در هر خوان پنج پنج پیا له
 کلان بودند و هر پیا له شربت بود و در یک پیا له بر پنج رنگ بود - همه شربت خوردند من نیز خوردم
 بعد از آن خوانها برداشته سفره چیدند - بعد از آن بعد فراغ طعام بر خاستم و رخصت گرفتم - حضرت پیغمبر
 صلی الله علیه و سلم از آخون صاحب نسبت فقیر چیزی فرمودند و آخون صاحب آن امر از شما ظاهر ننمودند
 شما بمن گفتند - بعد پوش آن امر فراموش نمودم - شیخ شرف الدین گفتند شما را مبارک است شما را تسلی دادند -
 (۲۸) و آنکه حضرت آخون محمدنی عرف ملک که فرزند آقون دختران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد
 صاحب در طی مسافت که بارش بسیار شد راه آمد و رفت دیهات بند شد مردمان بر لے دیدن
 سیلاب می رفتند حضرت بمن فرمودند که برخیز هم برای دیدن سیلاب میر ویم هر گاه که بر بل شرف کدل
 رسیدم راه از طغیان آب مسدود بود - حضرت بطرف من نگاه کرده فرمودند که چشمان خود را
 ببند - بند کردم باز فرمودند که چشم داکن چون و اگر دم حضرت و خود را در زمین پائین باغ بهشت با فتم
 از مشاهده این حال براندام من ریشه افتاد چونکه از هر طرف سیلاب عظیم بود - و صدای میب
 مسموع میشدند نمیدانم واقعی آن صدای چه بود - مگر خیال میکنم - که آن صدایمانی فتاد و کان بالوز
 بر من سخت آشکار خف پیدا شدند - حضرت فرمودند که مترس به طرف قبله متوجه بنشین و شغل باطنی خود
 مشغول باش و در سکه گهری بدین نطرا بنحاشتم باز فرمودند که اگر میخی اهی که اندیجا بروی و چنانچه چنان

خود و چو شایع موجب امر ایشان چشمان خود بنگردم باز فرمودند که واکن چون واکرم همراه مرور موضع کند بر پور که طرف عیدگاه است خود را یا فتم ایشان پیش پیش فقیر طرف عیدگاه میفرستند چون نظر بر عیدگاه افتاد آن هم پرازد آب بود چون متصل درختان چنار رسیدم دیدم که بالای درختی از چنار شخصی مست که بدست خود اشاره مینماید که از همان طرفی که آمدید - واپس بر وید راه مسدود است - از مشاهد این واقعه حضرت فرمودند - که چشمان را پیش چشمان را پوشیدم باز فرمودند که واکن چون واکرم - دیدم که بسیر راه محله مزوره که این طرف عیدگاه است رسیدیم - از اینجا آهسته آهسته همراه حضرت بمانه آمدیم -

(۲۹) بعد و نوات حضرت آخون صاحب شایع شرف الدین محمد زنگیری نگارنده که محرابی که از مخلصان فانیس دیرین محمد رجب حضرت را بجالست العقیدت حضرت آخون صاحب است و از مدتی حواله فقیر کرده بودند حیات و گفتگو از ایشان پیش از چندین سال آمد رفت میکرد بعد از مخال حضرت هم باز رجوع بجای کرده و گفت که بخاطر گذشتۀ بود که باستان حضرت مخدوم بروم شب در واقعه دیدم که گویا برون مقبره حضرت خود که راه مرور آستانه حضرت مخدوم است رسیدم ام شایع هم از همان راه از آستانه مراجعت کردید گفتند در آستانه بودم شایع هم بر وید بعد از آن حضرت آخون صاحب را هم دیدم فرمودند که ما در آستانه حضرت مخدوم بودیم شایع هم بر وید که شمارا هم می طلبند و خود درون مقبره خود رفتند در همان آستانه بیدار شدم قصد کرده بودم که بروم و زوجه بر آستانه حضرت آخون صاحب برای فاتحه بروم اتفاق نشد امروزه یوم دوشنبه است علی الصباح بر آستانه حضرت رفتم بیرون حجره بکسوتی آستاده شروع به فاتحه نمودم - بگوختم آواز آمد که از راه درون بیا از راه درون رفتم چون اندرون در آمدم از خود رفتم دیدم که سراسر پرده ایست چون پرده برداشتم حضرت آخون صاحب را نشسته دیدم - سلام کردم - جواب دادند - و بعد از آن اشارت و اشارت نسبت رفتن پیش محمد را هم پرین فرمودند و فرمودند که در اینجا رفتن خوب است و نیز ارشاد شد که هر چه از جناب حضرت مخدوم می طلبی ما شمارا بجااست حضرت مخدوم شایع میگویند چون که از این عالم رحلت نمودیم لهذا الحال از یاران ما شمارا یافت مشارالیه که طالب صادق است تسلیم کرد و تمهیل نمود -

(۳۰) بر تفریق حضرت آخون صاحب عید الله صاحب بیان میکردند که روزی حضرت آخون صاحب مرگیده که فرقی شد از آن برآمد نشسته بودند جام اسلح موی سر و سر و میگرد که یکایک بر ایشان

حالت دیگر طاری شد و فرمودند که بجز او بر خاسته در حجره رفتند و حجره بستند و تا ساعتی در آن حجره
نشستند بعد از آن در واکرده برآمدند و دیدیم که بسبب یار پر عرق بودند - در پشت ایشان دو جانه خم
بود که از آن خون جاری بود - بعد ما لحظه آن با در اطلاع تمام گشایند - همه با ازین واقعه سخت متعجب
شدند - لیکن جرأت هیچ کس نشد که از حضرت باجری آن پرسیدن این واقعه را بقید تاریخ در روز و وقت
تعیین کردیم - تا که اگر گاهی موقوعه شود از کیفیت این واقعه اطلاع شود - بعد چند روز اندرون یکسال شخصی
از سوداگران حاضر شد - و اقدام حضرت بوسید و چند کیسه با پر از زر نذر گزرا نید - و عرض کرد بتوجه حضرت
معده مال از ملکات بجات یافتیم حسب وعده این نذر حاضرست حضرت قبول فرمودند - بعد از آن چند روز
از دست ما ماند و مختلف گفتگو کرده اجازت خواست و رفت - روزی از و اتفاق ملاقات افتاد
و من از پرسیدم که این چه واقعه بود که شما میگفتند که بتوجه حضرت از ملکات بجات یافتیم حسب وعده نذر
حاضرست او گفت که من از راه بحر قزقم در مرکب با اموال تجارتی بغرض تجارت به مالک مختلفه رفتم بوزم چون
این اموال در مالک مختلفه فروخت نموده مختلف اموال آن مالک بوقت واپسی می آوردم در راه مرکب من
در بحر قزقم بوجه طوفان و ریسمان دوسر کوهی افتاد و قریب بود که از تلاطم امواج پاره پاره شود و ما همه تمام
اموال غرق شویم - چون که من مرید حضرت بودم دل خود سوی حضرت متوجه کردم - و عرض نمودم که این وقت
توجه حضرت است بتوجه من ازین مسئله به بجات رسانند و اگر ازین ملا معده مال سلامت برسم - چندان که
مال دارم عشر آن نذر خواهم گذاشت - لکن چند برین نگذشته بود - که کسی از پائین مرکب را برداشته
از زمین بآن مرد و سوار بر کوه برآمد و در آب روان کرد - و از تلاطم امواج آئینه گزندی بمرکب و
راکبان نه رسید - تا آنکه بکانه رسیدیم - و سفر بحری با ختام رسید پس حسب وعده ز عشر قیمت
مال حاضر نموده نذر گذرانیدم - چون تا صبح و روز و وقت این واقعه دریافت کردم او گفت که در
یادداشت خود نوشته ام شما را خواهم نمود - بعد از آن روزی در بیاض خود یادداشتی که نوشته بود بمن نمود
من نوشته گزاشتم چون تا صبح و روز و وقت آن واقعه مقابله نمودم - که حضرت در حجره رسته نشسته بودند
و چون از حجره برآمده بودند بر پشت دوزخم داشتند یکی برآمد و متحقق شد که آن روز حضرت بدین
ضرورت در رسته نشسته بودند و در برآوردن مرکب زخم خورده بودند -

واقعه درخت نذر (۳۷۱)
آخضا صاحب دینی باغبان خود نزد باغبان خود فرستاده او را طلبیده فرمودند که شاخ درخت کپاس گلخان
متصل درخت بادام بود - چربی و شکرستی و از خدا ترسیدی او انکار کرد و قسمها خورد فرمودند که درخت

پیش ماناش کرده است شخصی را فرستادند که اصل حال دریافت کند چون آن شخص فقه تحقیق کوثا باشد
که فی الواقع با نجبان شاخ آن درخت شکسته بود.

و آنکه متعلقه علم آخون صاحب بابا محمود صدیق را با محمود رفیع امدانی بیان کردند که می در پیش دایم برای طلب
بر خطورات خود است و عا بنده است آخون صاحب رفتم تا در نشست غلبه گرستی شد خواستم که بخانه و پس دم
بجو و منظور این خطره فرمودند که طعام موجود است اما سر دست گفته که مرا بخانه رفتن ضرورت است و این حضرت
رفت شده بخانه رسیدیم چون با او دیگر رفتم نیز گرسنه شدم فرمودند که نان خانگی و پاره شکلهای قوی متوجی برایت
و موجود است و پیش من آور و ندان که بکدورت را نیندند و پاره خود هم تناول فرمودند و هنگام مرع اخر
آخون صاحب بخواب گفتم که از بدتی براسه زیارت آخون صاحب فرقت ام رفتن ضرورت است و بهمان
خواب دیدم که عزیز من گفت که چند وقت بیارست و ازین عالم خواهد رفت برو و از زیارت ایشان شکر
بر خاستم و زیارت ایشان شرف حاصل نمودم و باز گاهی ترک زیارت نکردم.

و آنکه متعلقه کشف شیخ رحمت الله بیان کردند که روزی برای قلم و روشتانی بیاد از رفتم و از اجازت زیارت
حضرت آخون صاحب جناب آخون صاحب آدم دیدم که دو فقیر سایل که بشارت معروف بودند نسبت
جناب چیزی نایب است که گفتند چون چیزی که حاضر بود سایلان به بد زبانی پیش آمدند و خاطر ام آمد که این
خاوس که برای قلم و روشتانی است به هم لادون اجازت مبارک کردن خواهشتم اما که به خطاب فرمودند که
در حجب شما یک پیمه که برای قلم و روشتانی است به هم تفکر چیست آنها کی دست بردار خواهند شد بی ادب و بی ادب
زود و آدم و روزی که برای بعیت رفتم بوم هر چه برای نذر کرده بودم مخفی زیر مصلاناده بودم جناب را از
مکاشفه معلوم شد و به آنکه بشاه صاحب نیر خود فرمودند که از زیر مصلاناز نذر بردارید شیخ مذکور نیز بیان
کردند که در دست محصله نایب جا گیر به تملک شدت نمود و در اول فقر گذشت که ایشان را باین همه علمه حال
تعرض این چنین بی ادب است سراد استغراق برداشته باین فقر خطاب کردند که پیش من بیا - فریاد نوی
جناب رفتم فرمودند که ترا با ما و راه کار در کارهای ما از آینده و دخل نداده باشند.

و آنکه متعلقه کثوت شرف الدین محمد زکریا بیان کردند که در ایام اعتکاف بهر حضرت را از اهل محله
باطنی آخون صاحب بخوانش و برای ملقبین اسلام بخد مشه حضرت آخون صاحب آوروند حضرت او را
مشرف باسلام کرده نامش شیخ رسول و مشته در حلقه نشانیده توجه داد و در مقام طلب و مکه تلمب
تمامی اشخاص که موجود بودند جاری شد.

و آنکه متعلقه حضرت آخون صاحب در عانت مریدان قوت البانی الی بی سوره نهدا الحمد لله عز و جل که از

میران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که دختر می از آشنایان من بیار شده قریب بمرگ رسیده بود بر سر عیادت او رفتم - والدین او مرا مرید حضرت آخون صاحب دانسته عظیم کردند و بجان خود و خاندان خود چون بوقت شب در آن مکان خواب کردم خواب بامی حبیب دیدم تصرف بلای بیمار مرا تنگ کرد و در میان آنها آخون صاحب را مشاهده کردم که میفرمایند چیکنی گفتم حیران ام که تصرف بلای بیمار مرا تنگ آوروه است فرمودند خیرست غم نخور سوره اخلاص بخوان - سوره اخلاص خواندم - مرتبه دوم باز همان طور دیدم مرتبه سوم بصورت و شکل طفل نرود سال نمود گرفتارش هر دو دست بخلق دی زدم - و او را گفتم بخلست سوره اخلاص و بعد حضرت آخون صاحب از آن حمله نجات یافتیم - و بیمار را نیز همان وقت صحت شد -

و نیز بیان کرد که دختر دیگر از بیماران شد من برای عیادت او رفتم او رو پدرش مرا گذاشت در انجا مانده خواب رفتم دیدم که چهار افی متوجه بیمار اند جرأت و فیضی احدی نداشتم - حیران بودم که حضرت آخون صاحب بیرون آوروه فرمودند که سوره چیکنی گفتم حیرانم که باین بیمار افی متوجه اند و میخواهند که بکشند فرمودند که اسم اعظم بخوان و برو - و آنها را بکش - بفرموده ایشان هست پیدا شد و با اسم اعظم مشغول شدم و فریاد گفتم - از شما به این حال افی سوچین راه سوراخی گرفت - و افی چهارم راه بیرون گرفته که گفتم - بیکرت اسم اعظم و بعد حضرت آخون صاحب من از شر آنها و بیمار از بیماری نجات یافت افی چهارم که گریخته بود بجانم زخم برداشته که در خانه من بود و بر دقتم متصرف شدم و رویه یوش شدند - در ویشی در ویشی بود و دریافته بجانم ام رسیده بود و نالایقه مشغول شد که تصرف آن رفت و هر دو یوش آمدند - و نیز بی بی سوده علیها الرحمة بیان کرد که بدید خود دو کان بقالی بیکروم - مردان و بیه از دست مقدم ظالم بجان آمده بودند من گفتند که شما مقدسید و بیه قبول کرده این ظلم بایان را خلاصی دهید حسب مشوره با باغبان الوهاب قبول کردم و زمینی گرفته کشت و کار نمودم - بعد چندی بیمار شده تا بمرگ رسیدیم - و دو روز تنفس بهم نماند و جسم همه سرو شد و مردان مراد و پنداشتند بعد از آن دیدم که از آسمان نردبانی فرود آمد - و حضرت آخون صاحب از آن فرود آمدند چند پایه باقی بود که عصا بطرف خطیب بدست گرفته بطرف من فرمودند که سوده بی خیر دار بگفتم آواز دارم گفتند که خیرست مقام تشویش نیست بر خیز و خود هر طور که فرود آمده بودند باز همان نردبان با سان رفتند و من از چو روی خوشی را ندیدم خود را چاقی و ندرست یافتیم -

و انکسب متعلقه اثر توبه باطنی آخون صاحب ابا محمد صالح حبیب ان که در جنبه نام و دختره قل شد حضرت آخون صاحب شریعت آوروه انگشت شش دست بر قلبش نهاد و سوره توبه و از آن وقت تا حال که بهر سوره سالکی رسیده است قلبش با اسم ذات بدستور آب دریا جاریست الحال

آن دختر و نکاح محمد شاه است و ہم یمین نقل کرد کہ تبلیغ بہان نہ جا رہیست۔
 (۳۶) دانات متعلقہ کشفہ اشیع محمد عابد کاوسی کہ خلیفہ اول حضرت آخون صاحب بودند میفرمایند کہ محمد جعفر و مرتبہ
 حضرت آخون صاحب از من گفتہ کہ بہ پشنا و براسے و ریافت صحت مرزا جمیل بیگ خواہم رفت شما نیز
 رزاقت کنید انکار کردم۔ روز دیگر کہ بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم جناب محمد جعفر را مخاطب ساختہ
 فرمودند کہ اگر بہ پشنا در میردند سیر خواہ شد و صحبت مرزا جمیل بیگ ہم بسیار خوب است و نیز بیان فرمود
 کہ در منی شہر مولانا و روم۔

علم حق در علم صوفیہ کم نشود | این سخن کے باور مردم شود
 گفتگوئی داشتیم روز دوم در دل خطرہ گذشت کہ منہ این بیت از حضرت استغنا کر کنم در انشا و انکافیرا
 کبر این خطرہ بے آرام ساخت روی مبارک ہا نہیب ماضی کردہ فرمودند کہ یکے را منہ بیت باید گفت
 دیگر سے لاچنین و خان نقیر را ازین مکاشفہ اندیشہ شدہ خطرہ از دل دور کردہ متوجہ مراقبہ شدم
 واقعہ حضرت حضرت خواجہ معز اللہ کاوسی بیان کردند کہ حضرت نقیر را نائب ہاگیر قاضی القضاۃ جناب
 آخون صاحب نسبت سلبیانی خواجہ طاهر الدین خان صاحب کہ برادر کبر حضرت بودند بہ ستر صدر و سپہ تنخواہ مقرر
 نمودہ بہمراہی نقیر خانہ نواب ابوالبرکات خان تشریف بردند و درخواستی در باب معافی مبلغ مذکور خود داشتند
 نواب در ولایت بود اطلاع کردم حضرت را طلبید و بعد از ملاقات درخواست بدست نواب صاحب دادند و طلبالعہ
 نواب گفت کہ حضرت اولاً علاج مرض من فرمایند و بعد از ان کار حضرت خواہم کرد۔ از چند روز بدست
 راست من بیکار شدہ و بالکل از حس و حرکت رتہ است حتی کہ بر سر ہر لایہ جواب سلام ہم نمی جنبہ۔
 حضرت دست خود را بالاسے دست نواب صاحب گذاشتہ سہر مراقبہ انداختہ متوجہ برداشتن مرض ایشان
 شدند و قریب یک گھنٹہ گذشتہ بود کہ بیدار ہمین کہ ہنوس خود از بازوی نواب صاحب جدا کردند و نواب
 سترہ بار سلام بہمان دست از زمین برداشتہ جناب ایشان نمود و بہ ہمین سماعت بہ حلقہ ہر سترہ کے
 تحصیل ان کہ در علائم ایشان جاگیر نو و طلبانیدہ خود عرضی ایشان حوالہ فرمود کہ مبلغ سترہ نہ رہہ ہم
 معاف بایر کردہ ہر چند مستشار الی عرض کرد کہ عالمی خواہد شنید و درخواست خواہد کرد کہ ما را ہم معاف
 کنند نواب صاحب فرمودند کہ نمی بینی ایشان اینوقت مرا زندہ کردند دست بیکار شدہ رہا ہاں
 خود را در زندہ و در ضای ایشان بایر کرد۔
 پیشین گوئی حضرت آخون صاحب عثمان صاحب بیان کردند کہ میر محمد عتیسم بیگس از فقرا و صفا داد
 نسبت شیفی و نورانی چسب فرمودہ نہشت نداشتند مگر از یک دہیم کس یک آخون صاحب دہیم حاسب

عبد السلام صاحب و نسبت آخون صاحب گفتند که مرا افلاس بسیار بود و تقاضای چه چند هزار درم
 جاگزین بود و از حضرت آخون صاحب احوال خود عرض کردم ارشاد فرمودند ترا دولت دنیا و دینی میبخشند
 بعد از هر نماز و بعد از هر روز و هر شب خواه پانصد مرتبه اسم یا ایا یا بشنود و غلیقه خوانده باشند هیچگاه این غلیقه
 را از دست ندهند میر صاحب چندین کرد و در بعد چندی بهمدی پیشکاری نمایر شدند و شهادت شده و دولت عظیمی
 بهم بانستند.

عشاق آخون صاحب بیان کردند که میر فقیر الله فرزند میر محمد مقیم صاحب پیا رسیدند و
 حضرت آخون صاحب ترسید که اگر میر صاحب هزار درم و پیم نذر خدا قبول نکردند و براسی تقوید
 بخدمت آخون صاحب مرا فرستادند و بخدمت حضرت رسید و درخواست تقوید کردم فرمودند
 که میر صاحب بگویند که آنچه نذر قبول کرده اند بزرگی او اسما زنده همین تقوید است میر صاحب فوراً
 نذر را کرد و فرزند خود را بخدمت یافت.

داوود شعله کشف
 حضرت آخون صاحب نقاشی دیدیم داشتند و در آنوقت خواجہ محمد آفتاب صاحب در اهل نقشبندی مشهور
 بودند که در ایشان من اعتقاد در استقامت و محکم اسلام تعریف و توصیف حضرت آخون صاحب پیر و مرشد کردند
 بنا بر آن دل من بهم بگرفت ایشان رغبت کرد و در همان ایام شبی در واقع دیدم که حضرت شاه نقشبندی بصورت
 شاه جمال تلمذ کردند و در دیوانه تشریف میدادند و میریدان حضرت و من هم مودب نشسته ام
 از من فرمودند که گمانه خواجہ محمد آفتاب خواهم رنست من بهر گامی ایشان رنتم درین اثنا ویدار بشدم
 و از بے اعتقاد می خود را خواجہ محمد آفتاب صاحب استفسار ندم و فرمودند که حضرت آخون صاحب
 رنتم از محترم اسلام عمومی من عالم و نام پرست سید طرف یاران خود دمی چه شده تا می دانمات خواب بعینه از شما
 فرمودند و بهر گام تغییر فرمود و بهر گام خود آوردند.

داوود شعله کشف
 خواجہ محمد ابراهیم بیان کردند که از مدت دراز آرزو مند ملاقات آخون صاحب
 حضرت آخون صاحب بودم روزی معرفت شیخ احسن الله ملازمت حاصل شد اهل مجلس استدعای دعا
 نمودند و جناب دست پیر داشته و نماز فرمودند بدل من خطره گذشت که اگر براس من هم دعای خیر کنند
 دعای نقایس بنیل ایشان نفی کنند بجز در این خطره طرف فقیر متوجه شده خود بخود بحق من دعا فرمودند
 و بعد از آنکه کشف حضرت نسبت نیادم خواجہ محمد اکرم بیان کردند که خبر رسیدن عبد الله
 عبد الله خان شاه کاسه کشید میر آخان شاه کاسه عالم شده و مع خواجہ غیاث الدین الله و دیگر

بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدیم و اراده فرار خود منع و ایستادگان ظاهر نمود و مشوره طلب کردیم
 ارشاد فرمودند که آنچه من خواهم گفت بضم شما خواهد آمد هرگاه که بسیار بر رسیدیم فرمودند که آنچه
 و خرج کشتی و غیره کردن میخواهند نزد خداست تعالی کند خاری و دریای شما خواهد بود و عیادت خان
 این مرتبه خواهد رسید من بخیاں نیاروم و مع قبایل کشتی کرده فرار شدند و بعد از استقرار که
 خدمت گزار حضرت بود حضرت از قریب نصف شب فرمودند که رسیدن شاه کاسی در شهر موقوف شد
 این مرتبه خواهد رسید فرمودند که این سراسر کاسی بنای گرفت چنانچه شاه کاسی در نظر اباد رسید به سبب
 مقابل خواهد بود ایو احسن خان شکسته خورده ازان سو که آمده بود گرفت ...

بنوچه حضرت آخون صاحب از زیارت اناول شاه بیان کردند که مرستی پیش آمده بود در آستانه حضرت
 حضرت مخدوم مشرف شدند ^{حضرت} حسن مخدوم رفته ختم بنوا اندام روزی اتفاق ملازمت حضرت
 آخون صاحب شد حال خواندن ختم دریافته فرمودند که زیارت حضرت مخدوم صاحب بنایان گفتیم
 فرمودند که امر در ختم خوانند و خاموش نشسته باشند زیارت خواهد شد آخون صاحبان کردیم بنوچه
 جناب آخون صاحب زیارت حضرت مخدوم صاحب شد ...

واقعه منطقه تاثیر تو جسم ^{شیخ شریف الدین محمد زنگنه بیان} میگفته که روزی محمد رفیع سوداگر از کاشغر
 حضرت آخون صاحب با چند اشخاص دیگر خدمت حضرت آخون صاحب حاضر نشده بود منتهی
 همراه ایشان یک مغل بخاری بود که توجه حضرت آخون صاحب در وانتر کرد و وقت شب باز رسید
 چون دروازه مسجد مسدود بود در شب تاریک هیچ نشسته ماند و بخیاں به ابدی دروازه وانگنا
 چونکه آن شب بستان و هفتم رمضان بود حضرت مع تمامی یاران درین شب بیدار بودند
 ناگاه دروازه مسجد را شد مثل اندرون مسجد آمد حضرت فرمودند که شما این وقت در شب
 تاریک چه طور آمدید حال ارادت خود بیان نمود و حال دل خود اظهار نموده مرید حضرت شد
 بعد ازان محمد رفیع با جمیع یاران از شرف بیعت حضرت مشرف شدند ...

دائمه زنده شدن مرغ مرده ^{اگر شاه صاحب نیروه} حضرت آخون صاحب بیان کردند که از زبان خواهد
 بنوچه حضرت آخون صاحب خیرات صاحب عرفی که خویش صاحب ادهی محمد و حضرت آخون صاحب
 بودند شنیدیم که میگفتند ایا به تفریح و سال بود و مرغان خاکی بسیار داشت روزی که بر مرغی را
 چنان پنجه زد که روده های او از شکم بیرون آمدند ایا به من گویستین آغاز کردیم چند دلاسمید
 همیشه همیشه و مرغ بجان گردید و درین اثنا حضرت آخون صاحب از بیرون آمدند چون اضطراب

اوبنا بیت دیدند فرمودند که مرغ پیش من بیارند - آوردند و در هر دو دست خود گرفتند متوجه او شدند
بعد ساعتی بر زمین گذاشته را که دند چنان صبح و سالم شد که رفتن آغاز کرد - اثری از آن و زخمی

بر وجود وی باقی نماند -

اکبر شاه صاحب شیر حضرت آخون صاحب زبانی والده خود یعنی صاحب
و ائمه سلاطین حاکمه از مملکت

حبس ولادت بتوجه حضرت حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بزبان ولادت صبیبه بوجه و مبرم ولادت
براسه تعویذ مرصعه خود را خدمت حضرت فرستادم - ارشاد فرمودند که حاجت نشوید
نیست مطلب حاصل شد - فی الحقیقت من ازان مملکت پیش از رسیدنش مخفی یافته بودم -

مطلع شدن حضرت آخون صاحب بخطر خواجه رسول عرف اکبر بیان کردند که روزی بخدمت
خواجه عبدالرسول جواب گفتن آن - آخون صاحب ششمنه بودم که خطی بفرزندان خود نوشته

برای لغافه فقیر دادند چون خواندم نوشته بودند که و در زش اینطر بقعه ایقه بسیار باید کرد و به باشاها
و بادشاهان و اماران و دکان باید رسانید ازین معنی در دل فقیر خطر پیدا شد که اراده

حضرت آخون صاحب نیست که بادشاهان و بادشاهان دکان را داخل مریدان نمایند لغافه خطیار
کرده - پیش حضرت نهادم - حضرت بطرف دیگر شغف متوجه شده جواب خطر ام این دادند

که متقدمین از صحبت بادشاهان و اماران و دکان میگردد و صحبت ایشان سهم قاتل میدانستند
مگر متاخرین این را جایز دانسته اند بدین نظر که هر چند بادشاهان بصحبت درویشان و پیش

منی شوند الا از برکت صحبت ایشان از ظلم بازمانند و طرف انصاف متوجه
می شوند -

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب شیخ نوزاد الله کشمیری که مرید حضرت آخون صاحب دیبان کرد
و ربانی محبوب بنوبه حضرت - که در عهد حکومت نواب افراسیاب بیگ خان پسر او

علیه رضا بیگ ظالم اظلم بود و وی مسی هدایت الله فالوی مرا به تهمت ناحقه در حبس کرده
با انواع عذاب معذب ساخته آخر هزار روپیہ جرمانه گرفته از قید را که درخواستم که ببیادت

و بی بروم و بهین نیست از مسکن خود در دانه شدم در راه شوق زیارت خواجه دامنگیر حال
شماره دلا بخدمت خواجه رفتم بعد دو ساعت رخصت گرفتم رخصت عنایت نکردند و فرمودند

که جائیکه نقد رفتن دارید در اینجا رفتن صلاح وقت نیست بخانه خود بروید آری و بلی گفتند
روانه شدم و بخانه هدایت الله رسیدم بمجر در سبیل کتوال شهر در رسیدم و بار دیگر هدایت الله

را با اتفاقش مجبوس کرده بود. و مرا هم یکی از متعلقانش تصوریده مقید ساخت چون به محبس رسیدیم برنا نهیدگی خود و نظریه‌ها کردیم و پناه به حضرت خواجہ بردیم. بعد چند ساعت دیدیم که محافل آن محبس از حفاظت من غافل اند فرصت دلت غنیمت انگاشته از آنجا بروم. و احدی پرسشان حال من نشد و بهو چه خواجہ از آن بلای ناگهانی رهایی یافتیم.

پیشین کوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا میر سید علی اهدائی رحمه الله است. بیان کرد که عنایت الله خان شهید به کاشمیر سخی بابا را تکیه کرد و من به سبب قرابت که با اهل خانه حضرت آخون صاحب داشتم. از خانه و نیز از خود استدعای دهای خلاصی او گنا نیدم و کردم شبی بعد نماز تہجد ارشاد فرمودند که آقا سخی بابا یعنی حضرت امیر سید علی اهدائی از در بچیده اند بدینو چه راه سفارش مسدود است کسی را قدرت و طاقت سفارش نیست. بدینو چه خلاصی او ممکن نیست چنانچه بعد اندک زمان نواب موصوف مشا را لایه را با پسرش بقتل رسانید.

تقریباً خواب محمد طاهر که حضرت آخون صاحب ارشاد فرمودند. میگوید که شما در آخر روز خواهند مرد. از حضرت آخون صاحب پیروان متوحش پرسیدیم فرمودند خوب دیدی آخر روز مردن تمام عمر گذرانی است. الحمد لله که فرموده ایشان بظهور آمد تا حال بهر شخصیت و پنج سال ام و معلوم نیست که عزم تاکجا است.

پیشین کوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شخصی. بمسریان زده و دوازده سالگی مبتلای مرض چیچک شدیم خواجہ محمد سخی غلوی ناچاق حضرت آخون صاحب رفته و توئید گرفتند بعد از آن و توئید دیگر برای حبیب الله و حفیظ الله دو فرزندان دیگر خواستند. حضرت فرمودند که اول برای فرزندان خود چرا نگرفته بودی و توئید دیگر نوشته داده فرمودند که ازین چهار یکی خواهد مرد چنانچه حفیظ الله انتقال کرد.

اثر نظر جلالت اثر حضرت بابا محمد صدیق صاحب کشمیری بیان کردند که روزی حضرت آخون صاحب حسب آخون صاحب بر ملازم صوبه کاشمیر درخواست والتجای بنده در باغ من تشریف فرما شدند شخصی تباہوش از ملازمان صوبه دار کشمیر از پیشتر در باغ درآمده بی اجازت بالای درخت توت رفته توت میخورد حضرت از من پرسیدند که این شخص کیست عرض کردم که نمیدانم همچنین مردمان بنگلہ می آیند و بی اجازت بالای درخت بارفته میوه هم میخورند و نقصان شاخهای درختان هم میکنند باسماح این سخن خواجہ به نظر

تیر سومی از کوه سیست فی الحال آن شخص از درخت بر زمین افتاد و پهلویش گردید باینکه هیچ دقیقه از مردنش باقی نماند و چون حال وی را بشنید وزیر می پیش آمد و از خود در هر اس صوبه و اکثر کشمیر نرزه بر اندام من افتاد پس حضرت خود را فاصله چند قطره شربت نبات در دهان می انداختند و بتوجه حضرت باز جان در غالب او عود کرد و بهوش آمد و من او را خانه آوردم و رسانیدم -

در آن شب ^(۱۵۴) که ملکیت حضرت آخون صاحب میان شعبان بیان کردند که مادته بتلاش مرشد کامل ماندم از ادبیای زمانه خود بانی روح حضرت شیخ نور الدین روزی برای همین مطلب برآستانه حضرت شیخ نور الدین صاحب صاحب قدس سره که از ادبیای کرام اند - رفتم و چنین گفتم که من دیدم که حضرت شیخ نور الدین صاحب تشریف آورده فرمودند که الحال در کشمیر مثل آخون ملا عبدالسلام صاحب وکیل بادشاه اسلام دیگر کسی نیست پیش او بر و راستفاده کن و سلام ما برسان و بگو که بر روز و شب و پیش و پس ختم همه حضرات میکنی ختم با چای میکنی علی الصبح افتتان و خیران بخد مت حضرت آخون صاحب رسیده ازین واقع اطلاع دارم و بیعت نمودم و جناب آخون صاحب از آن روز ختم شیخ موصوف هم جاری فرموده و آنکه متعلقه کشف ^(۱۵۵) اگر بشاه صاحب بنیره حضرت بیان می کنند که عطا ارشد که از مریدان حضرت بود بیان کرد که حضرت آخون صاحب ^(۱۵۶) روزی نزد وند می از بنو کشمیر بفرز در ت کاری رفته بودم و وی چند نان بازاری بر یک من حاضر آورد و من حواله آدم خود کردم و از آنجا آمده حاضر خدمت حضرت شدم و دیدم که سایل بی بیو شیر نای می تواند و در حضرت را خوش نمی آید پس بمن فرمودند که مرا از دست این شخص خلاصی ده و چند نانی که همراه شما است حواله کنی - فی الفور تمجیل حکم نمودم -

از توجه حضرت آخون صاحب رضای من خواجهم و ناکه از مریدان حضرت آخون صاحب است بیان کرد خواجهم ^(۱۵۷) سخی بفرقه الدین رنیم شد که من خواجهم سخی عرب میان در خدمت حضرت آخون صاحب رفتم و بشاه از مدت پدید آمدن از شکم چنان بهتلا بود که هیچ چیز از شکم و شراب را بهضم نمیشد من از حضرت عرض کردم و برای شفا توجه آنحضرت خواستم ایشان طعام پاشست بیرون طلب فرموده با ما هر دو کسان تناول فرموده و ما باین را خوارانیدند - از آن وقت مرض خواجهم سخی رفت و چنان مرض او بهجت بدل گردید - که گویا ^(۱۵۸) که وی مرض نشده بود -

بقرن حضرت آخون صاحب ^(۱۵۹) عبدالوهاب صاحب بیان میکنند بمر چپا رده سالگی مرید حضرت شده بودم - عبدالوهاب خوش نویسی گوید - بر یک سلام عید الفصحی بود و همین روز رسیدم جناب از آن روز خان تشریف آورده است و علم و پاره گوشت عنایت فرمودند از دادن تکراری در خواست توستم که خوشنویس خواهم شد چنانچه

انوار مرآتین بعد چند سے خوشنویس گردیدم۔

(۵۸) تقریر حضرت آخوند صاحب۔
 البتہ شاہ صاحب بیان می کنند کہ براسے شکستہ ریختن مقبرہ بخار را طلبہ کریم۔ غفر ازہ
 نسبت تعمیر مقبرہ۔ چنانچہ نمودہ نیامد۔ ہمیکہ بدرگاہ رسیدہ طول نشستہ دیدم کہ بنا را فنان و بجز ان رسیدہ
 رسیدیم کہ حال چیست۔ تعینا از حدیجا آورده گفت بعد انکار حضرت آخون صاحب تشریف آوردند
 انہیں واقعہ رعشہ براندام من انما و حاضر شدیم چنانچہ مکان شکستہ را بزودی درست کرد۔ و ہجرت
 ہم کہ گرفت۔

(۵۹) حضرت آخون صاحب نسبت موت بیماری
 زنیلت پناہ لا اعطاک اللہ مفتی خدامہ ملا لطف اللہ مفتی بن ملا محمد اشرف
 مفتی شہید بیان می کنند کہ در تقریر لطف اللہ بیمار بودہ چہل روز بلی خورد خوب
 بر بستر افتادہ بودند حضرت آخون صاحب برای عیادت رسیدہ ہر دو دست مبارک خود بر سرش گذاشتند
 و دسریا کل رفع شد حضرت آخون صاحب آنجا تک گری خواب گرفتہ بعد آن فرمودند کہ کمال لطف اللہ
 انہیں عالم خود ہدف رفت رعایا و منفعت او و توفیق حاضران کردہ تشریف بردند ملا لطف اللہ بعد رفتن
 سفر آخرت نمودند۔

(۶۰) حضرت آخون صاحب
 تقریر حضرت آخون صاحب بیان می کنند کہ خواہر رحمت اللہ ظاہر نمود کہ از زماہ و راز
 نسبت ریختن و صحت او۔ بر مرض سنگ شانہ مبتلا بودم ہمیشہ در محلہ اطبا کو شدم مگر هیچ نایدہ
 نیا تم چون از علاج اطبا مایوس شدم بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدم حضرت تعویذی دادند از انوقت
 خواب شد۔ اول خواب آمد بعد آن بیدار شدہ چون بول کردم غلولہ بمقدار سرانگشت خضر بزرگ آمد
 پس بعد بیوشی بپوش آدم از آنوقت چنان صحت کلی یافتہ کہ گویا گاہی درین مرض مبتلا نشدہ بودم۔
 غلولہ بہ اطبا نمودم و حال گفتہ بالاتفاق اطبا گفتند کہ مایان پنج نمیدن نمیتوانم۔ از طب نعم این چنین
 معالجات نامکون است۔

(۶۱) رفیع جنون محمد اسحاق شاعر
 تقریر حضرت آخون صاحب۔ استفارہ کردند معلوم شد کہ از عاصی عبد السلام صاحب رحمہ اللہ بہ خواہ شد
 پس مرا پیش عبد السلام صاحب رحمہ اللہ و در پیش بردند مگر تادرت و از بیج نایدہ نشد باز دہم استخارہ
 کردند جواب یافتہ کہ ملا عبد السلام صاحب آنکہ وکیل یا و شاہ اسلام اند۔ پیش او شان ببرند چنانچہ
 مرا پیش حضرت بردند و بتوجہ حضرت دعا جنون رفع شد بعد از ان ماہمہ از بیعت حضرت مشرف
 شدیم۔

واقعه کشف^(۹۴) خواجہ شرف الدین ابی غلام شاہ غلام شاہ صاحب درویش بیان کردند کہ خواجہ شرف الدین فرزند
 بوقت مراقبہ حضرت آخون صاحب و قبل از خواجہ لطف الدین کہ از مریدان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد کہ
 انما را بیان آن زبانی حضرت - روزی بخدمت آخون صاحب رفتم ایشان تنہا در مراقبہ بودند من
 بتابت شریعت سر بر آید انداختہ در آن نشستم درین اثنا حالت خاص مرا دست داد و دیدم کہ سستہ سفید
 گسترده اند بر یک حضرت آخون صاحب بر روی دو بزرگ عظیم ایشان نشسته اند ناگهان شخصی از در آمد -
 در خواست تعویذ نمود بزرگی کہ بر سستہ نشسته بودند از حضرت آخون صاحب فرمودند کہ باین عزیز تعویذ نوشتہ چند
 حسب الارشاد ایشان تعویذ نوشتہ زیر زانوی مبارک خود گذاشتند چون در آن حالت افات شد حضرت ہم
 سر از مراقبہ برداشتند من ہم چشم کشودم حضرت قبل از آنکہ من چیزی بگویم فرمودند آن تعویذ اینست بدست
 راست خود نمودند و فرمودند کہ بطن راست من جناب حضرت شاہ نقشبند رحمہ اللہ تشریف میدہ اشتند
 و بر سستہ دیگر جناب پیر و مرشد من تشریف فرما بودند - شما چرا ہر سلوک اختیار نمیکنند -
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۵) یادداشتی کہ نزد تافہنی محمود صاحب نقلی شیخ محمد کاوسی است در آن شیخ مذکور می نمایند
 حضرت آخون صاحب کہ بنا بر پنج ۱۴ ربیع الاول ۱۱۵۵ حضرت آخون صاحب ملا محمد حسن صاحب را علی از اعمال
 باطنی تعلیم فرمودند فقیر آن شنیدہ بدل خود خطہ کرد کہ این علی حضرت از مرشد خود آموختہ باشند بجز این خطہ
 روی مبارک طرہ فقیر کردہ فرمودند کہ این در نکات الاسرار ویدہ بودیم و از حضرت مرشد خود گاہی شنیدہ ام
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۶) اسرار بیگ صاحب بیان می کنند کہ روزی باریقی کہ از ما زمان صوبہ وار کشمیر بود -
 حضرت آخون صاحب - و طلب صادق میداشت بخدمت حضرت آخون صاحب رفتم در آنجا دیدم کہ ہمہ بزرگان
 حاضر کرده با حضرت در مراقبہ نشسته اند از بس منفعلی شدم کہ در مجلس چنین بزرگان این شخص را چہرا
 آوردم بنخواستم کہ ہمستہ آمستہ بروم کہ درین اثنا حضرت سر خود از مراقبہ برداشتہ فرمودند کہ خوب
 کردید کہ این شخص را آوردید -
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۷) میر عبد الغفور بیان کردند کہ روزی من و وجہ بابا کہ مرید حضرت بود شب در خدمت
 حضرت آخون صاحب - حضرت ماندیم - بعد نماز عشاء حضرت بتلاوت قرآن مجید مشغول شدند دیدم کہ حضرت
 تکرار الفاظ در تراتب میکنند - بدل خود گفتم کہ کلام اللہ ضبط ندارند ازین جہت تکرار الفاظ میکنند و
 در اصل حضرت اقرار بودند بہ ترسائے ہر یک حرف میخواندند و تکرار میکردند من واقف نبودم بجز این
 خطہ بطرف من دیدند و فرمودند کہ این چنین نیست کہ شما را خطہ شدہ باز بتلاوت مشغول شدند -
 حیدر بابا از من حال پرسید و مرا از حال قرائت حضرت آگاہ ساخت -

آن عظیم بتوجه حضرت شیخ محمد صابر که از فرزندان شیخ عبدالحق بن شیخ عبد السلام است بیان میکنند که مادر ما
 آن خواص صاحب دهر زاد چون عظیم بود و فرزند عیش شد روزی پدرم از حضرت آخون صاحب تعویذی خواست
 فرمودند که دو سیب بیا بید دو سیب آورد حضرت بران دم فرموده دادند هر دو سیب مادرم خورد و در آن
 سال بمرگت همان دو سیب من واسد الله بر دو برادر تو ام متولد شدیم هر گاه به حالت بلوغ رسیدیم
 به خدمت ایشان میرفتیم بسبب استغراق روزی پیرسیدند کیستند و کجا پیداشدند فام شفا چیست
 برادر صاحب حضرت میان عبد الکریم عرض کردند که محمد صابر و اسد الله اند که بسبب های آنجا صاحب
 متولد شدند

بتوجه حضرت آخون صاحب انا و ندی اگر شاه صاحب بیان میکنند که تا در میر طایف میر عنایت است بیان
 تا دوازده سال غله در خانه بگذرانید بر آمدن میکردند که روزی میر عنایت الله صاحب دعوت حضرت کردند
 حضرت تشریف آوردند بعد از فراغ بوقت قبولی چون حضرت در آن کشیدند من قریب رفته گس را نی
 آغاز کردم دوران میان در دل من محبت و ارادت فی ظاهر گشت عرض کردم که خانه بنده را بقدر زمین لازم
 مشورت فرمایند قبول نموده تشریف آوردند با اهل خانه فقیر آن حضرت دعای فرید بیکت کردند و در آن مجلس
 غله در خانه چیزی هست عرض کرد که یک آوند پرازی سنفید است فرمودند بیاروی آورده حضرت
 نظر فیض افروید بر آن آوند کردند و ارشاد فرمودند که سر این را محکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگذار
 از آن مخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس او همچنان کرد و
 تا دوازده سال از آن آوند خرج نمود هیچ کم نشد روزی از راه تعجب سوارش آوند برداشت دید که
 تمام ظرف خالی است و دانه از برج موجود نیست و از حرکت خود پشیمان شد

سمت آسب زده بتوجه عبد العظیم صاحب عمده دار حکم قضا بیان میکنند که در زانه طفولیت من پدرم
 حضرت آخون صاحب زانو بتلا بوم پدرم بخدمت حضرت آخون صاحب برو حضرت فرمودند که محکم
 برای چه آمدید عرض کرد بر حضور روشن است پس مرا از خود نشانیدند و پدر را فرمودند که بر آن
 نشینند و شخصی را اندرون آمدن ندهند و متوجه بسوی بنده شدند و در آن اثنا یک شخص پیر بهیبت
 پیدا شد و بطرف ایشان بجزو زاری گفت که حضرت من هم نفس میدارم کجا روم فرمودند چه چیز
 میدهم بشرطیکه ازین پسر دست بردار نشوی گفت قبول کردم و از نظر غایب شد پس حضرت به پدرم
 فرمودند که صدقه بطور بدل صحت این پسر بدهند تا که صحت شود گفت چه باید داد فرمودند که یک
 گاؤ یک گوسفند بختی بکین تقسیم کنند او قبول کرد و بنده را فرمودند به خیر گفتیم بختی قوت فرمودند

توت است بر خیزمگا بر خاستم و آهسته آهسته روانه شدم و اثری از انان در و باقی نماند
 حضرت آخون صاحب بعد وفات ^(۹۹۱) محمود شاه که پیر حضرت آخون طانازک نقشبندی بود بیان کرد که در ^{۱۱} ص
 بذریعہ محمود شاه بنیاد خود پیاده شد همراه عبدالصبور برای تجارت بقصبه همچون میرنتم شی عبدالصبور بیان کرد
 که امشب عجیب واقعه دیدم که ما و شما قصد زیارت در ویشی داریم که باغ حضرت آخون صاحب در راه
 اوست گفتیم که اگر از ان راه برویم - مبادا حضرت در وازه و اگر ده برسند که کجا میروند چه جواب خواهیم گفت
 اگر بگوئیم که پیش حضرت آمدیم در ویش خواهیم بود و اگر نام در ویش دیگر بگوئیم نامنا سبب خواهد بود دیگر کیف
 اتفاق رفتن شده هر گاه متصل در وازه باغ رسیدیم خود در وازه داشتند چنان نمود که حضرت
 اندرون باغ استاده اند و منتظر میر و بر وی حضرت استاده است و نظر حضرت بر ما افتاد و اشاره
 آمدن فرمودند و منتظر میر را نیز بهای طلب مایان فرستادند ازین واقعه بر اندام مایان عشته افتاد
 اگر الحال چه جواب خواهیم گفت نزد یک رسیده سلام عرض کردیم جواب دادند و فرمودند که کجا بودید و کجا میروید
 گفتیم بهای سیر آمدیم فرمودند که محمد عابد و محمد شرف بخیریت اند باز فرمودند که هر دو کس سلام مارسانید
 بعد از ان پرسیدند که محمد شرف اجازه تریقه حضرت قادریه و اجازت خرقة و کلاه از شاه ضیاء الله صاحب
 قادری گرفته است بخمال طلال ایشان گفتیم که ما را خبر نیست فرمودند که این امر واقعیست ما را خبر
 و اطلاع است و او را سلام رسانند و بگویند که شما هر چه کردید خوب کردید
 و آنده جواب ^(۹۹۲) شیخ شرف الدین محمد که از ان تریقه شیخ شرف الدین محمد زاکریان میکنند که شب و رات نکات
 حضرت آخون صاحب در عالم آخرت ظاهر می شود بعد نماز تجمعه و واقعه دیدم که گویا در استاده حضرت مخدوم
 رسیدیم مگر در جای که قبر مبارک ایشان است در میانجا قبر حضرت آخون صاحب است در و روضه
 ایشان به نسبت سابق این تغییر پیدا کرد در جای قبر ایشان آئینه خانه و روضه و درخت های استقام
 فاضل اند و قبر حضرت آخون صاحب از خاک است و گرداگرد آن تخته های سنگ ماتری نهاده اند و نیز
 گلکاری می مس کنایه تخته های مسی درست نموده هم گذاشته اند و روضه این اتمام خواج محمد سالم
 داماد حضرت آخون صاحب موجود و انداز تغییر میگویند که انتظار شما داشتیم هر کدام که ازینها شما پسند
 کنند بر بالای تخته های سنگ خواهیم گذاشت و این اثنا بیدار شدم و بخاطر گذشت که حضرت پیر و تنگ
 آخون صاحب را بر تبه ایشان نوافقتند که اولیاء بعد از حال تر قیست حضرت آخون صاحب
 بر سبیل تذکره میفرمودند که ما حضرت مخدوم صاحب علیه الرحمة مآ از پستان حضرت رسالت پناه
 صلی الله علیه و سلم شیر خورده ایم الحال آن دولت که بر حضرت مخدوم حاصل بود - به ایشان هم نصیب شد

بیان فرمودن حضرت آخون صاحب ^(ع) شیخ محمد صدیق صاحب فرزند شیخ رحمت الله صاحب بیان کردند خدمت آن عالم در خواب شیخ محمد صدیق - که شبی آخون صاحب را در واقع دیدم فرمودند که تو پسر رحمت الله هستی گفتیم بله پرسیدیم که حضرت خود در عالم دنیا صاحب نعمت بودند چون از دنیا به عالم آخرت رحلت فرمودند در آنجا هم خدمتی میدارند فرمودند بله ما دار و غنم جنت کرده اند مشاهده کن که کلید دروازه بالایی نوشته شده است دیدم که کلمه یلیبه بالایی در نوشته شده بود باز فرمودند که یاران مرا بگو که محمد مقصود عزیز من کی می آید یاران من است این طرف خواهد آمد - بعد از آن من اظهار عاجزی خود کردم - و توجه خواستم فرمودند که می باشد اگر باین جانب بروید بطرف خدا بروید چند روز چنانکه مستعاضه چنین بسریا بید کرد - بعد وفات حضرت آخون صاحب بتوجه اکبر شاه صاحب بیان میکنند که در هنگام علالت نقیشتی بسیار حضرت صحت اکبر شاه صاحب از مرض سخت تکلیف عالم داشت حضرت در آخر شب بلوه فراموش فرمودند که با آزار داشتی بجز این کلام تخفیف حاصل شد و حالت مبدل بهی گریه دید - بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب محمد اکبر شاه صاحب نیر حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بعد در خواب بر اکبر شاه صاحب رحلت حضرت بر خدمت و کالت بادشاهی تقریر شد و هر سال در عیدین دوشال از سر کار میرسد و بعد وفات حضرت در عید الضعی از سر کار حسب دستور قدیم شال ترسیدند ازین امر بسیار مکرر بودم بوقت شب در واقع دیدم که گویا خدمت حضرت ایشان رسیدم و اظهار سعی خود عرض کردم سر مبارک بطرف دیگر گردانیده خشم گرفته فرمودند که ترا چه شد چرا چنین کردی از آن روز چنین خیالات را خاطر من محو شدند - واقع گردانیدن روی اکبر شاه صاحب محمد اکبر شاه صاحب بیان میکنند که روزی در مقبره حضرت آخون صاحب از طرف قبله بطرف مقبره حضرت آخون صاحب روی بطرف قبله پیش رفتیم به تربت شریف ایشان کرده مشغول خواندن درود بودم - در آن حالت شخصی ظاهر شد و بهر دو دست خود هر دو باز روی فقیر گرفته روی بسوی تربت شریف ایشان گردانید - و گفت که شما روی خود باین سو کنید که قبله شما ایشانند فقیر با صبر اب تمام روی بدان صوب کرد - و بعد تقریر بجا آورد - حضرت آخون صاحب در خواب خوابه خوابه محمد زمان بیان میکنند که حضرت آخون صاحب را شبی محمد زمان تکذیب بیان فرمودند - در خواب دیدم فرمودند که برای فاسخ کن به مقبره غازی گفتیم حضرت من می آیم فرمودند که دروغ میگوئی اگر می آئی من چرا ترا نمی بینم بعد از آن از راه خجاست گفتیم خدمت شیخ شرف الدین صاحب پیروم باز فرمودند که این غلط دیگر اسالت من خود آنجا همیشه میباشم

آنجا هم تراگای نمی بینم از غلط بیانی خود شرمند شدم -

مریدی را در اعتقاد حضرت بوجه فضل الله خان فرزند راجی خان که متوطن دارالخلافه شاهجهان آباد موت فرزندش شهبه پیدا شدن را از بود و قیام که یکشنبه آمد بود و سلطنت خواجہ محمد عظیم و خواجہ محمد زمان گفتگوی ستونی در خواب رخ بشهر - که این هر دو مرید حضرت آخوند صاحب بودند مرید حضرت شده بود بعد چندی بیمار شد بالیه او هم مرید حضرت بود برای حیات شوهر خود از حضرت دعا خواست فرمودند که مادعا میکنیم لیکن اختیار بدست حضرت حق تعالی است امید زلیست نیست چونکه در اصل عمرش تمام شده بود ازین عالم رخصت شد و وجه او را در اعتقاد حضرت شهبی پیدا شد در همان حالت شبی شوهر خود را در کمال جمال و شجاعت خواب دید پرسید که تو مرده بودی - این دولت از کجا یافتی او گفته بی مرده ام حق تعالی بدعای حضرت آخوند صاحب مرا ایوان داد و باین مرتبه رسانید - علی الصباح گفت که در اعتقاد حضرت شهبی که واقع شده بود رخ گویا و از خواب بیدار شدم -

در خواب به خواجہ امان الله خواجہ امان الله مرید حضرت که بعد انتقال حضرت پیش عبد الرزاق آمد و رفت خبر دادن و انفسله باریت - امید داشت سالی در عرس حضرت شاه نقشبند در مجلس ختم از شیخ شرف الدین نمودن حضرت - محمد زکیر بیان کرد که امشب در پاس آخر شب حضرت آخون صاحب را در واقعه دیدم فرمودند که فردا صبح برای ختم پیش شرف صاحب برده که ما هم همان جامی آیم عرض نمودم که فقیر را از تقدیم آمد و رفت پیش عبد الرزاق است باز فرمودند که عبد الرزاقی بدریده رفته است ما هم پیش شرف صاحب میرسیم شما هم آنجا بیا بنید هر چند که فقیر را از شیخ عبد الرزاقی خبر نبود که کجا است چون علی الصباح خبر گرفتم معلوم شد که بدریده رفته است بدین وجه بخند دست شما حاضر شدم -

و الله انتقال حضرت - شیخ شرف الدین محمد زکیر میگویند که چون وقت رحلت حضرت آخون صاحب آخون صاحب قدس سره رسید در ماه شوال ۱۰۰۰ هجری صاحب فرمایش کردند حالت بیخوگویی و ناله برایشان غالب شد حتی که وقت نماز هم بیدار می ساختیم تا آنکه در هر رکعتی از ارکان نماز میگفتم که حضرت الحال رکوع کنند و الحال سجده نمایند و الا در هر وقت از خود میرفتند تا چند روز در مرض الموت ماندند در حالت نزع فقیر از حضرت سوال کرده و به آواز بلند گفت آخون صاحب - پس چشمان مبارک و اگر دند و زبان چند می فرمودند (همی صاحب) عرض نمودم که از مخفیات هم چیزی معلوم میشوند فرمودند بلی گفتم چه فرمودند که تا سم بن محمد بن ابی بکر الصدیق مرا می طلبند من ازین وجه نکرار کردم معلوم

شود این گفتگو از عالم بیوشی است یا در پیشیاری - باز فرمودند و نگار کردند و فرمودند که اینچنان نیست
که شما گمان میکنید که من به بیوشی گفتگو میکنم من بهوشم و بهر قسم فرمودند که تمام این محمدان ای بکر الصدیق ضحی تشکر
مرا می طلبند بعد از این در واقعیت بیان حضرت مر اجابه شک نمائید غرض این روز که عید هم شوال در و کشتن
بود تریب در و پیر این عالم نانی بعالم جا و دانی حضرت مدوح رحلت فرمودند و داغ مفارقت ظاهر می و الم
و اجابت بر قلوب عقیدت مندان و مخلصان و محبان خود گذاشتند -

هر آنکه زاد به ناچار بایش نوشتید | از جام و هر چو گل من علیا خان

این روز بزرگ مخلصان و عقیدت مندان کم از روز قیامت نبود و چند آنکه مخلصان و محبان خبر یافتند
حاضر شدند و تعداد حاضرین خارج از شمار بود - همه در سخت بیخ و الم مفارقت مبتلا بودند غرض بعد نماز
چنانچه چنانچه حضرت و رفایقه حضرت که متصل مکان حضرت واقع گویا بود و مدنون شدند -

چونکه در مخلصان و محبان حضرت اکثر علما و فضلا بودند کثرت تواضع انتقال حضرت گفته اند که اندراج آن خالی
از ضرورت و باعث تطویل است مگر - از آن بعض تواضع در ذیل مندرج اند -

از تواضع مصنفه فضیلت پناه کمالات دستگاه خواجہ محمد عمر معروف بوجیه الدین خان
قاضی القضاات اند و ستان مقیم شا بهمان آباد و صاحب سما و نشین حضرت آخوند صاحب

قطعه تاسیخ

قطعه تاسیخ
نظم عالم حضرت عبد السلام | آمدن فیض و سخاوت موهبت | بعد از شاد و جرات چون روان
جانب و الیقا شد عاقبت | گفت تاسیخ و فانی از جسم | بود او کسیر علوم و معرفت

قطعه تاسیخ

درین حضرت عبد السلام آن مرشد کمال | که بود اندر ره حق کاروانی لا یمدا | روان شد جانب دار اسلام مانند ترنما
بدایمی خدا جوین بنیکو کار خدا | ز سال ز حال و نمود و چون الی زده | بگفتا با تخی گو خواجہ احرار عیاد

قطعه تاسیخ

پیر ما شمس و اعظمه دین | مرکب خود ازین جهان چو بر اند | فلک از مهر زد کلاه بخاک
و شفق سیل خون ز دیده بر اند | سال نو تشریف کشیده سر و ش | گفت ای نقش بند وقت نمائند

قطعه تاسیخ

مرشد را با بقول شیخ دین عبد السلام | از رضا چون در جوار رحمت از کف | سال و سه تاسیخ و ارم و دقت آن
همچو شوال یکشنبه و در پیر و کف

[۳۶] تاریخ مصنف شیخ شرف الدین محمد زاہد خلیفہ محضرت آخون صاحب قدس سرہ		
قطعہ تاریخ		
آہ کہ رفت از جہاں ہم شد عالم مقام	مازم فردوس شد راہ غای نام	عالم نیکو شیم صاحب علم و حکم
محرّم و محشم صدر نقشین کرام	چون ز جہان کرد نقل سالک ناشخرد	گفت دلی الہی رفت بدار السلام
قطعہ تاریخ		
آن شہنشاہ سہنہ اندر وطن	خواست زین دنیا می در آن ملت نمود	گفتش مولائے امین تہاسب
این سوالم از سر شغقت شنود	پس جوابہ اسمع فانی ظاہبہ	بالی رب سید مدینے نمود
تاریخ		
سال تاریخ آن سنودہ سیر		
رضی اللہ عنہ بالقت گفت		
[۳۷] تاریخ مصنف محمد الغیر صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
شیخ اسلام زمان عبد السلام	آنکہ لود اسرار حق بروی بیان	زین جہان چون رفت سال طیش
	گفت بالقت شیخ اسلام زمان	
[۳۸] تاریخ مصنف محمد سعید صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
خواجه عبد السلام ہادسہ خلق	بایزید و جید ثانیے بود	سوی دار السلام رفت و نمود
دار کون و منسا و را پد رور	سال تاریخ رطش بالقت	بود ابدال وقت خود فرمود
[۳۹] تاریخ مصنف عبد الواب صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
سیاگان را نمود راہ بحق	از جہان رفت عارت باشد	بالقی سالی وصل او گفت
	افضل و اعلم المکل و آگاہ	
[۴۰] تذکرہ مشہد حضرت علی محمد خان صاحب سعید الدولہ شریف الملک انتظام جنگ بہادر دارالہمام		
آخون صاحب - شاہ اودہ کہ با حضرت آخون صاحب قرابت میدارند در کتاب خود موسوم		
بجملہ الانساب نسبت نسبت حضرت آخون صاحب نوشته اند کہ حضرت مدوح از خاندان وزرای		
مازندران اند کہ سادات حسن بنی بودند - از اسناد شاہی متعلقہ جاگیر ات نسل مفتی فرید الدین خاں		

نام هر معنی به جناب سیادت درج است و در کتاب تحفه شاهی مفتی نریه الدین خان صاحب بانام والد خود
 حضرت آخوند صاحب حسن نقشبندی نوشته اند ازین بهم تائید بیان صاحب عمده الانساب میشود و نیز از
 اندراج کتاب احسن المطالب که در آن نوشته است که شخصی ثابت نامی از اهل کشمیر بیان کرده که چون مردم
 از نزد حضرت آخون صاحب در زمان صفربی ایشان در یافت کردم که قوم ایشان چیست فرمودند که صفه
 اکتفم حسن چیست فرمودند که آخون صاحب میدانند ازین خبری نیست و صاحب کتاب ازین نسبت
 نسبت ایشان استدلال کرده است - و نه صرن ازین تائید بیان صاحب عمده الانساب میشود بلکه از
 تحریر بعد از آنکه صاحب بخوبی تائید میشود که از خلفای حضرت آخون صاحب بودند و در کتاب خود موسوم
 بحالات الکرام نوشته اند که روزی از سرور اولیا رسید اقیانیا حضرت پیر و مرشد انام آخون عبد السلام
 رحمه الله علیه بمقتضای خلوص و انقیاد و وسوسه اعتقاد گستاخانه عرض کردم که قوم حضرت ایشان چیست
 حضرت نام نامی جدید بزرگوار خود رسیدانی سعید محمود الحسنی فرمودند و ارشاد نمودند که ایشان انهار سیادت
 پسند نمی فرمودند چه که در اهل اسلام قومی از اقوام اهل اسلام چندان بزرگی نمیداد و که بمقابله سادات
 بزرگی او وقتی وارد از هر اقوام اهل اسلام برگزیده تر و بزرگ تر قوم سادات است که تعظیم و تکریم
 آن بر همه افراد جمیع اقوام اهل اسلام واجب است و بغیر از تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت
 ایشان احدی را گزیر نیست چه که ایشان از نسل حضرت سرور عالم خاتم الانبیا محمد المصطفی صلی الله علیه و سلم
 اند که برای بهتری امت خود و مصائب بی شمار برداشته باعث حصول قایم خود بهای دینا و عقوبت آنها شدند و امت
 را ملقب به لقب (کنتم خیر امت) گنا نیدند پس جمیع امتیان از زمان بعثت حضرت تا روز قیامت اگر شکر و سپاس
 و محارم حضرت در هر نفسی از انفس حیات به تعداد واحد و کثرت چندان که سعی حضرت قابل شکر و سپاس است
 شکر از آن او کردن نمیتوانند و نجات هر امتیان بر اطاعت و محبت حضرت موقوف است ازین ظاهر است
 که هر قدر که تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت با اهل بیت کرده شود کم است و بر تمامی اقیانیا تعظیم و تکریم
 و مراعات و محبت و مودت اهل بیت واجب و لازم است نسبت مودت ایشان در تر آن مجید ارشاد جناب باری
 که (قل لا ائسکم علیه اجر الا المودة فی القربی) و از آن ظاهر است که خود جناب باری مودت اهل بیت بذریه
 این حکم واجب فرمود و نیز نسبت ایشان در فرقان محترم ارشاد حضرت باری است که (واعلموا انما نعظم شیئی
 فانکم جسمه و المرسول و الذی فی القربی و الیتمی و المساکین و ابن السبیل) که بذریه آن حصه ایشان از نعمت مال
 نعمت معین فرموده است - غرض بزرگی سادات حدی ندارد پس اگر با وجود علم سیادت کسی آداب
 سیادت نگاه ندارد مستحق عذاب و عقوبت میشود و درین زمان از مذکور عقاید و اقلاتی

و دیگر حالات چندین مردمان نهایت کمتر اند که محقق آداب سیادت لمونذ دارند پس علی التعموم اظهار سیادت
 باعث محضت اکثر کسان است که با وجود علم سیادت هیچ لحاظ سیادت نمیکنند و مستحق عذاب عقوبت میشوند
 و قبیل از علم سیادت خطائی که از کسی صادر نشود و موجب علمی قابل عقوبت و عذاب نمیشود و درین حالت
 بهتر همین است که بدم اظهار سیادت اشخاص کثیر را از عقوبت و عذاب محفوظ و سیادت را از نوایین
 نگاه داشته شود و وجه ناپسندی اظهار حضرت نه صرف همین است بلکه نیز دیگر وجوہات این امر هم بودند
 که خجالت آن یکی نیست که اهل عجم نه جمیع اهل عرب با بنیاد اصول حفظ انساب اند و نه اخلاقی اهل عجم همچو اخلاقی
 اهل عرب است و نه عقاید اهل عجم مثل اهل عرب بچشمه مستحکم اند و نه معلومات مذہبی اهل عرب علی التعموم
 اهل عجم میدادند و نه پابندی مذہب اهل عرب در اهل عجم یافته میشود و صدائت بیشتر اهل عجم موجب تملک
 معلومات مذہبی و عدم عقاید صحیح و صدائت تمامه و اخلاق حسنه نسبت خود و اظهار منسوب غیر واقعی تا حاصل
 نمیکنند و بلیا از مقاصد مختلفه با وجود بودن خود را از اقوام مختلفه خود را سادات ظاهر میکنند و هیچ
 پروای از ریش و سرور کائنات صلی الله علیه و سلم (لغت الشریع) داخل انساب و علی خارج انساب
 نمیکنند و برفض منافع تعظیم و تکریم و فتوحات دیناوی اینهمه میکنند و عقوبت و عذاب عاقبت که تا ابد آزار
 خواهد ماند بر آن منافع چند سوزده با ترجیح میدهند و نه هیچ شرمی از انکشاف حالات اصلی میدارند و نه هیچ
 ادبیا نسب اعلی میکنند و چونکه در عجم همچنین اشخاص بسیار اند که هیچ غیور و اقیقت سیادت خود نمیدارند و بکثرت
 از حال قومیت واقعی خود بخوبی واقف و بسامردان از حالات ایشان نیز مطلع اند لیکن باز آنها از
 دعوی سیادت باز نمی آیند پس در همچنین اشخاص اگر سادات واقعی اظهار سیادت نکنند و بوجه
 کثرت چنان سادات اکثر مردمان گمان خواهند برد که اینها هم از جنس همچنین سادات خواهند بود که
 برای انکساب دنیا سادات گردیده اند پس درین حالات مناسب همین است که اظهار سیادت
 نه کرده شود و مساوی این چه که در اهل عجم قبیله کیفیت نیست و بدین وجه با حق اقاوام دیگر در هر منسل
 تغییر که پیدا شده است بسبب آن انساب واقعی هر فردی بصحت تمام در یافتن دشوار بلکه قریب
 نا ممکن گردیده است بعد پشت با پشت صورت بر بنای مسوحات که تا چهار پنج پشت شنیده میشود
 که فلان ابن فلان از نسل فلان بود چنان بطور یقینی نیست کسی که بعد سی و چهل پشت بود از نسل
 نمیتواند که اینها از نسل او بودند پس ازین ظاهر است که نسبی که قرار داده می شود و بطور یقینی نیست
 بلکه بر سبیل ظنیات میباشد و چونکه حالت اهل عجم قابل اطمینان نیست چنانکه گذشت پس در آن وقت
 انساب هر چه درست ظاهر است پس درین حالات بر ظنیات بطور یقینی دعوی سیادت

هم نامناسب است - چرا که اگر نسبت واقعی است غیر و اگر نیست غیر واقعی است این فعل خالی از
 سواد و بخواهد بود - گویا زمان انتقال نسل با از عرب بهج احتیاط تمامی امور مرعی مانده است
 و لحاظ کف نیز همچو اهل عرب داشتند تا بهم بعد هزار سال گفتن این امر که از اولاد حضرت
 امام حسن بن علی رضی الله عنهم مستقیم اگر محصل از ظنیات نخواهد بود و لحاظ امتداد زمان و تغییرات
 کثیر از یقینات هم نخواهد بود پس مقتضای احتیاط همین است که بطور یقینات متحققه این را
 بکار نبردیم - و چون که برای سادات بدتر ازین امر نیست که سیادت خود را با عصف منافع دنیا
 و فتوح گردانند و غیر ازین در اظهار سیادت که ادعی نفع عقبی نیست و عدم اظهار حقیقت هیچ گاه منافی
 حقیقت واقعی نیست پس ازین ظاهرست که ضرورت اظهار سیادت علی العموم هیچ نیست -
 و نیز موید ترین قول صاحب عمدة الانساب شجره حضرت آخوند صاحب است که در کتاب
 مندرج است آن کتابیست که مثل بیاض در آن مختلف مسائل علوم و رسائل و خطوط
 بزرگان و شخصیات اقسام و انواع مندرج اند - و نیز حالات حضرت آخوند صاحب مکاتب
 ایشان و ثواب و شغل و اشتغال طریقه ایشان منضبط اند - و نیز تحریرات مختلف الاقسام
 بزرگان درج اند - و برین هر دو مواهید بناب ملا عبداللہ صاحب فرزند حضرت آخوند صاحب
 ثبت اند یکی بنام اصلی و دیگر بخطاب مفتی فرید الدین خان صاحب که ازان ظاهرست که این کتاب
 مفتی صاحب مندرج است و بسلسله در نسل و شان محفوظ اند از مفتی صاحب مندرج مفتی
 معین الدین خان صاحب فرزند ایشان رسید و از ایشان به مفتی مجید الدین خان صاحب
 فرزند ایشان و از ایشان به حفیظ الدین خان صاحب فرزند ایشان و از ایشان به رفیع الدین خان صاحب
 برادر حقیقی ایشان - چون رفیع الدین خان صاحب در مرض الموت مبتلا شدند بوجه آنکه هیچ
 فرزند نداشتند و دختر ایشان هم انتقال کرده بود - برادرسی هم که اسمی باقی نبود
 این کتاب و سند جاگیر هدیه سنت مولوی محمد نعمت اللہ خان صاحب خلف الصدق
 غشی عظیم اللہ خان صاحب که با ایشان بسیار محبت داشتند بخدمت مولوی محمد سلیم الدین خان
 صاحب برادر هم زاده خود بدی فرستادند و گفتند که این کتاب از بزرگان درخاندان باقی آید -
 و ازین اکثر حالات خاندان معلوم میشود چنانچه خود از من تصدیق این واقعه مولوی
 نعمت اللہ خان صاحب کرده اند بعد انتقال مولوی محمد سلیم الدین خان صاحب
 از صاحبزادی صاحبہ ایشان زوجه حمید الدین خان صاحب مرحوم این کتاب بمن سید

پس ازین ثابت است که این کتاب با احتیاط تمام در نسلی معتقی فریدالدین گنج انصاری صاحب محقق و فایده مانده است

در صحت این کتاب شک نیست و ارتباطی کتاب

حقیقه الدین گنج انصاری

خطبه آبی آخر نام خود

شجره حضرت آخوند صاحب

شاهان آن شجره قلمی

چنانچه نقل آن از نوکران

است و فرزند خدایه میشود

صاحب عمده الانساب

چرا که ازین کتاب سلسله

ایشان بندهای نسب

نیز که از ذوات و اولاد حضرت آخوند صاحب

و برادران ایشان و از ذوات و اولاد

و از بطن آن زوجه دو فرزند اولاد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خرد را سید محمد بنامیدند

بعد ازین والد فرزند آن ایشان ازین عالم فانی بوالم جاودانی رحمت نمودند بدینوجه حضرت

نیز در ابتدای کتاب

نصایح که نوشته اند در آغاز

تحریر فرموده اند در این کتاب

که در قوم ستاد عبارت است

حضرت مدوح معلوم میشود

گرفته شده است بالکلیه از

که علاوه بر این بگوید

مشحون قوال دهم است

ایشان اسامی بزرگان

ایشان بخوبی ظاهر است

والد ماجد حضرت آخوند صاحب در شهر رشتا و در

فغانان عالی و نجیب عقد حضرت آخوند صاحب کردند

و از بطن آن زوجه دو فرزند اولاد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خرد را سید محمد بنامیدند

بعد ازین والد فرزند آن ایشان ازین عالم فانی بوالم جاودانی رحمت نمودند بدینوجه حضرت

باز به خاندان عالی و شریف و نجیب عقد ثانی فرمودند از زوجه ثانی و دو دختر متولد شدند یکی فرزند زریه تولد نشد
 پدر بزرگوار حضرت که خدائی خواهر مراد الدین خان صاحب قاضی القضاات هندی هم در خاندان عالی
 و نجیب فرموده بودند و از لطیف آن زوجه یک فرزند و دو دختر تولد شده بودند - نام فرزند خواهر
 جلیل الدین خان بود و عقد برادر خرد حضرت خواهر عبدالکریم صاحب نیز در خاندان نجیب شده بود
 و یک فرزند مسیحی به خواهر محمد رضا متولد شده بود - خواهر مراد الدین خان صاحب که خدائی خواهر
 جلیل الدین خان در خاندان عالی و نجیب فرمودند حضرت خواهر صاحب میخواستند که عقد هر دو فرزند آن خود
 به هر دو بیه خواهر مراد الدین خان صاحب برادر کلان خود کنند و نیز برادر کلان ایشان هم میخواستند
 لیکن عمر ایشان اکتفا نکرد - و قبل ازین از جهان فانی تشریف فرستاده عالم جاودانی گردیدند -
 و بعد انتقال و شان خواهر جلیل الدین خان صاحب فرزند ایشان قائم تمام پدر خود شدند ایشان هم
 بفیوض تربیت ظاهری و باطنی پدر خود ستوده صفات بودند - در علوم ظاهری عالم شجر و فرید عصر خود
 بودند و در علوم باطنی هم دستگاه کافی میداشتند بجاظ خیال و در مجرم و نیز بوجوای که خیال والد ایشان بود
 همین میخواستند که خدائی هر دو پیشرو ایشان بآباد دران عمر زاد ایشان شود لیکن ایشان خود بر حضرت
 قاضی القضاات هندی در شان مایور بودند - و در شا اجهان آباد قیام میداشتند و نهایت مقرب پادشاه
 وقت بودند و اکثر بحضور پادشاه می ماندند - هر چند میخواستند که بر حضرت به کشمیر روند و ازین کار ضروری
 فارغ شوند لیکن از بارگاه خلل سبحانی حضرت منظور نمی شد - آخر ایشان از عمر بزرگوار خود این استدعا
 نمودند که حضرت تکلیف فرموده برادران را در شا اجهان آباد میارند تا ازین ضرورت الترفع شود حضرت
 استدعا را ایشان قبول فرمودند و هر دو فرزند آن حضرت به شا اجهان آباد رسیدند و در شا اجهان آباد
 عقد هر دو فرزند آن حضرت با هر دو صبیبه خواهر مراد الدین خان صاحب مرحوم گردید - عرض حضرت بدین بود
 آنکه خدائی فرزند آن فارغ شدند و صورت که خدائی دختران حضرت این شد که دختر کلان را
 حضرت به سید خواهر افضل صاحب خلف الصدق نجاست پناه خواهر قابل خان صاحب
 این سیادت پناه حضرت سید بان صاحب کاشغری نامید - فرمودند که از خاندان عالی و اکابر کشمیر
 بودند - و دختر خرد را بخواهر محمد سالم صاحب منسوب کردند که اینهم از خاندان عالی سادات و اکابر کشمیر بودند -
 خواهر عبدالکریم صاحب برادر خرد حضرت عقد خواهر محمد رضا فرزند زریه در خاندان شریف و نجیب فرمودند -
 دختر بزرگوار حالت ظاهری و باطنی هر دو فرزند آن حضرت
 و قائم تمامی آنها در ذات حضرت و تذکره اولاد و انتقال آنها

مصر پادشاه هندوستان و منظور نظر وزیر او امرای بودند و خواجہ محمد عمر بن خطاب و حمید الدین خان و خواجہ
 عبداللہ بن خطاب بہ نزدیک الدین خان از پیشگاہ پادشاه ہندوستان سرفراز شدند و بہ خواجہ محمد عمر ابتدا
 خدمت قاضی القضاات ہند بجا طاعت اعزاز یافتہ فی و علم و فضل او نشان عطا شدہ و خواجہ عبداللہ بن خطاب مذکور ابتدا بر خدمت
 صفی علی شاہ جہان آباد سرفراز شدند حضرت آخوند صاحب تعلیم علوم ظاہری و باطنی ہر دو فرزند ان خود خود نمودند
 و توجہ ظاہری و باطنی حضرت ہر دو فرزند ان عالم تبحر و فاضل اجل گردیدند و در علوم باطنی ہم ہر دو فرزند ان تبحر و توفیق
 و کثرت نمودند حضرت از تربیت ظاہری و باطنی ایشان نفع اعلیٰ میکشیدند بلکہ ہر وقت متوجہ تربیت باطنی و
 ظاہری میماندند و ہر دو فرزند ان ہر دست پذیر بر گزار خود بیعت نمودند و بعد اتمام سلوک ہر دو برادر
 از حضرت اجازت تسلیم سالکان حاصل کردند و بعد رفتن شاہ جہان آباد ہم حضرت گاہی از توجہ
 باطنی ایشان را فراموش نہ کردند حضرت ہمیشہ توجہ باطنی متوجہ حال ایشان ماندند و با وجود اجازت
 تسلیم سالکان مکرر از ہر یک فرزند اجازت نامہ نزیان عربی ہر دست مجروح کجا دم شب و روزی
 حضرت بود فرستادند شیخ شرف الدین محمد زکیر میگونی کہ الحال ہر دو فرزند ان حضرت جامع کمالات
 اند کہ بگویند ان گفتہ کہ از حضرت آخوند صاحب نو کمالات اند جامع علوم عقلی و نقلی و ظاہری و باطنی
 و زمی کمالات اند صاحب غزنیۃ الاصفیاء نگارند کہ بعد وفات حضرت آخوند صاحب خواجہ محمد عمر بن خطاب
 و حمید الدین خان قاضی القضاات سلطنت اسلامیہ ہندوستان و خواجہ عبداللہ بن خطاب بہ فرید الدین خان
 صفی علی سلطنت اسلامیہ ہندوستان بر مسند ارشاد نشستند و قائم مقام پذیر بر گزار گردیدند از خواجہ
 محمد عمر صاحب چونکہ پادشاه وقت اولوالعزم مروج الدین شاہ عالم پادشاه غازی عقیدت داشت و تعظیم
 و تکریم ایشان از حد کرد و از کارگزاری و دیانت ایشان بیخود خوشنود بود لہذا علاوہ جاگیر ات آبادی
 بتاریخ نسبت و چارم ربع الشانی سکہ الہی ایشان را مواضعات را می پور کھانڈہ واقع بہ گنڈہ
 سونی پت صوبہ شاہ جہان آباد بطریق جاگیر التمتع عطا فرمود و نیز پادشاه مذکور خواجہ عبداللہ صاحب
 التقات تمام داشت و نظر مکررست بر حال و شان ہم مبدول داشت و از خدمات او نشان ہم خوشنود بود
 او شان را ہم جاگیر سے بطور التمتع عطا فرمود۔ این ہر دو برادر طویل العمر شدند و تا زمانہ دراز بخت
 شاہی کار فرما ماندند۔ لیکن بچہ والد بزرگوار خود گاہی دل بدنیاسے و دل نہادند و گاہی از یاد آبی
 غافل نہ شدند و با وجود تعلق خدمات شاہی بیشتر وقت در تعلیم علوم ظاہری و باطنی و تسلیم سلوک
 سالکان صرف میکردند۔ و طالبان علوم ظاہری و باطنی را ہفتفت تمام تعلیم میدادند۔ از فضیلت تعلیم
 حضرات ممدوح بشمار اشخاص فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند۔ در اوایل عمر خواجہ عبداللہ صاحب

یک فرزند تولد شد و نام او خواجه معین الدین نهادند و در او آخر عمر خواجه محمد عمر صاحب یک دختر و یک فرزند تولد شد و فرزند بخواجه امین الدین موسوم گردید - ایشان دختر خود را در زمانه حیات خود به مرزا کمال الدین بیگ خان ابن عطاء الله بیگ خان منسوب فرمودند که از خاندان عالی و اکابر روزگار بودند و در سلسله هجری زوجه خواجه محمد عمر صاحب در شهر شاهجهان آباد از عالم فانی به عالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون گردیدند - قبر ایشان از سنگ باسی کنگره درست از انتقال ایشان بخواجه صاحب سخت بخت و طلال شد و تا عرصه دراز از بخت مفارقت متاثر ماندند - ماده تاریخ وفات این صبیبه خواجه مراد الدین خالص صاحب همه الله ثبت سخات یا خسته از نام فاطمه

بعد چندی ایشان خود که همیشه فانی از خود و باقی بخت نمی بودند - قریباً عمر والد بزرگوار خود شدند و درین شهر را بهی عالم جاودانی گردیدند - و در مقبره حضرت خواجه باقی باشد قدس سره بقاصه صد قدم از مشرق از مرقد حضرت آسوده اند و قبر ایشان هم از سنگ باسی و کنگره درست -

تذکره حالات مسند دندان | خواجه معین الدین از والد خود خواجه عبدالله تعلیم علوم ظاهری و باطنی صاحبزادگان حضرت آخوند صاحب | بالتکلیف قند و عالم شجر و فاضل اجل گردیدند و منظور نظر امراد و زرا

و پادشاه گردیده همه آباء کی خدمت مفتی شاهجهان آباد سرفراز شدند و نیز جاگیر آباء هم بر ایشان بحال شد - و تادرت و راز از ان کامیاب و کار فرمای خدمت مضمونه ماندند - عقدا ایشان خاندان شریف و نجیب شده بود و از بطن آن زوجه سده فرزند تولد شد و فرزند اکبر موسوم به خواجه مجید الدین خان شد و نام فرزند او وسط خواجه عزیز الدین خان نهادند و نام فرزند اصغر خواجه محی الدین خان داشتند - خواجه امین الدین بوجه آنکه والد بزرگوار ایشان را بوجه کبرنی موشاغل دینی و دنیوی و نیز قنصلت زمانه که محقق موقع سعی تعلیم ایشان دست اند او و نیز بوجه آنکه ایشان ولاد غیر بودند والد ایشان از ایشان محبت بسیار و خاطر ایشان هر طور عزیز می داشتند و ایشان را به تعلیم علوم ظاهری و باطنی التفاتی نبود - که محقق تعلیم علوم ظاهری و باطنی نیاقتند تا هم از علوم ظاهری بقدر ضرورت استقاره نمودند - مگر چونکه برای خدمت آباء کی بهیچ علوم و نبیه ضرور بود و ایشان قابلیت انجام دهی خدمت قاضی القضاات داشتند از خدمت آباء کی محروم ماندند مگر لحاظ والد و عم بزرگوار عظمت خاندانی بمنصب سرفراز شدند - و نیز جاگیر آباء کی بر ایشان بحال گردید و از دیگر خدمات معزز و ممتاز ماندند - و بیشتر اوقات ایشان به صاحب شاهزادگان میگزشت -

عقد ایشان در خاندان عالی و نجیب قضاات شاه جهان آباد که از اکابر و مشاهیر آن زمان بودند شد و چون
والد بطن آن زوجه یک فرزند تولد شد که نام آن خواجہ محمد رشید الدین بنا و در روز و جہ ایشان در
صغیر سنی فرزند انتقال کرد و در سستش فرزند نکر و سال زہمشیر کار و جہ ایشان متعلق شد - چونکہ قریب
این واقعہ فرزند شاه عالم بادشاہ غازی کہ ایشان مصاحب و رفیق او بودند قصد شہر بنارس نمود -
و باین قصد ارادت معاشرت نداشت ایشان ہم بدین ارادہ قصد شہر بنارس نمودند - و بچہ محرم مال
خود را بی جاگیر بہمشیر و زہمشیر خود و قفولین نمودہ ہمراہ شاہزادہ را بی بنارس شدند - و قصد انتقال
جاگیر بنام فرزندہ در آنوقت کردند - نہ بعد از آن تا آنکہ در بنارس انتقال کردند و تا انتقال ایشان
بجنوبی تسلط سرکار انگریزی گردید - و بوجہ صغیر سنی فرزند و عدم قابلیت انتظام جاگیر خالہ صاحبہ
او شان حالت جاگیر خراب بود - و بچہ کس پرسان حال نمیشد بعد انتقال ایشان جاگیر بقبضہ سرکار
درآمد و چونکہ از طرف فرزند ایشان بوجہ صغیر سنی و عدم واقفیت طریقہ کار روانی بیچ تمہید بحالی جاگیر
بنام خود نہ شد - و در دعوی جاگیر تعادی عارض گردید - و لمحاظ قواعد آنوقت دیگر خرابی ہا بہرہ یافتند
کہ بوجہ آن فرزند ایشان از جاگیر باقی محروم ماندند -

تذکرہ حالات فرزند آن خواجہ از حالات مذکورہ بخوبی ظاہرست کہ خواجہ رشید الدین بہ حالت
این لدین خان خواجہ مفتی محمد علی بن خان سخت بی سروسامانی بودند و بیچ انتظام تربیت ایشان نمود
لیکن بدینیت الہی و توجہ باطنی بزرگان خود تعلیم علوم شروع کردند - و بالآخر ولانا شاہ عبدالغفور صاحب
دہلوی کہ تفسیر خود در علوم ظاہری و باطنی نہایت مستند و جریع شدند و بر تربیت حضرت مدد از علوم ظاہری
و باطنی بہرہ وافر برداشتند و عالم تبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - از علوم ظاہری بہ علم
کلام و معقولات و ریاضیات مشہور جهان بودند و در علوم و نیابت ہم اشہر ترین علمای وقت بودند -
و در تسلیم سلوک ہم کامل ترین اصحاب وقت بودند و در زمانہ کادیابی ایشان حالت سلطنت مغلیہ
آہنم باقی ماند کہ وقت والد ایشان بود بلکہ بادشاہ شاہ جهان آباد برای نام باقی بود - و بر ہمہ ملک
تسلط سرکار انگریزی گردیدہ بود - و انتظام ملک در دست بادشاہ مغلیہ مطلقا باقی نبود نہ ملک
و نہ عمدہ های قدیمہ باقی بودند بہرینوجہ بادشاہ شاہ جهان آباد ایشان را عمدہ آبا باقی ایشان
داون نہ توانست تا ہم کہ بر شاہ بادشاہ غازی ایشان را بطلب خانی و بہادری سرفراز فرمود
و در امرای دربار شاہی داخل نمود و بخدا تکیہ در آنوقت بودند ممتاز داشت حالات ایشان
مثل حالات ہدایہ ایشان حضرت آن خواجہ صاحب قدس سرہ بودند ہمیشہ در تعلیم علوم ظاہری و باطنی

مشغول میمانند و به نیت متراض و زاهد و عابد بودند و از فیضان علوم ظاهریه و باطنیه ایشان بشمار
 اشخاص عام متبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند اکثر تصنیفات ایشان در مناظره و حکم کلام اند
 و نیز در دیگر علوم - عقد ایشان در اولاد حاجی عنایت الله خالصا حب و وزیر اورنگ بیگلرگای پادشاه
 غازی شد که از سادات عالی نسب و نجیب بود و در همراهی پادشاه بمقام اورنگ باد انتقال کرد
 و در انجا مدفون است و از بطن این زوج پسر و یک دختر تولد شدند - فرزند اکبر موسوم به پدید الدین شد
 و نام فرزند او سید الدین نهادند و فرزند اصغر بنام سلیم الدین میخواندند - خواجه صاحب در زمانه
 طفولیت فرزندان قصد زیارت حرمین شریفین کردند و همه اسباب سفر همیا کردند سوار سی تیار بود
 که یکا یک در گرده پیداشد و در آن مرض تبایج هشتم محرم الحرام ۸۳۳ هجری از عالم فانی بعالم غانی
 رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون شدند - چونکه مفتی خواجه معین الدین بجان
 صاحب سکونت شهر کهنه ملکه و ده اختیار فرموده بودند و در شهر کهنه انتقال فرمودند و در انجا مدفون
 گردیدند و اولاد ایشان هم در شهر کهنه ماند - هر سه فرزندان ایشان از علمای کهنه تعلیم علوم و معجزه یافتند
 و در همه آثار شرافت و اخلاق و تهذیب خاندانی بودند و سلطنت او و عجزات مختلفت سر فراز ماندند -
 که خدائی ایشان در خاندانهای عالی و شریف و نجیب گردید فرزند او سید الدین خواجه معین الدین خالصا حب
 لا ولد فوت گردیدند - و فرزند اکبر خواجه مجید الدین خان دو پسر و یک دختر داشتند فرزند کلان موسوم
 به خواجه حفیظ الدین خان و نام فرزند خرد رافع الدین خان نهاده بودند - و فرزند اصغر خواجه
 معین الدین خالصا حب که موسوم بخواجه نجی الدین خان معروف به مرزا غلام حسین بودند و ایشان
 یک پسر موسوم به یوسف علیخان و معروف به (راج) و چهار دختر داشتند این هر سه برادران در کهنه
 انتقال کردند و به انجا مدفون اند -
 تذکره کمال خواجه جلیل الدین خان و فرزند خواجه جلیل الدین خان فرزند خواجه مراد الدین خالصا حب قلیل الدین
 نوشته شده است از آن ظاهرست که او شان ز امرای اعظم شاه پادشاه غازی بودند و عقد ایشان هم
 بنحاندان عالی و شریف و نجیب شده بود - و از بطن زوج و فرزند و یک دختر تولد شده بود -
 فرزند کلان ایشان خواجه بهادر الدین خان نام داشت و فرزند خرد به خواجه صدر الدین خان موسوم بود
 تعلیم و تربیت هر دو فرزند آن بخوبی نموده بودند در علوم ظاهری و باطنی فضیلت تمام داشتند
 خواجه صدر الدین خالصا حب مذاق علم طب زیاده تر میداشتند و در عاجله و تشویه دل امراض بکیمی
 زمانه بودند از تعلیم او شان بسامردان فیضیاب گردیدند و از معالجه او شان هزار بار شفاست

یا فتنه عقد خواجه بهاء الدین خان بهم در خاندان عالی و نجیب شد و یک دختر و دو فرزند متولد شدند فرزندان
کلان خواجه نجم الدین خان نام داشت و فرزند ثمر و موسوم به خواجه شمس الدین خان بود و خواجه
جلیل الدین خان صاحب دختر خود را چکیم سبیت الدین احمد خان صاحب منسوب فرمودند که از خاندان عالی
و اکابرین آنوقت بودند - لیکن هیچ اولادش نشد - خواجه جلیل الدین خان صاحب از اهل باطن بودند
و نهایت فیاض و خوش اخلاق و بطویل به شهر شاهجهان آباد انتقال فرمودند و در خانقاه حضرت شاه
غلام علی صاحب مدفون گردیدند - هر دو فرزند ایشان از امرای تاجدار بودند و در شهر بنارس اکثر
میانمندی - خواجه صدر الدین خان صاحب لادله در شهر بنارس انتقال کردند - و در اینجا مدفون اند -
و خواجه بهاء الدین خان صاحب هم در شهر بنارس انتقال کردند لیکن وصیت کردند که جنازه او شان
به شاهجهان آباد و ساکنند نزد قبر والد بزرگوار مدفون کنند چنانچه همین شد و جنازه او شان بنارس به
شاهجهان آباد آورده و در خانقاه حضرت غلام علی شاه صاحب مدفون ساختند - هر دو فرزند خواجه
بهاء الدین خان صاحب در زمانه قیام ایشان در شهر بنارس لادله انتقال کردند و در اینجا مدفون شدند
حضرت یک دختر باقی بود که او را در خاندان نجیب و محترم منسوب کرده بودند - که از اهل باطن بودند و دختر متولد
شدند یکی بخواجه رفیع الدین خان صاحب منسوب شد که از نسل خواجه عبداللہ الخاظم بفرید الدین خان
بودند و دیگری به دیگر خاندان عالی - لیکن دختری که از بطن زوی خواجه رفیع الدین خان شده بود -
لاولدفوت شد و هم نشان اولاد دختر دیگریافته نمیشود -

مذکور (۸۵) اولاد خواجه خواجه حقیق الدین خان و خواجه رفیع الدین خان خواجه یوسف علیخان
مجید الدین خان و خواجه نجم الدین خان در ملک اوده میمانند - و تعلیم علوم مروجه بخوبی یافته بودند
و علمی و لایق بودند و نیز صنعت با خلاق جمیده و اوصاف جمیل بودند و از مختلف خدمات سلطنت و
ممتاز ماندند و حالتی ظاهری اینها نهایت مستحسن بود و به قول و خوشحالی بسر میگردید و خواجه
حقیق الدین خان و در شهر کهنه لادله انتقال کردند - و در شهر کهنه مدفون اند که خدائی خواجه رفیع الدین خان
در خاندان خود از صبیبه شده بود که در نسل خواجه جلیل الدین خان بود - لیکن خواجه رفیع الدین خان حرف
یک دختر میداشتند که لاولدفوت شد - ایشان در علم طب مهارت کامل میداشتند و نیز از صنایع کثیره و علم
بنات را به خوبی واقف بودند - و در علم کیمیا هم دخل میداشتند و در شهر بنارس جاندا کثیر گذارشته انتقال
کردند و در اینجا مدفون اند - همشیره خواجه رفیع الدین خان بنانندان شریف و نجیب منسوب شده بود و یک
بسر موسوم به اسد الله گذارشته انتقال کرد - خواجه یوسف علیخان و هر چهار همشیره ایشان بناندا نهایی

شریف و حبیب و خوشحال منسوب شده بودند همیشه اکثر ایشان شکر و خیر گذارشته انتقال کرده و همیشه دو مجسمه
 (۱) سید حسین (۲) سجاد حسین (۳) مرتضی حسین (۴) رضا حسین (۵) محمدی حسین (۶) بادی حسین (۷)
 کاظم - هفت فرزند گذارشته از عالم خانی خدمت شدند همیشه موسوم و فرزند سمیان آغا حسین و سید حسین و
 دو دختر گذارشته رحلت کرده همیشه چهارم لا ولد فوت گردیدند خواجیه سفت علی خان یک فرزند موسوم به
 تاج حسین چهارم و دختر گذارشته راهی عالم جاودانی گردیدند -
 تذکره اولاد خواجیه رشید الدین خان صاحب - بعد انتقال جناب خواجیه رشید الدین خان صاحب فرزندان ایشان
 آخر رسال بودند و در تعلیم و تربیت آنها جناب مولوی ملک علی صاحب مولوی سید محمد صاحب بصیرتی کردند
 که اشهر ترین علمای شاهجهان آباد و از تلامذه خواجیه صاحب موصوف بودند - و در سعی خویش
 فرزندان کسبه و واسطه خواجیه صاحب کما حقہ کامیاب شدند و این اردو فرزند مشعل والد بزرگوار خود
 عالم شجر شدند نسبت فرزند اصغر کوکما حقہ کامیابی حاصل نشد تا هم او شان نیز بقدر ضرورت از علوم
 واقف گردیدند - و ضروری تعلیم او شان هم گردید - هر گاه این فرزندان خواجیه صاحب قابل کار شدند از سلطنت
 مغلیه بیج باقی نبود - و مریدان گاراخیر و در شاه بادشاه باقی بودند که از سلطنت انگریزی بقدر مناسب
 ما هواری می یافتند که دران بجا ظاهر اجابت معینا و شان گنجایشی نبود - لیکن با اینهمه بجا ظ تعلقات قدیم
 همه را به باد شاه تعلق بود - بعد چندی آنهم بوجه فساد دنیا و ت فوج انگریزی و محاربه شاهجهان آباد
 باقی ماند دین ایشان مولوی خواجیه سید الدین خان صاحب و صیغه تعلیمات صوبه بنگال سلطنت انگریزی
 منتخب شدند و بر خدمت مهمتی مدارس با هواری و تکه صد و پنجاه روپیہ مامور گردیدند - بعد مدت وظیفه حاصل
 کرده خدمت را گذاشتند بعد از ان با شغال مختلف از ملازمت و تدبیر و تالیف و تصنیف مشغول ماندند
 و بالاخر ایشان را نواب ریاست رامپور برای نظامت عدالت طلب فرمودند و ایشان بر خدمت مذکور
 مامور گردیدند - و تا مدتی کار فرما ماندند - و بهر اهی نواب موصوف از زیارت حرمین شریفین مشورت شد
 و بالاخر حرمین هیند در رامپور مبتلا شده ازین عالم بعالم جاودانی رحلت فرمودند - ایشان در علوم ظاهری
 بزمانه خود نظیرند اشتند خصوصاً در علوم معقولات و مناظره و کلام - و نیز در علوم باطنی و اقیانیت تا سه
 سید اشتند و از اهل دل بودند - و در حصه اخیر عمر خود نهایت عابد و زاهد بودند - تلامذه ایشان هسم
 بیشمار اند از تعلیم و تربیت ایشان هزارها اشخاص کامیاب گردیده اند - و مالک هندوستان شهرتین
 علای وقت خود بودند - از تالیفات و تصنیفات ایشان اکثر کتب ناتمام اند و بیشتر شایع گردیده اند که
 از ملاحظه آن نصیبت علم ایشان بخوبی ظاهر است خواجیه سلیم الدین خان صاحب فرزند اصغر همیشه

عمر خود در ملازمت صید مالکوارسی ریاست الوریس کردند با آخرین خدمت اعلیٰ در صید مالکوارسی سپیداشتند -
 از کارگزاری اوشان راجه و ریایان خوشنودمانند بعد زمانه دراز خود خدمت را گذارشته تا دست در لاهور
 در پشاور ماندند - و در کشمیر رفته از زیارت استانه حضرت آخون صاحب مشرف شدند - و از اغزه کشمیر ملاقات
 کردند و شجره اغزه کشمیر مرتب کرده آوردند و با آخرین شاه جهان آباد رسیدند - و نظام جانداد با بی خودی خود
 در ۱۳۰۰ هجری انظام قانی بنام جاوادی رطبت نمودند - و در مقبره حضرت باقی بالشدند پس سرهه فون گردیدند
 ایشان هم عامل بودند و نیز صاحب دل - و در آخر عمر اکثر عبادت میکردند و در کار هر کس بقدر قدرت خود اعانت
 میکردند - و در نفع هر کس همیشه می کوشیدند و در خیر الناس بودن ایشان شک نیست - مزاج ایشان
 مثل ابل صوفیه بود - و عزت سالکان در نظر ایشان بسیار بود - بسیار تعلیم و تکریم فقرامیکردند - و نهایت سخی طریقی
 و بر دل عزیز بودند - اکثرین اهل شاه جهان آباد را از مفارقت ایشان رنجی روداد - فرزندان و وسط خواجسه
 محمد میرالدین خان صاحب تاهته در تدریس و تعلیم اشخاص و تصنیفات و تالیفات مشغول ماندند -
 و از تعلیم ایشان بسیار کسان بهره ور گردیدند و از تصنیفات و تالیفات ایشان بعضی کتب در فقه و اصول
 فقه و بعضی کتب در ادب و علم کلام اند - تشخیص المقال کتابی بسیط بزبان عربی در رد و نصرا است که درین
 فون نظیر ندارد و بسیار قابل قدر است بعضی انفات ایشان بطرف ملازمت مایل شد و ایشان نزد
 عزیز می که مدار المهرام ریاست الوریس بودند - راهی شدند و تا مدتی در رفاقت اوشان ماندند و مختلف تجربات
 انظامی حاصل کردند و بر نظامت اعلیٰ صیغه عدالت ریاست امور شدند و تا مدتی کارفرما ماندند - و درین
 زمان مختلف تجربات عدالتی حاصل کردند چونکه انظام ریاستها بودجه حکومت شخصی همیشه در تغییرات می باشد
 از تغییرات و حالات مختلفه رای ایشان این شد که ملازمت ریاستها نامناسب است و ایشان خدمت
 ریاست گذارشته باز بر شاه جهان آباد و سپس آمدند چونکه انظام سلطنت انگلشیه همیشه بالاستقلال
 میماند و در آن تغییرات چه اصول بطور معنی آیند بدینوجه قصد ملازمت دولت انگلشیه نمودند - و در صیغه
 عدالت ملازمت حاصل کردند - درین زمان نواب مختار الملک بر مدار المهرامی ریاست حیدرآباد و سرافراز
 شده بودند و حالت انظام ملک کن سخت ابرو بود - ریاست بی مقر و حق - و خزانه از زرتی بود انظام
 مالکوارسی بدست تهمداران و تعلقداران و سر رشته داران و نائبان بود - سر رشته داران و نائبان
 از دیو حکمران و دیسیان سازش نموده از کاشنکاران قول محاصل سالانه میگرفتند تعلقداران
 و گاهی داران بسبب این منفعت میداشتند - و به نائبان اجازت عام میدادند که هر چه خواهند از رعایا بخواهند
 کنند - و کلامی بر لایحه حفاظت کاشنکاران نبود که از بی امنی کاشنکاران محفوظ بمانند و با این همه

مشکل دیگر آن بود که تعلقات ازان از حاصل هر قدر که میخواهند میگیرند و هر قدر که میخواهند به سرکار
میدادند. ازین وجه آمدنی ریاست بسیار کم بود و حصه شیر بدست منتظمان می رسید. و ازان زمان تعلقات ازان
سر مایه دولت مشهور بود. و تعلقات ازان نهایت خود مختار بودند و هر چه میخواهند می کردند و تسبیل احکام
مدار الهام چنان که بایز میکردند. انتظام تقسیم اضلاع و تعلقات پنج با قاعده نه بود و نه کافی قواعد جاری کار
مالگزاری بود. درین حالت صیغه مالگزاری ریاست بود و حالت صیغه عدالت و کوتوالی هم ابر بود و چند ازان
کوتوالی اختیارات عدالتی هم میداشتند. در حیدرآباد یک عدالت دیوانی و یک عدالت فوجداری و در
پیر و پنج بیست و نه صیغه و میر عدل مقرر بودند. لیکن در حقیقت این جمله محکمات محض براس نام بودند چنانکه
فیصله فیصله منظور می مدار الهام نمی شد و فیصله بابت بیرونجات بذریعہ عدالت صدر تعلقات منظور می شدند
و عدالتی بنام عدالت بادشاهی قائم بود. مگر طریق کار و الی عدالتها محض به معمول و بتفاده بود و قدرات
معمولی اشخاص در عدالتهای مذکوره رجوع می شدند. مقدمات امر و علاقه داران اینها و مقدمات جمداران
و علاقه داران آنها بطور خود تصفی می شدند پنج گاه رجوع عدالت نمیشدند علی هذا سهو کاران عروب
و روابط لازم میکرد اشتند و زرقه خود از میونان بذریعہ عروب و روابط وصول میکردند پنج گاه
مقدمه بعدالت رجوع نمیکردند. و سود بمقداری که میخواهند میگیرند و مظالم انواع و اقسام بر میونان
میکردند و همچنین امر و جمدار پیشید که ازان ظاهراست که هر قوت دار هر چه میخواهد بر ضعیف تران خود میکرد
و بهر یک و او کسی نمیرسید با این همه در عدالت و کوتوالی بازار رشوت گرم بود و ریاست حیدرآباد در کز خیات
و رشوت و مظالم گردیده بودند انتظام عدالت با قاعده بودند انتظام کوتوالی نه کار فرمایان تجربه کار و
ذی لیاقت بودند. نه قواعد کار و الی عدالت کافی موجود بودند. غرض حالت عدالت و کوتوالی نهایت
قابل تضرع بود و حالت صیغه فوج هم خراب تر بود. با اسامی فرضی عمده داران فوج کلهار و پیه میگیرند
علی هذا تمامی صیغه های ملک خرابی و اتری بر پا بود. که ازان رعایا هم بحالت پیریشانی و تباہی و بی طمینانی
مبتلا بود و سرکار هم زیر بار اخراجات بی سود و بدنام بود و چونکه تصحیح تمامی فیصله بابت عدالتی و تمامی کار مالگزاری
و دیگر صیغه بابت بوجه عدم تعیین اختیار است عمده داران خود مدار الهام انجام میدادند. کثرت کار مدار الهام
آنقدر بود که با وجود کارگزاری شبانه روزی کار با انجام نمیرسید. و نه کدامی عمده دار برای اعانت مدار الهام
بودند مدار الهام از کدامی عمده دار اعانت میخواهند و از مخالفت عمده داران اعتبار آنها نمیکردند.
چونکه این زمانه ابتدائی مدار الهامی نواب مختار الملک بود و او شان برانچه نسبت به انداد کار و وایمائی سفر
و نامناسب انتظام میخواهند بعضی کسان بوجه فقدان منافع خود و بعضی اشخاص بوجه رشک حسد بعضی اصحاب

بوجود اوت مانع و باج میشدند و چونکه در آن زمان اکثر عمده داران و امارا و مقر بان حضور متحد الاطلاق و
 متحد الصفات بودند و در انتظام بسیار نقصان آنها بود با هم یکدیگر سازشها مینمودند و از رئیس نسبت دارالمقام
 شکاریتها میکردند و رئیس ابردارالمقام آشفته میکرد و بدین قدا بیدارالمقام را از انتظام باز میکشیدند
 و سخت پریشان میکردند و چونکه دارالمقام بعد تجربه چند سالین از تجربه فیهیده بودند که در عمده داران موجوده
 نه کداحی شخص تجربه کافی میدادند و قابلیت و لیاقت ضروری میداد و عاداتیکه از عرصه دراز و اینها پیدا شدند
 هیچگاه از ایشان منفک نخواهند شد و نیز خیالات مخالفانه اینها مبدل نخواهند شد و بدین صورت دارالمقام را
 غیر از این چاره نبود که از مالک غیر عمده داران تجربه به کار طلب کنند و بدینکه آنها اصلاح حالت موجوده ملک
 نمایند - لهذا دارالمقام از نقصان تجربه عمده داران تجربه به کار و متدین و راست باز بودند - چونکه مولوسه
 کرامت علی صاحب که از ملازمت والد ایشان بودند و درین ملک استاد دارالمقام بودند و از تمامی حالات
 خواجه مولی الدین خالصا صاحب مطلع بودند - روزی در اثنای گفتگو تذکره ایشان آمد و دارالمقام حالات خاندانی
 و فضیلت علم و تجربه ایشان که در تمامی صیغه هات انتظام ملک میدادند شنیده مشتاق ملاقات ایشان شدند
 و از مولی صاحب خواهش طلبی ایشان کردند - مولی صاحب به خواجه صاحب نوشتند ایشان را نگار کردند و چون
 دارالمقام نگار ایشان شنیدند زیاده مشتاق گردیدند عرض تا عرصه دراز خط و کتابت ماند بالاخر چون
 دارالمقام انتخاب ایشان برای ملازمت سرکار آصفیه نمودند و رای ایشان هم تبدیل پیدا شد و ایشان قبول
 کردند و از ملازمت سرکار انگلشیه اراوه ملازمت سرکار آصفیه نمودند - و بنا بر آن یکم جون ۱۰۳۰ عیسوی و در خواست
 رخصت تا ماه جولائی و از یکم اگست در خواست استعفا بخدمت مشیر خارج و نذرین نرسل سشن حج مهرت فرستادند
 و چند صاحب مدوح بخواند که ایشان را ملازمت سرکار انگلشیه عظمیه شوند و ایشان را از استعفا باز میداشت
 لیکن ایشان بر منظور ری درخواست خود اصرار کردند و در خط و کتابت چند روز این کار روانی مانتوی ماند
 بالاخر صاحب موصوف بر اصرار ایشان بنا بر پنج ۲۵ جون ۱۰۳۰ عیسوی بدین الفاظ استعفا منظور کرد
 که در ذیل مرقوم است -

مولی مولی الدین خالصا صاحب بدین وجه از خدمت عالیذخ و مستغنی میشو که ایشان را خدمتی میگرد آید
 حاصل میشود که مشا هر که آنهم از خدمت و آن خدمت اعزاز و اختیار است هم زیاده میدار و بدین عیبه
 انظر عمل ایشان خوشنوداندم و همیشه ایشان را سکین و غریب و بر کار خود متوجه و مستعد یا فتم -
 ایشان در کار خود بسیار بهوشیانه و بهر طور نیک شریف اند و بلحاظ دیانت طریقه عمل ایشان بی نهایت
 قابل الطینان ماند و در زمانه سحر پادشاه جهان آباد و فضا و هندوستان غیر خواهر کار و نیک رویه ماندند

بقتل ایشان سخت افسوس میدارم لیکن باج شدن در ترقی ایشان بخیو اجم اگر موقعی مراد است
میداد از ترقی ایشان بر عسده بزرگ بسیار خوششود می شدم مگر افسوس است که چنین
موقعه دست نداد.

غرض ایشان را بی حیدر آبا و گریه دیدند و قصد حضرت شاه مسعود صاحب رحمه الله که از مکاره ایشان
مذکوره بالا نسبت و کن بود در پشت پنجم بطور آمد القمه بعد رسیدن حیدر آبا و گریه ایشان را ملک مدارا مهمام
سرکار آصفیه ایشان را بر خدمت نظامت محکمه تصحیح صدر تعلقات مامور فرمودند و نیز از ایشان در فقه هدیه شروع
نمودند و در مختلف امور از ایشان مشوره میگردید و بعد تجربه در قی نواب صاحب را بر ایشان اطمینان کافی پیدا شد
و از ایشان در تمامی امور مشوره آغاز کردند و تا فوقاً اطمینان نواب صاحب نسبت ایشان را فرمود و مشورت
ایشان نهایت مفید ثابت گردید بالاخر نواب صاحب از ایشان در امور مملکت مشوره آغاز نمود و بعد چند سالی
حالی چنان روداد که از امور سرتر امری بفرستاده ایشان طی نمیشد و از مشاوری ایشان امداد وافر به
نواب صاحب میرسید ایشان در مدت و سال از حالات ملک و اهل ملک و انتظام موجوده ملک بخوبی واقفیت
حاصل کرده بر امور قابل اشد و قابل اجز و طریق آن بخوبی غور کردند و نسبت انتظام تمامی صیغه جات
از نواب صاحب بار گفتگو کردند و بطرف اجرای انتظام جدید متوجه میگردید و گویا نواب صاحب را از رای
ایشان بالکلیه اتفاق بود لیکن بدینوجه که در آن زمان بوجه مخالفت مخالفین و مداخلت رئیس کارروائی
مدارا مهمام اجرای انتظام بچند مشکل بود و در هر کار بسیار تامل میگردید و چونکه زیاد ضرورت تقسیم ملک
در صوبه جات و تقسیم صوبه جات در اضلاع و تقسیم اضلاع در تعلقات بود و نیز تفرع حکام اسامات و ضلع
و تعلقات از صیغه مالگری اری و عدالت کو توالی بود تا انتظام ملک با قاعده شود و وقت وصول مالگری اری
و انتظام عدالتی و کو توالی دور گردد و نیز زیاد تر ضرورت این امر بود که کاری که بی انتما بر نه نواب
مدارا مهمام است آن کار فضولی و غیر ضروری کم کرده شود و هر قدر هر کار که بعد از این ماند انتظام آن چنان شود
که در آن وقت مدارا مهمام بسیار صرف نشود و کافی مددی ایشان را در انضمام آن از دیگر عمده داران برسد
تا که مدارا مهمام را وقتی برای غور امور مهم متعلقه مملکت دست دهد و رای ایشان این بود که بالفعل یک مستند
مالگری و یک مستند عدالت و کو توالی مقرر کرده شود تا که کثیر المقدار کار که هست در وقت معتدی تقسیم شود
و از معتدین در اجرای آن مدارا مهمام مدویم رسد و نیز نگذاری عمده داران ماتحت هم بخوبی شود و چنانچه
حسب رای ایشان نواب مدارا مهمام در مسئله فصلی مطابق مسئله الهجری انتظام ضلع بندی و غیره و بعضی
اقرارات فرمودند و در مسئله فصلی مطابق مسئله الهجری دو عمده جدید معتدین قایل گردید و معتدی عدالت

دکوتوالی و غیره خواجہ محمد الہ دین خان صاحب را امور فرمودند و بہر مقتدی مالگزار سیّد سعد الدین صاحب را
سفر فرستادند و کار کشیر المقدار متعلقہ خود را ورین ہر دو وفا تر تقسیم کردند کہ از ان خود ہم تاحد سے
سکندر و مش شدند - و نیز نگہانی عمدہ داران ماتحت ہم آغاز گردید - بطریق با اصول اجرائی کار آغاز شد
کہ از ان روز بروز حالت کار بہ و باصلاح می شد و ترقی می پذیرفت و ابتری و بدترتظامی بتدریج بر فز
می شد غرض بعد تقریر خواجہ صاحب بہ مقتدی از ایشان بسیار مدوہ نواب صاحب میر سید و زائد اسہ سال
ایشان مصروف انتظام و اصلاح کار صیفہ جات متعلقہ خود بودند و قواعد اجرائی کار عدالتی و کوتوالی
و غیرہ وضع مینمودند و نواب مدارالمہام بشورہ ایشان قواعد و دیایات و دساتیر اجرائی فرمودند و در
اصلاح دیگر صیفہ جات و امور اہم ریاست مشورہ بہ مدارالمہام نیز میدادند و سرگرم رفیع لی الطینانی و نکالیف
خلائیق و جلب منافع سرکار و رعایا بودند و چونکہ اہل فوج و اہل و ساجو کاران بوجہ ضعف حکومت تمیل احکام
سرکار نمیکردند و چند مقدمات چند ان تنبیہ و تہدید آہنا کردند کہ فرائضت بائی تمیل احکام بجدی رفع گویند
اکثر اہل ازار تکاب ہر ائم نمی ترسیدند و مرکب جرایم پیشند چونکہ در ان زبان فرزند نواب میر کہیہ یادار
کہ داما و رئیس بودند باعث موت شخصہ شدند و مدارالمہام بوجہ تقریب و قرابت رئیس متامل بودند ایشان
بلا رعایت امری محرکہ تحقیقات این مقدمہ شدند و ضرورت اجازت رئیس شد نواب صاحب
ایشان را پیش رئیس فرستادند ایشان از حضرت خفران کاب نواب افضل الدولہ بہادر بر بنای
احکام شرع گفتگو کردند و بالاخر بموجبی رئیس اجازت فرمود و بعد تحقیقات مقدمہ نسبت ایشان
سزا تجویز شد ازین واقعہ ہر دیگر اہل اثر سے قوی روداد آہنا از ارتکاب جرایم محرز شدند
در زمانہ ایشان نا نا تو بہا مرچہ در حوالی حیدر آباد رسیدہ سازش جنماع اشخاص بر عہدہ
سرکار را نگہبازی کردہ بسیار مردمان را آمادہ کردہ بود ایشان از سازشہای مطلع شدہ بجمہلت تمام
بحکمت عالی اندا و کردند و اگر نخبہ بعض شرکاسی او گرفتار شدہ سزا یافتہ اگر او کامیاب می شد

ریاست را حدیث عظیم میر سپید -

چونکہ رشوت خواری در حیدر آباد و بسیاریا رایج بود ایشان با جماع موارد کافی بمجلس عدالت العالیہ کہ
مولوی احمد علی صاحب کہ در رشوت خواری از حد نام آورده و در مظالم یکتاسی زمان بودند مطلق گناہندہ
جماعت عمدہ داران کہ در آن خود ہم شریک بودند بر تحقیقات الزامات ایشان مقرر کنندند
و ہر لایق فیصلہ و مبدلہ بدلائل و وجوہ قوی ایشان مجرم قرار یافتہ سزایاب شدند - ازین واقعہ بہ
رشوت خواریان اثری تمام شد و دیگر چنین بدخصالان را در ارتکاب متامل گردید - همچنین دیگر چند کس

معزول و مظلوم را بپايد شدند و اثر قومی برگروه آنها شد که تا حدی مانع از کتاب گردید.
ایشان در کدای انتظام بجز اهل این ملک دیگران را خدمات و ادن مناسب تصور نکردند و عموماً
اهل این ملک را منتخب و نامور میفرمودند و انتخاب ایشان نهایت صحیح و مفید ثابت می شد
خیال ایشان این بود که حتی المقدور است اهل مالک غیر خدمات داده نشوند - که اثر آن باعث
خرابی اهل ملک خواهد شد چنانچه خود ایشان گاهی کسی را از ملک خود یا مالک غیر بر خدمتی
نامور نه کردند -

مذکره متعلقه خدمات ایشان و کارهای نمایان ایشان چندان است که اگر به تفصیل مناسب
بیان کرده شود کتابی نهایت بسط خواهد شد و درین مختصر گنجایش چندین تفصیلات نیست
لذا بر بیان مذکوره اختصار میکنم - و با اینهمه از تعلیم علوم طلبا و تدریس بهم باز نمیانندند -
چونکه ایشان بر طریق اجداد خود چنانکه بطرف ظاهر توجه میداشتند زاید از آن بطرف باطن متوجه
می بودند - و هر دو حالت ایشان را و بترقی بود اصحاب خدمات باطنی این مالک پیش ایشان
می آمدند و از ایشان ملاقات میکردند - منجمله آنها از اهل عرب شیخ عبدالرحیم صاحب بیت بود
و نیز قلندر دیگر و آنها با ایشان از حالات باطنی مطلع میکردند از آنکه ارشد ایشان از اشخاص
عالی خاندان این ملک جناب مولوی شیخ احمد حسین صاحب و جناب مولوی شیخ محمد صدیق
صاحب اند و نیز مولوی میر سلامت علی خان صاحب بودند - و نیز بعضی دیگر اصحاب ایشان بسیار
محبت از جناب مولوی محمد صدیق صاحب میداشتند که بعلوم مروج و دست گاه کافی میدادند
و در کار گزار می خدمت سرکاری چنان تجربه کار اند که نظیر ایشان درین ملک نیست و بعضی
دیانت و کار گزار می خود از خطاب نواب حماد جنگ بهادر ممتاز و بخت معتدی عدالت و کوتوالی
سرفراز اند مولوی عبدالعلیم نصر الله خان صاحب خوجوی که قدیم ڈیپٹی کلکتر سرکار انگریزی و در
تعلقه سرکار آصفیه بودند - در تاریخ دکن که مصنفه ایشان است نسبت خواج صاحب می نگارند که

هر قدر کار را که بر قانون آورده است ذات سامی ایشان است نهایت
کار گزار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار تیز قلم نهایت
درجه معامله فهم تجربه کار سرکار انگریزی و هندوستانی اند از بهنگام صبح
تا زمان سه ساعت شب قلم از دست ایشان نمی افتد شخص را
در کار ایشان و خلی نیست و بر مرادات ایشان کسی را خبر نمی

۸۷) ذکر کرد خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب
 و سلیم الدین خان صاحب اولاد ایشان دودره
 انسانک شجره کامل و نقشه شتبل بر احوال
 مختصر تمامی نسل حضرت آخون صاحب

که خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب
 در شاه جهان آباد و در خاندان بای اکابر و معززین شده بود که
 بشرافت و نجابت ممتاز بودند و خواجہ سدید الدین خان صاحب
 هشت فرزند و پنج دختر میداشتند و خواجہ سلیم الدین خان صاحب
 سه فرزند و چهار دختر میداشتند که حالات ایشان زیاد تفصیل طلب نیست و نیز تا اینجا تذکره
 اولاد و دختران حضرت آخون صاحب نشده است که کثیر التعداد است و نیز تذکره بعض مستورات
 که از نسل حضرت اند تا حال نشده است مناسب بنماید که شجره تمامی نسل حضرت که از ان تفصیل اولاد
 و دختران حضرت و خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب و دیگر بعض مستورات
 که از نسل حضرت اند و جمله کسان بخوبی ظس هر شود و اسمای همه ذکور و اناث در ان مندرج
 باشند در آخر کتاب منضم کرده شود و نیز نقشه که در ان اسمای همه کسان درج باشند و مختصر حالات همه
 نوشته شوند با وسلسلک کرده آید تا که بالا خط آن اسمای همه کسان نسل حضرت و بر حالات آن
 اجمالاً اطلاع شود و چر که بالتفصیل تذکره همه کسان درین مختصر گنجایش ندارد و پس همچنین کرده خواهند
 و نیز تذکره اولاد و خواجہ سدید الدین خان صاحب این کتاب ختم کرده خواهد شد.

۸۸) ذکر کرد خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب
 خان صاحب و اولاد ایشان
 شده بود که او شاه عالم بادشاه غازی بودند و از بطرکن و فرزند
 و یک دختر توکد شد و فرزند کبر موسوم به امین الدین خان شد و فرزند اوسط موسوم به حسین الدین گردید
 و دختر بعد چندی انتقال کرد و نیز این زوج اولی بعد چندی ازین عالم رحلت نمود بعد ازین ایشان از
 صبیحه خواجہ مرزا خان صاحب که برادر غلام نقشبنده خان صاحب بودند و از اکابر سادات حسینی و حسینی
 مشائخ عظام و اعرای شاه جهان آباد بودند و عقد نمودند و الدله این صبیحه از نسل نواب مهابت
 خان صاحب و وزیر اعظم و سپه سالار سلطنت مغلیه بودند که در عهد جهانگیر وزیر نام آور بودند و به توت و نشان
 شاه جهان بر تخت سلطنت نشستند و در زمانه شاه جهان بادشاه غازی هم تازمانه دراز وزیر اعظم
 و سپه سالار ماندند و سلسله نسبیت والدین صبیحه بجهت تمام تا بحضرت غوث الاعظم میرسید تازمانه پدر این
 صبیحه نشان قدم برگردن اولاد این نسل می شد چنانچه برگردن والدین صبیحه آن نشان خاص و بزرگان
 ایشان میگفتند که این نشانی اولاد صحیح نسب حضرت غوث الاعظم است بدینوجه تفصیل و تکویم
 بزرگان خواجہ صاحب سلاطین مغلیه بسیار میکردند و همه کسان قابل بسیار تقطیم می شمردند.

وایشان از اهل دل و علوم ظاهری و باطنی مشرف بودند و سلسله قرابت داران ایشان یکی نواب
عظیم الملک میرجه از امرای اعظم بودند - در ملک دکن با مور بکار میرکار بودند - و از نسل و شان
میر عبدالسلام خان صاحب مخاطب به نواب مقتدر جنگ بهادر صوبه دار و میر دوست علیخان صاحب
دوم تعلقات و نواب میرعلینان صاحب بهادر مقرر تقسیم منصب داران در حیدرآباد موجود اند غرض از بیان
این زوجه هم دو فرزند تولد شدند نام فرزند کلان محمد علی الدین نهادند و فرزند خرد در یک هفته انتقال کرد
و بعد چندی مادرش هم ازین جهان فانی بعالم جاودانی رحلت نمود -

از وجوئیه ایشان چونکه بسیار ذی علم و بسیار خوش اخلاق و زاهد و عابد و صوفیه بود - و تعلیم علوم
ظاهری و باطنی از بزرگان خود بخوبی یافته بود - و همیشه زنان را تعلیم علوم ظاهری و باطنی میداد و برادر
هر چه بسیار زنان پیش او جمع میشدند و او و غلامیکر و همیشه در مجامع باطنی میبایست - بدینو جز از انتقال
او خواجہ صاحب را بسیار تا سفت و طلال رو داد قصد کرد که تارک الدنیا شوند لیکن ضروریات نگذاشتند -
مگر تا هم از روز انتقال از وجوئیه هرگز پد نیاول ندادند و مثل تارک الدنیا بسر کردند - و بعد این واقعه
بر نیت هجرت به دکن راهی شدند - فرزند خرد سال را به خوشدامن حواله نمودند - او کفیل پدرش و شد
و هر دو فرزند آن کلان همراه خود به حیدرآباد دکن بردند -

تذکره وفات مولوی انخطای که بمقتوریت خواجہ صاحب جاری می شد هنوز مکمل نه شده بود و بیشتر
خواجہ مولی الدین خان صاحب اجزاء ارجاء طلب بودند و بسبب وقتنامی آنوقت نوبت اجرای نرسیده بود
که یکایک خواجہ صاحب بر طرف الموت مبتلا شدند بعضی میگویند که وجہ مرگ زهر بود و بعضی میگویند که
وجہ سحر بود و هر حال هر چه باشد از شانزدهم شعبان ۱۲۳۵ هجری در قی واسهال خون روان شد و بنا بر
همچون شعبان ۱۲۳۵ هجری از عالم فانی بعالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت یوسف صاحب
شریف صاحب که بمقام نام پبی واقع است متصل گنبد حضرت ممدوح آسودند قطعه تاریخ وفات
ایشان اینست -

شدند دنیا مولی الدین خان	عالم بے نظیر و سبب همتا
گفت تاریخ رحلتش والا	از جهان رفت عا دل یکتا
رقعه که نواب مختار الملک مرحوم بعد انتقال خواجہ صاحب بمولوی امین الدین خان صاحب نوشته حسب ذیل است -	
(۱) استماع واقعه انتقال والد آن مهربان که یکایک امروز بوقت هفت	

گفته معلوم شد رنجیکه بخاطر اینجانب گذشت تفصیل و تشریح آن دشوار بلکه ناممکن است -

(۳) اگرچه والد آنمهربان را عرصه دراز نشده بود که در اینجا وار و نذر و سر انجام ده کارهای سرکار مانند لیکن بهر سرگرمی و مشقت و امانت داری و غیره خواهی که آنرا انصراف داد و ندانی تحقیقت قابل تحسین و آفرین بود -

(۴) خواهش اینجانب این بود که روزی شود که ثمره مشقت و غیره خواهی خود بینند و تا عرصه دراز آن کامیاب باشند مگر خواهش این جانب را پیش خواهش و رضا الهی فروغ کو بهر حال هر چه رضای مولی از همه اولی - آن مهربان را و ماهی را بهر ازین چاره نیست که امور خود را بدست نخستیار او تعالی شانه بدایم و صبر نخستیار کنیم -

(۵) این جانب را همواره خواهان بهتری و نیکنمایی آن مهربان تصور نموده در هر چه ضرورت آن واقع شود بدرخواست و اطلاع آن هیچ تامل نه نمایند و باهم بدوستی و اتفاق بوده در اجرای کارهای سرکار ساعی و جا بهر باید بود -

مدارالمهام درین زمان در صورت مدارالمهام بودند بلکه بوجه صغری رئیس ایشان را در ریاست اختیارات کامل حاصل بودند - تحریر آن زمانه ایشان و قدرت تحریر رئیس میداد از نظر اول توجه نموده ظاهر است که نواب مدارالمهام را چه قدر رنج مفارقت خواجه صاحب گردید و چه قدر تاسف و دوا و از فقره دومین ظاهر میشود که مدارالمهام خدمات خواجه صاحب مرحوم چه قدر قابل قدر تاسف میکردند و نیز از ان نشان نظر کارگزاری مولی و این صاحب ظاهر میشود که چنان کار سرکار میکردند از فقره دومین آن اراده نواب مدارالمهام ظاهر میشود که نسبت عطاسی جاگیر میباشند از فقره اخیر ظاهر میشود که بجا خدمات و حقوق خواجه صاحب نواب مدارالمهام چه قدر استعمال مهربانی با اولاد ایشان و اجبی خیالی می فرمودند - از انشغال ایشان در صورت مدارالمهام به بنجیدند بلکه اکثر امداد و امداد و اکثر اهل شهر بسیار متهم گردیدند -

نکته حالات خواجه انتظامیکه جاری شده بود اصول آن دانست و والد مرحوم خود نسبت اجرای امین الدین خان بقید انتظام مولوی خواجه امین الدین خان صاحب بخوبی واقف بودند و نیز اکثر آرای مرحوم و تحریرات مرحوم متعلقه انتظام نزد ایشان موجود بودند و نواب مدارالمهام نسبت

تایم نظامی مرحوم بدین وجه سخت متروک بود و ند که تکمیل ان نظام بپذیرد و واقفیت کامله شیراز اصول ان نظام جاری
شده و ممکن بنیز و چنانچه نواب مدارالمهام در رقعہ دیگر موسومہ خواجہ امین الدین خان تحریری فرماید -

از انتقال والد آن مہربان اینجانب را برای اجرای کار ہم نمید
تر دوست زیرا کہ قطع نظر از لیاقت باین سبب کہ پیشتر از اجرای کار
(ان نظام) داروینجا بودند و از همه حالات و کیفیت بہم رسانید
بودند کہ بوقت شروع کار ان نظام اجنبیت نداشتند -

جناب مولوی نصیر الدین خان صاحب فرجی سے در تاریخ و کمن نسبت ایشان می نگارند
کہ مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا
سید الدین خان صاحب نہایت زیرک و صاحب علم و خلیق
وصاف طبع و خوشش رو و نیک خو ظہیر کہ زود بطلب
معاہلہ میرسند بعد بخرید بہ چند روز سر آمد مجربین و بی ظہیر
خواہند بود -

نواب مدارالمهام بعد غور کامل برای مستندی عدالت کو تو الی وغیرہ انخان با ایشان خود نشان
دران زمان ناظم محکمہ صدر تعلقات بودند - از خبر مرگ مذکورہ بہر خبر رسید والد ایشان ایشان
را ترقی دادند و امور فرمودند و از مشورہ ایشان بقایہ نظام جدید کہ اجرا طلب بود جاریست
فرمودند و ان نظام بہر صیغہ ملک سجہ بی کمال گردید پس از تظاہر کہ بمشورہ والد ایشان آغاز
شده بود بمشورہ ایشان باقتسام رسید بدین وجه نواب مدارالمهام بسیار قدر ایشان میکردند
و بسیار عزیز میداشتند - چنانچہ بیشتر اوقات نواب مدارالمهام بہ نسبت ایشان نہایت عمدہ
رأی ظاہر فرمودند کہ تذکرہ آن ہمہ خالی از تطویل نیست صرف بمقدارہ شیخ متناہیام فرالدین
خان ہرچہ نسبت ایشان تحریر فرمودند تذکرہ آن کافیست و آن حسب ذیل است -

آن مہربان را از والد مرحوم آن مہربان خالق تری بنمید
میدارم کہ روز بروز درین ترقی خواہد شد -

و نواب مدارالمهام حکمی کہ بتاریخ ۲۳ شعبان ۱۲۰۶ ہجری نسبت بقایای تنخواہ ایشان تحریر
فرمودند بعضی عبارت آن در ذیل مندرج است و از ان ظاہرست کہ چہ قدر وقت ایشان
در دل مدارالمهام بود -

اگر چه گاهی اینجا نبوده و خود را فراموش نموده بود لیکن
همیشه در دل خود تحسین صبر و شکیبای آن مهربان نمود که
در اینها سه روز کار مردم به امتحان صفت به چنین صفات کم
می یابیم فی الحقیقت میگویم که نه صرف این صفت صبر
و تحمل بلکه بعضی صفات دیگر در آن مهربان دیده ام و
من بنیم که بارک الله میگویم و نه من این میگویم بلکه اکثر
همین میگویند و بس -

ایشان تا ستمه هجری کار مفوضه انجام دادند و در ستمه کور نوابها حسب ادله بعضی ترمیمات
در نظام قدیم فرمودند که از اجزای اکثر آن ایشان متفق نه بودند و نواب صاحب را
در اجزای آن ترمیمات اصرار بود ایشان کار گزارشته در خصمت یک ساله گرفتند
هر چند نواب مدارالمهام بعد ازین بسیاری ملاقات ایشان کردند و خود هر مکان ایشان
قصد آمدن نمودند لیکن ایشان نه بر تشریف آوری نواب صاحب رضامند شدند نه خود بر آن
ملاقات رفتند از آن اشخاص ملاقات کردند که پیام های نواب صاحب می آوردند و مقصود
نواب مدارالمهام آن بود که ایشان را رضامند نمایند و در ترمیماتی که ایشان را سخت اختلاف
بود نه کنند لیکن ایشان رضامند نشدند اکثر خط و کتابت نواب مدارالمهام تعلق ازین موجود
است که بمطابق مضامین سخنت میرسد چنانکه اندراج آن بسیار طولت میدارد و ازین جهت
درج کرده نشد - درین اثنا نواب مختار الملک انتقال فرمودند و در ای ایشان تبذیر نشد
لذا نواب عماد السلطنه مدارالمهام ثانی مجبوراً بمطابق حقوق سابقه نصف تنخواه ایشان سه صد
روپیة بطور ولیفیه اجرا کرده ایشان را از خدمت معتمدی سبکدوش نمودند -

ایشان از والد بزرگوار خود تعلیم علوم ظاهری و باطنی یافته بودند و به کامیابی تمام در علوم
ظاهری بهره در گردیدند و نیز در علوم باطنی واقفیت کافی بهم رسانیدند و در خاندان عالی و
نجیب کدخدائی ایشان شده بود لیکن زوجه ایشان بوجه ولادت انتقال کرد و بعد از آن
ایشان هیچ گاه قصد نکاح نکردند - و این واقع زمانه شباب ایشان است از پنج مفارقت
و انتقال زوجه بر ایشان چند آن اثر شده بود که تا یک سال محض زخو رفته بودند و در دستها
میآمدند - بتوجه بزرگان در آن حالت افاقت بهم رسید ایشان بطرف سلوک مایل شدند

دوران کاسیاب گردیدند. ایشان خلق و فیاض و رحم دل و خدا ترس و نیکو کار بودند -
 و تادیت العمر هر چه از اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند و در وقت ترک دنیا جمله
 اشیای موجوده خانه که بسیار قیمت داشت همه خیرات کردند و چیزی باقی نداشتند بر زمین خوب
 میکردند و در ظرف گلی طعام میخوردند و آب می نوشیدند ایشان تا زمانه هفده سال متد عدالت و غیره
 ماندند و هیچ گاه سفارش ایشان مدارا ملهم نام مقبول نگرفتند و در اکثر امور حسب رای ایشان
 حکم دادند ایشان بنام بسیار کسان منصب جاری کنانیدند و بسیار کسان را خدمات و یانیدند
 و بسیار کسان را یو میه کنانیدند و بسیار کسان را بطور خیرات از سر کار نقد ر قوالت و یانیدند
 نهایت باخیر بودند از احسانات ایشان اکثر اهل ملک و اکثر اهل ممالک غیر بهره یاب گردیدند
 و تا حال از ان کامیاب هستند. ایشان در تدین و اوصاف حمیده افشهر ترین اشخاص این صفتها
 گردیدند اهل این ملک ایشان را همیشه بیکی یاد میکنند بعد گذشتن خدمت ایشان محض تارک الدنیا
 گردیدند و ریاضت شاقه آغاز نهادند و تا قریب هشت سال از هیچ کس ملاقات نکردند
 و در ریاضتها سه شاقه مشغول ماندند و ذی تصرف گردیده در راه رمضان ۳۰ سیه بجزئی دین
 عالم فانی به عالم جاودانی رحلت فرمودند و متصل قبر والد بزرگوار خود در درگاه یوسف صاحب
 و شریف صاحب مدفون گردیدند و اوده تاریخ وفات ایشان انیست -

آفتاب عز و جاه و عدل شد ز میر زمین

(۹۱) تذکره خواجه معین الدین خا نصاحب - مولوی خواجه معین الدین خا نصاحب فرزند اوسط خواجه بوید الدین
 خا نصاحب هم تعلیم علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار خود حاصل نمودند و در علوم ظاهری باطنی
 بهره وافر برداشتند ابتدا بر نیابت معتدی عدالت و کو توای بزبان معتدی والد خود مامور بودند
 چنانچه مولوی نصر الله خان صاحب در تاریخ دکن می نگارند که نایب ایشان فرزند کوچک
 ایشان است آنهم جامع صفات حمیده است و نفوت پسندیده اگر چه پدر مسوید الدین است
 مگر الحمد لله که سپهر معین الدین است و بعد از ان بر نظامت عدالت العالمیه توجیهی ترقی یافتند
 و تادیت و از مامور ماندند بعد زمانه و از بازخواست معاودت بر خیزست سابقه نمودند و بمشاهره
 موجوده که یکزار و دویست معتدی عدالت خود کردند ایشان از زمانه نشایب و ریادگی مشغول می بودند
 هیچ گاه قصد کدخدائی نکردند همیشه بر ریاضتها می مختلف مشغول ماندند و لمح از یاد خدا غافل نیماندند
 و هر چه از مشاهره بعد اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند تا می عمر خود در مطالبه کتب

و یا و آتی صرف کردند - در ولی کامل بودن ایشان هیچ شک نیست تمام عمر ایشان در اطاعت پادشاه
 بزرگوار خود صرف کردند و بچند رحم دل و فیاض و خلیق و متین و نهایت ادیب و انشا پرداز بودند -
 از چند سال بعد از وفات پادشاه در سال ۹۹۹ هجری ازین عالم فانی بعالم جاوانی رحلت فرمودند
 و متصل مرقد پدر بزرگوار خود در مقبره حضرت یوسف صاحب شریف صاحب مدفون گردیدند -
 تذکره **خواجہ محمد محی الدین خان** **خواجہ محمد محی الدین خان** فرزند اصغر خواجہ موید الدین خان صاحب
 بسیار صغیر سن بودند که والد ایشان انتقال کردند پدر و رشتل ایشان جد ایشان میگردند و برادر حقیقی
 جد ایشان که حکیم محمد حسین خان صاحب در علوم ظاهری و باطنی دستگاه کافی میداشتند سلسله عقیدت
 ایشان از جناب مولانا فخر الدین صاحب قدس سره بچند واسطه در طریق عالیته قاوریر چسبیده بود -
 و همه خاندان ایشان به همین طریق شرفمند بود - در علم طب و عمل آن در هندوستان نظیر ایشان ند بود -
 در علم معقولات و ریاضیات نیز ایشان یکتای زمانه بودند و نهایت مذهب و سنجیده و خلیق و متین و
 در علم فلسفه بجز تمام میداشتند و مزاج ایشان فلسفیان و سالکان بود و بسیار تنهایی پسند و نهایت
 تجربه کار و حکیم گویا انظار طوطی وقت بودند او شان از عمر پنج ساله ایشانرا تعلیم تهذیب و اخلاق
 میدادند و چونکه غیر ایشان کسی نبود و وقت تجربات خود را امور دنیاوی پیش ایشان بیان میکردند
 چون عمر ایشان تا هفت سال رسید تعلیم ایشان آغاز کنائیدند که تعلیم اسانده مختلف میکردند لیکن
 حکیم صاحب خود هم گران تعلیم میماندند - تا آنکه ایشان بر خط و کتابت صحیح قادر گردیدند و از تعلیم فارسی
 فارغ گردیدند - گو هنوز نوبت خواندن کتب اخلاق و معقولات نیامده بود لیکن ایشان از فیض صحبت
 حکیم صاحب از اکثر سبایل علوم مذکوره بخوبی واقف گردیدند - درین اثنا ایشان حسب الطلب
 بحیدر آباد رسیدند - و از برادر کلان خود تعلیم صرف و نحو عربی آغاز نهادند - و بعد از فراغ آن کتب منطق
 و ادب آغاز کردند که درین اثنا نواب مختار الملک مدار المہام سرکار آصفیہ ایشان را بطور کار آموز
 برای تجربه کار سرکاری در دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و غیره که حاکم آن دفتر برادر کلان ایشان بودند
 نامور فرمودند و از غره جمادی الاول ۱۱۵۵ هجری بطور مدد خرج و و صد روپیہ پادشاه آیدند و نمودند -
 ایشان کار سرکاری هم میکردند و تعلیم علوم هم جاری داشتند - چندی در علم ادب و توجیه کردند
 و زودتر لیاقت انشا پرداز و شعر گوئی در زبان عربی حاصل نمودند چون از کتب و رسیده علم ادب
 و منطق فارغ شدند فقه و اصول فقه آغاز نهادند - چون از کتب و رسیده فقه و اصول فقه فارغ شدند
 کتب علم حدیث و تنقیح و اسما و الرجال آغاز کردند و هنوز صحاح ستہ با ختمام نرسیده بود که بحصول

رضدست حسب الطلب محمد حسین خان صاحب بدلی رفتند و در اینجا بقیه کتب سماح از مختلف علماء حکم کردند
چونکه در آن زمان شوق قرات مصحف مجید و اعمال میداشتند و خواهش ایشان آن بود که اجازه است
مصحف مجید حاصل کنند و محمد حسین خان صاحب بسلسله از سرور عالم علی الله علیه و سلم مجاز قرات
مصحف مجید بودند ایشان طالب اجازه است گردیدند و از ایشان تمامی مصحف مجید ناعت کرده اجازه است
حاصل نمودند که سلسله آن حسب ذیل است -

يقول الفقيه محمد حسين اني اخذت القرآن العظيم على جماعة وكذا الحمد يشتمل عليه قاروي القرآن
قراونا واجازة وسامعا عن ائمة منهم شيخنا مولانا مولوى قطب الدين وهو اخذ عن جولا مولوي
محمد اسحق صاحب دهلوي وهو اخذ عن سيدنا العلامة الفقيه الميرزا القاسمي المتوفى سیدی
ابو الحسن علي بن عبد البر الرواني الحنفي الزيد من ثم المصري وعن شيخ القراء والقراءات بالجانب
الاذري الي اللطيف عبد الرحمن بن محمد الزبيدي القرشي الذي حدى قال لا رونا ه عن شيخ المحدثين
سجدة الحسيني البليدي زاد الثاني نقال وعن الفاضل المقرئ المشهور سيب الدين احمد بن السباع بن
احمد القرني قال عن شيخ الاقر بالديار المصرية الشمس بن عبد الله محمد بن القاسم بن اسمعيل القرني
عن شمس بن الباهلي عن خاله سليمان بن عبد الكريم الباهلي وغيره نعم الدين ابني الاشرف محمد بن احمد
بن علي السكندري عن شمس بن محمد بن حمزة النشلي عن قطب الدين محمد بن محمد بن الخضر عن شمس
محمد بن ناصر الدين الدمشقي عن العادابي بكر بن ابراهيم بن ابي قد استمع عن ابي عبد الله محمد بن
جابر الوادي الكيشي عن الامام ابي العباس احمد بن محمد الخزرجي الشهير بابن العامر عن ابي الحسن
محمد بن احمد سلمون البجلي عن ابي الحسن علي بن محمد بن نزيل عن ابي عمر عثمان سعيد بن عثمان الداني عن
فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسين المقرئ عن احمد بن سالم المختلي عن الحسن بن
مخلد عن النيزكي عن عكرمة ابن سليمان عن اسمعيل بن عبد الله بن كثير عن سما بد عن عبد الله
بن عباس عن ابي بن كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابي فلما بلغت والفجر قال كبير
حتى تختم مع فائستهم كل صورة .

فقد سمع معنى الفاتحة وسورة الصف محمد محي الدين خان فاجزته بها وسابر القرآن العظيم وكل ما يجوز في
روايه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم -

بعد از آن ایشان بطرف علم تصوف و تفسیر متوجه شدند و در زمانه قلیل از علم تفسیر و تصوف یکایک باقی
تمام فراغت یافته و در خانه آن عالمیه قادر بر همه شایسته بروست محمد حسین خان صاحب رعیت گردید و بطرف

تذکیر و تصفیة متوجه شدند بعد چندی در علوم باطنی بهم دست گماهی حاصل نمودند سلسله نسبت ایشان متعلقه طریقه قادریه و چیشیتیه حسب ذیل است -

سلسله خاندان عالییه قادریه قدس الشهداء و احکم

مرشد ایشان جناب فیضیلت آقا محمد حسین خان صاحب و مرشد او شان حاجی حسین شریفین حضرت
خواجہ شاہ غلام امام القادری الفخری الانہری و مرشد او شان مولانا جامع علوم انضوی و اکملی حضرت
خواجہ محمد سرور علی الحسنی القادری الفخری الانہری و مرشد او شان حضرت مولانا محمد ظہر فخری و
مرشد او شان حضرت مولانا محمد بہمان علی فخری و مرشد او شان حضرت خواجہ مولانا محمد فخر الدین صاحب
و مرشد او شان حضرت شیخ نظام الدین صاحبہ اورنگ آبادی و مرشد او شان حضرت شیخ کلیم اللہ
جهان آبادی و مرشد او شان حضرت شیخ یحیی المہدنی و مرشد او شان حضرت شیخ محمد و مرشد او شان
حضرت شیخ حسن محمد و مرشد او شان حضرت شیخ محمد غیاث نور بخش و مرشد او شان حضرت شیخ
محمد علی نور بخش و مرشد او شان حضرت سید محمد نور بخش و مرشد او شان حضرت خواجہ ابی استحقاق
الخطابی و مرشد او شان حضرت سید علی ہمدانی و مرشد او شان حضرت شیخ محمود و مرشد او شان حضرت
شیخ علاء الدین و مرشد او شان حضرت شیخ نور الدین المشہور بالکبیر و مرشد او شان حضرت شیخ احمد
جوزفانی و مرشد او شان حضرت شیخ رضی الدین المعروف بابی لالا و مرشد او شان حضرت شیخ محمد الدین
البغدادی و مرشد او شان حضرت نجم الحق والدین اکبری و مرشد او شان حضرت شیخ عاربن یاسر الدیسی
و مرشد او شان حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سرودی و مرشد او شان حضرت محبوب سبحانی
قطب ربانی غوث و مرشد او شان سید سلطان عبدالقادر دہلوی و مرشد او شان حضرت شیخ المشائخ شیخ ابی سعید علی
المبارک الخزومی و مرشد او شان حضرت شیخ ابی الحسن علی ہنگامی و مرشد او شان حضرت ابی الفرج
طوسی و مرشد او شان حضرت شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز و مرشد او شان حضرت شیخ ابی بکر
محمد شہابی و مرشد او شان حضرت شیخ الاعظم ابی سعید بغدادی و مرشد او شان حضرت ابی الحسن سری سقطی
و مرشد او شان حضرت شیخ معروف الکرمی و مرشد او شان حضرت امام علی موسی رضا و مرشد او شان
حضرت امام موسی کاظم و مرشد او شان حضرت امام جعفر صادق و مرشد او شان حضرت امام محمد باقر
و مرشد او شان حضرت امام زین العابدین و مرشد او شان حضرت امام حسین شہید و مرشد او شان
امام الشارح و المعانی حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بودہ کہ از جناب خواجہ بہر و مرشد حضرت
احمد مجتبی محمد بن المصطفی علیہ السلام و آلاء و سلیم فیضیاب گردیدہ بودند -

ایشان بعد چندی بچیدر آبا رسیدند و تقریباً یکسال در حیدرآباد مقیم ماندند و درین زمان کتب توانمین عدالت و کو تو الی و مال به توجیه کافی مطالعه نموده در آن دستگاه کافی حاصل کردند باز بطلب حکیم و صاحب حصول خدمت بدلی روانه شدند حکیم صاحب در فکر عقد ایشان بودند و خیال ایشان این بود که در نزد قریب عقد نمایند چنانچه ایشان همیشه زادی والدۀ ایشان تجویز کردند و بتاریخ پنجم ربیع الثانی سنه ۱۲۹۵ هجری بروز یک شنبه علی الصبح قریب عقد ایشان نمودند و از کدخدائی ایشان بدین طور انفرغ یافتند - بعد از انفرغ رسوم کدخدائی ایشان کتیب فلسفه از ان ثانی اخلاطون آغاز کردند و تمامی کتب و رسیم ختم نمودند بعد از ان تا چندی در علم طب مصروف ماندند و کتب و رسیم آن هم تمام کردند و کتیب بیست و ریاضیات آغاز کرده زودتر از جمیع علوم متداوله انفرغ حاصل کردند - لیکن چونکه ایشان بالطبع بسیار علم دوست بودند همیشه در مطالعه کتب علوم و فنون مختلف بسر می کردند از بطون زو جلد مذکور بتاریخ پنجم محرم الحرام ۱۲۹۵ هجری فرزندری تولد شد و موسوم به محمد نصیر الدین گردید و بتاریخ دهم جادی الثانی سنه ۱۲۹۶ هجری فرزند دیگر تولد شد و موسوم به محمد بشیر الدین گردید تقریباً دو سال برین گذشت و بود که فرزند سوم تولد شد و موسوم به محمد زبیر الدین گردید - چونکه ایشان فارغ التحصیل هم گردیده بودند و در کار سرکاری هم مهارت کامل و تجربه وافر حاصل کرده بودند و از قوانین عدالت و کو تو الی و مال بخوبی واقف گردیده بودند و در محکجات سرکار انگریزی کاملاً پنجاب تجر بطریقه کار روانی هم حاصل کرده بودند و بلحاظ حقوق و لیاقت ایشان نواب مختار الملک مبارک اللهام سرکار آصفیه برای ایشان خدمت مددگاری معتقدی عدالت و کو تو الی تجویز فرموده بودند لیکن ایشان بوجه مختلف آن خدمت را پسند نمی کردند و تقریر خود بران خدمت نمی خواستند بدین وجه تا آخر سنه ۱۲۹۹ هجری ایشان بجاالت سابقه خود ماندند و در سنه ۱۳۰۰ هجری نواب مختار الملک مرحوم میخواستند که خدمتی اعلی تر از مددگاری خدمتی عطا فرمایند لیکن قبل از آنکه حسب اراده خود تجویز کنند ازین عالم فانی بعالم جاودانی رحلت کردند و موقعه ظهور را در آن اوشان نشد - بعد انتقال نواب مختار الملک مرحوم راجه راجایان چهارچند برادر بهادر پیشکار منصرم مبارک اللهام سرکار آصفیه مقرر شدند و ایشان در خواستی بالفاظ ذیل بخدمت ایشان پیش کردند -

بالفعل خدمتی بطور امتحان برای چندی سپرد فرموده شود تا کار گزار می خیر اندیش ملاخذه گردد - چونکه درین وقت صرف خدمت مددگاری معتقد صدر المہام کو تو الی خالی بود فوراً چهارچند بهادر بالفاظ ذیل بر چهار صدر و پیه ماهوار بران تقریر فرمودند -

فرزند اصغر مولوی محمد موید الدین خان صاحب مرحوم سابق معتد سرکار عالی
که قابلیت و لیاقت این عهده دارند و ذمی حوصله بوده اند -

و بقرط عنایت تخواه سابقه ایشان علی الشادوی بنام محمد نصیر الدین خان و محمد بشیر الدین خان هر دو
فرزندان ایشان بطور منصب جاری فرمودند - بعد چندی محکم نظامت کو توالی اصلاح قائم شد و نهم
صدر المام کو توالی تکفیف در آمد و ناظم کو توالی اصلاح کرنل لکھو صاحب سی - بیس - آلی - مقرر شدند
و ایشان بطور مدد کار ایشان در محکم نظامت کو توالی کار گزارانند بعد چندی بدینوجه که در محکم نظامت کو توالی
اصلاح جایز اوی برای ایشان نبود برای تقرر ایشان کرنل صاحب موصوف بالفاظ ذیل بتاریخ هشتم
ربیع الثانی ۱۳۰۲ هجری بمعتد صاحب اصلاح مصارف تحریر نمودند -

مولوی صاحب موصوف عالی خاندان و لایق و هوشیار و کار گزار متدین
بوده اند و از قوانین و ضوابط و کار دانی با سه صیغه عدالت مال کو توالی
بخوبی واقف اند و لیاقت ایجاد بی کار هر علاقه در نهاد ایشان موجود
پس دربر علاقه جانند و بیکه فراخور مولوی صاحب معز خالی باشند و در
امور خواهند فرمود -

درین اثنا چونکه انتظام جدید عدالت های صوبه غربی در پیش بود برای صدر منصفی انتخاب ایشان شد
و بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۳۰۲ هجری بر صدر منصفی در جبه اول با هواریجید رو سپید امور
گردیدند لیکن بدینوجه که قبل ازین کار کدای خدمت صیغه عدالت انجام نداده بودند اختیار سماعت
مرافعه بایشان عطا نشده بود - بعد چندی بتاریخ ۱۷ شهریور ۱۳۰۲ هجری فصلی از سرکار بالفاظ ذیل اختیار
سماعت مرافعه هم عطا شد -

چون از بیان ناظم عدالت صوبه غربی واضح شد که ناظم عدالت دیوانی
ضلع بیشر کار خود را به لیاقت و عمدگی بانصرام می رسانند و از حاصل نمودن
اختیار سماعت مرافعه تجاویز منصفین باطل مقدمات ضرورت رسیدن
نزد ناظم موصوف واقع شده آنها را هرج و مرج و تکلیف میشود و لهذا به ناظم
موصوف امثل دیگر نظام اختیار سماعت مرافعه داده شود -

درین اثنا از سرکار حکم تبدیل ایشان به ضلع دیگر شد و حافظ سید احمد رضا خان صاحب ناظم صدر عدالت
صوبه از عدالت العالیه بالفاظ ذیل سفارش تنسیخ تبدیل کردند -

ناظم عدالت دیوانی ضلع بیٹیر کی مدوح ولایت شخصوں اندو تا این وقت
چندان کہ فیصلہ جات ایشان بصیغہ مراغہ بنظر من کسب یدند بلحاظ آن
طریقه کارگزاری ایشان را پسندیده نوشتن میتوانم پس سفارش میکنم
کہ تبدل ایشان نگردد شود۔

بعد چندی بتاریخ ۳۱ تیر ۱۲۹۹ فصلی برای انتظام عدالتہای صوبہ شمالی ایشان برای صدر داری
عدالت منتخب شدند و بر صدر داری مامور گردیدند۔ صوبہ دار صاحب دو بہ ششمالی بلحاظ عمدہ
کارگزاری ایشان سفارش ایشان براسے ترقی بہر خدمت اولیٰ تعلق داری کردند۔
چون نسبت آن ذاب مدارالمہام رای صوبہ دار سابق ذاب مقتدر جنگ بہادر و ناظم صدر عدالت
صوبہ غربی کہ ایشان ماتحت ابن ہر دو حکام تازمانہ مانده بودند دریافت کردند و از مقتدر جنگ بہادر
بالفاظ ذیل رای ظاہر فرمودند۔

ذمانت و ہوشیاری و مستعدی ایشان قابل تسلیم است تا این وقت
چندان کہ ایافت عدالتی ایشان حاصل کردہ اند قابل قدر است اگرچہ
بصیغہ مال کار گزارانند امید است کہ بہ تجربہ کافی حاصل خواہند کرد۔
و حافظ سید احمد رضا خان صاحب بالفاظ ذیل اظہار راسے نمودند۔

در حکام عدالتہا سے صوبہ غربی ایشان لیاقت و رجہ اعلیٰ میدارند و
با این بردیانت ایشان ہم چندان وثوق میدارم کہ برویانتہ خود
و باعتبار تعلق عدالتی من صاف و بالیقین گفتن میتوانم کہ ایشان کار
تعلق داری بخوبی انجام دادند و باعتبار معاملہ فہمی و محنت
و مستعدی ایشان راسے من آنست کہ ایشان کار بصیغہ مالگزاری ہم
بخوبی انجام خواہند داد۔

ہنوز تصفیہ این کارروائی نشده بود کہ بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۲۹۹ ہجری ترقی ایشان بنیابت
مستعدی عدالت و کوتوالی برہنای کارگزاری و لیاقت ایشان گردید کہ درین اندو تا ہوا ہم بقدر
دو صد و پنجاہ روپیہ مالمانہ بود۔ برین خدمت سال گذشتہ بود کہ برہنای لیاقت و کارگزاری ایشان
عدالت اعلیٰ اختیار بہ ایشان برای خدمت نظامت صدر عدالت صوبہ غربی نمود و بعد منظوری
سرکار بتاریخ ۲۱ فروردی ۱۲۹۹ فصلی کار نظامت عدالت آغاز کرد و درین ہم ترقی مامور بقدر

در صدد نیاجا هر چه بود - غرض ما بهوار ایشان بکنز اگر گوید - چونکه ایشان در زمانه نیابت معتدسه
غیر معتد نواب معین المهام عدالت و نواب معین المهام کوتوالی بودند و وجه گذاشت خدمت
نیابت عنایت نامه که به ایشان نواب فخر الملک بهادر معین المهام عدالت تحریر فرمودند -
حسب ذیل است -

در عرصه قلیل هر قدر کار مددکاری معتد انصاحب انجام دادند آنرا
بنظر بسیار وقعت می نگریم و این غیور شه کانی کارگزاری دافعی و لیاقت
درجه اعلی و اعزاز خاندانی آن صاحب سست گویز علمدگی ایشان
ازین محکمات نسوس داریم - مگر با انجمنه برین امر انظار سست اتم و ضامنندی
تام خود می گفتم که ایشان از نیاجا ترقی علمیده میشوند و بر نظامت اوزنگ آباد
که در انجا بسیار ضرورت به شخص لایق بود ما مو کرده میشوند و نیز
از صیفه ماتحت من علمیده نمیشوند آئینده من از ترقی هر قسم
ایشان مسرور خواهم ماند چرا که من در انجام دهمی امور سرکاری
انصاحب را عهده داری مفید خیال میکنم -

و عنایت نامه که نواب شهاب جنگ بهادر معین المهام کوتوالی تحریر فرمودند اینست

تهدل آن هربان بر نظامت صوبه غزنی بعل آمده است و از محکمات
علمیده میشوند به سماعت این خبر اینجانب را بسیار تاسف
رو نمود - کار روانی لای آن هربان این قدر درست از نقص پاک بود
که اگر آن هربان معتد سرکار علاقه کوتوالی میشدند اینجانب می فهمید
که از چستی و چالاک و جفا کشی آن هربان بسیار مدد بمن میرسید و از
معتدی آن هربان دفتر کوتوالی بسیار درست می شد غیر اکنون چاره
نیست بجز اینکه آن هربان را از خود علمیده معاینه کنم مگر آن هربان
یقین دارند که کار روانی آن هربان آن قدر درست است که اگر اینجانب
هر روز بخور می همچو عمل آن هربان را یاد کنند سزاوارست بهر حال میخواهم که
آن هربان هر جا که باشند خوش باشند بلکه به ترقی اگر آئینده پیش من باز
کار گزار باشند موجب بسیار مسرت این جانب است -

چونکه حالت عدالتی صوبه غزنی قبل از تفرق ایشان بسیار خراب بود چون ایشان رسیدند بسیار اصلاحات نمودند که در عرصه قلیل ازان تغییر کثیر بهم رسید و حالت رو با صلاح گردید و حالت غیر منظمه باقی نماند بختم سال رپورت سال تمام قلمبند کرده برای ملاحظه سرکار فرستادند نواب مدارالمهام سرکار آصفیه بعد ملاحظه آن هر چه تحریر فرمودند حسب ذیل است

رپورت و لحسب ایشان رسید نواب مدارالمهام از محنت و قابلیت ایشان آنچه ازین رپورت ظاهر میشود نهایت مسرور شدند.

در اصل از ایشان همین امید است که در زمانه نظامت ایشان بیشتر ازین ترقی بنظر خواهد آمد.

چونکه بعضی حکام و صوبه غزنی سخت بد اعمال و رشوت خوار و ظالم بودند سید عبدالغفار خان صاحب اول تعلقات ضلع پربختی که مشاهره او یکزار روپیه بود سرگروه خالمان و رشوت خواران بود و بعد از آن منصفی نظام اعظم موسوم بحیات پیر حسنی منصف منگولی بود و بعد از آن خواجه کریم الدین خان صاحب صدر منصف پیر جفا شعار و رشوت خوار بود و بعد از آن نور خان تحصیلدار نرسی و رشوت خواری کمال داشت بعد از آن گو بعضی عمده داران بد اعمال بودند لیکن بدرجه انتهائی رسیدند ایشان بطرف این ظالمان اعظم متوجه شدند و فریادها سے رعایا شنیدند و بعد سعی بلیغ ایشان سید عبدالغفار خان و خواجه کریم الدین خان صاحب و نور خان و حیات پیر معزول شدند و ماسوا می حیات پیر نسبت او تجویز حبس و دام بعبور در یامی شور شد همه از خدمت موقوف گردیدند و از بعضی عمده داران اختیارات عدالتی مسلوب کرده شدند و بعضی اعمال از خدمت موقوف کرده شدند و پهنبت بعضی تنزل تجویز شد و اکثر اعمال و عمده داران از مقامات تعیناتی تبدیل کرده شدند ازین بر عمده داران و اعمال افر تمام شد و از مظالم و رشوت خواری اکثران بکلی اجتناب کردند و همه احتیاط تمام اختیار کردند چونکه درین صوبه بظلم و ستم اهل کوتوالی هم از حد فرو ن بود هر کسی را که میخواهند می گرفتند و در حراست خود تا مدت های دراز میداشتند و همه تهمانه های کوتوالی از مردمان پرباختند و بغیر ازین که حسب مرضی خود از آنها نه گیرند هرگز نمی گذاشتند ایشان بطرف اهل کوتوالی هم توجه نمودند چند عمده داران کوتوالی را سپرد عدالت خود جاری نمودند و چند عمده داران را سزا دادند چنانچه یک جمعه را که کوتوالی موسوم به موسی خان بود که در مظالم کیتای زمانه بود شانه فروشی را چوبی زده بود که استخوان و دست و پا شکسته و دست پیکار کرده دیده بود ایشان درین جرم احوال سزای قید بهشت ساله

دادند علی بن ابراهیم ای سخت به ملازمان کو توالی دادند و حکام عدالتیهای ماتحت خود را بطرف اسناد
مظالم کو توالی متوجه کردند و حکم دادند که اگر کدامی ملازم کو توالی کسی را بلامنتلوری عدالت زایدان
یکروز زیر حراست خود دارد و بر مقدمه حبس بیجا قایم کرده سزای قید دهند و ازین جمله ملازمان
کو توالی را مطلع کردند از آن روز تها نه های کو توالی ویران گردیدند و همیشه خالی بینمایند و اهل
کو توالی بر کسی سختی کردن نمیتوانند. علی بن ابراهیم احکامات باعث امن خلافت صادر کردند و بسیار
اصلاحات نمودند که بملاحظه رپورتهای ایشان مرتبه ششم ۱۲۹۹ و ششم ۱۳۰۰ و ششم ۱۳۰۱ فصلی نگاه
میشود و در حقیقت بمصر توجه و محنت که انتظام عدالت و کو توالی این صوبه نمودند قابل توفیق ثابت شد
و رعایای این صوبه که (۲۹۱۰۵۹۱) است از ایشان بسیار خوشنود و مدح است و شکر بیسیهای
ایشان میکنند و ایشان را به نیکی یاد می کنند و در زمان حکومت نظامت این صوبه قتی نواب الملام
نسبت ایشان الفاظ ذیل تخریر فرمودند -

قابلیت و دیانت و محنت ایشان چنان است که نسبت ایشان
گفتن میتوانم که عمده داری براسه کار عمده تر از ایشان
بهم شدن نمیتواند -

در نظامت ایشان چونکه زاریج ولی عهد شهنشاه روس قصب سیر غار با سس ایلوره کرد
که در اورنگ آباد مستقر صوبه ایشان است و از سرکار آصفیه نواب اقبال الدوله بهادر معین الملام
مال براسه استقبال او امور شدند چون به اورنگ آباد رسیدند و دفتر ایشان ملاحظه نمودند
بسیار مسرور گردیدند و معتقد دار الملام که همراه نواب صاحب بود الفاظ ذیل نسبت معاینه دفتر تخریر نمود
نواب معین الملام از معاینه دفتر ایشان نهایت مسرور شدند و در حقیقت بهر صفائی
و انتظام که دفتر و محافظ خانه عدالت ایشان است نهایت قابل اطمینان است
و اینجانب را بیشیت جوڈیشل سکریٹری چون این موقعه ملاحظه کار ایشان شده است
از آن در گفتن این امر قابل ندارم که خوش نصیبی سرکار است که همچو ایشان افسر
لائق بر کارهای چنین ذمه داری ماموراند -

بعد چند می نواب صاحب به نظر آید که متصل آن غارهای ایلوره اند تشریف بروند و از اینجا
ایشان را بذریعہ معتقد نوشتند که ایشان هم در اینجا آمده و استقبال و بعد شهنشاه روس
شریک باشند و تاقیام او در اینجا مقیم مانده از ملاقات او هم مشرف شوند و در طعام هر دو است

هم همراه او شریک باشند چنانچه ایشان تمیل حکم کردند و بروز تشریف آوری ولی عهد شهنشاه
بجمله آباد رسیده در استقبال شریک ماندند و از واز و وزیر و افسران فوج همراهمان او
ملاقات کردند و تا قیام او همراه او در طعام هر وقت شریک ماندند و در غارهای پلورده نیز
همسرا راه او رفتند و هر جا همسرا راه او ماندند - آن ولیمه بوجه وفات والد خود الحال شهنشاه
روس ست از آن نیز همراهمان او شان تدارک کامل میدادند - بعد چندی چون در عدالت العالیه
جای رکنی خالی شد تمامی ارکان و میر مجلس عدالت العالیه با اتفاق برای آن بوجه لیاقت و کارگزاری
و علم و استعداد این انتخاب ایشان نمودند و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت این انتخاب تاریخ
۲۴ - ربیع الثانی ۱۲۸۵ م منظور فرمودند و ایشان با هواری که هزار و پنجاه و پیر بر خدمت رکبیت
عدالت العالیه مامور گردیدند - و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت با الفاظ ذیل نسبت ایشان
راست ظاهر فرمودند -

ایشان در زمانه ابتدای وزارت اینجانب بر خدمت صدر مددکاری
عدالت و پیشانی مامور بودند بوجه لیاقت و کارگزاری از انجا که
مستد می عدالت ترقی دادند و بر خدمت مذکور به لیاقت و محنت
و دیانت که سرانجام و کار ماندن آن در حقیقت قابل قدر بود
درین اثنا حکام عدالت العالیه بابت آرا انتخاب ایشان برای نظامت
صوبه غزنی نمودند و آنرا منظور نموده ترقی دادند ایشان کار نظامت
هم بجهت بسیار و لیاقت تمام انجام دادند و در زمانه دوره چون دفتر
عدالت ملاحظه نمودم حالت آن نهایت عمره یافته و علی المومر عایا
و عمده داران را از ایشان خوشنود یافته و تعریف بهر قسم ایشان شنیده
خوشنود و شدم چون حکام عدالت العالیه بعد ازین برای رکبیت
عدالت العالیه انتخاب ایشان نمودند و نواب معین المهام عدالت
هم اتفاق کردند من هم منظور نمودم و چندان که از ارکان عدالت العالیه
و میر مجلسان عدالت العالیه و معتمدین خود نسبت ایشان شنیدم
همین بود که ایشان ذمی علم و فقیه و شایسته دان و لایق و دیانت دار
و تجربه کار و مفید حاکم عدالت اند -

براموری ایشان برکنیت عدالت العالیه زمانه نگذشته بود که اعلیٰ حضرت قوی شوکت
 رئیس دکن قصد ترمیم انتظام موجوده ملک فرمودند و ایشانرا بنرض مشاورت بطور
 خاص برای چندے شریک معتد خود مقرر کردند و بمشورہ ایشان انتظام جدید جاری
 گردید که در حقیقت نہایت مفید بود لیکن بمصالح مختلف ایشان زیادہ تر بران خدمت
 ماندن نہ پسندیدند و بعد چندے با جازت اعلیٰ حضرت بخدمت خود و رعدالت العالیه
 عود نمودند۔ نسبت کارگزاری و لیاقت و مفید ظالیق و ہر دل عزیز بودن ایشان
 کثیر التعداد و آرامی عمدہ داران و رعایا و تحریرات سرکار اند کہ بالتفصیل اندراج آن خالی
 از قلوب نیست و نیز بسیار حالات تفصیل طلب قابل ذکر اند کہ درین مختصر گنجایش نیست
 این ہمہ در سوانح عمری ایشان مندرج کردہ خواهند شد۔ ایشان با وجودیکہ ہمیشہ در کار
 سرکاری مشغول میمانند و فرصتی از کار ہای عمدہ خود نمی دارند و در کار سرکاری ہمہ تن
 مصروف میمانند تا ہم بوجہ آنکہ بعلوم بالطبع رغبت میدارند علل و علوم و فنیہ خود در علوم
 ادیان مختلف ہم مہایت کامل ہم رسانیدہ اند چنانچہ از علوم قدیمہ ہنود بخوبی واقف اند کہ
 کیفیت آن از رای مٹرو نکٹا چاری شاستری عدالت العالیہ ظاہر شدن میتواند کہ اکابر
 علمای ہنود بودند۔ و آن در ذیل مرقوم است۔

ایشان از علوم قدیمیہ اہل ہنود بخوبی واقف اند خصوصاً از برہم و دیائینی علم (تصوف)
 و فلسفہ و شاستری (فقه) و دیگر علوم راز ایشان عالم علم ویداند۔ ایشان ترجمہ
 (۱۳) اوپنشدینی راز مرسیتہ رک ویدو (۱۲) اوپنشد یج ویدو (۱۱) اوپنشد سام ویدو
 (۲۳) اوپنشد اترون ویدو۔ بزبان سلیس اردو بہ کمال لیاقت فرمودند۔ کہ مقابلہ آن
 از اصل سنسکرت نمودم و ہمہ ترجمہ ایشان صحیح و نہایت خوب یافتہ و حقیقت کتابی
 از وید شکل تر در کتب ہنود نیست مطالب آن از حد اوق و بعید الفہم اند لیکن ایشان
 بقوت علوم خود آن مشکلات را حل کردند و چنان ترجمہ فرمودند کہ از ان مطالب
 اسهل تر بہ فہم میرسند و ہیچ وقتی باقی نماندہ است ایشان از امور عبادات ہم واقفیتی
 تام میدارند و اکثر منتر و اشلوک ہچونہ تان ذی علم بر زبان میدارند۔ من بالیقین
 گفتن میتوانم کہ کد امی شخص در اہل اسلام با ہچو لیاقت شاستری و ویدوانی با واقفیت
 و بعلوم اہل ہنود ہم رسانیدن دشوار و در اہل ہنود کہ با سہولت و لیاقت و ہمت

جوشش یعنی علم نجوم و دیگر علوم قدیمیه مجموعاً لیاقتی که ایشان میدارند بمطابق آن در لایق بنده تان هنوز نهایت کم اشخاص خوا هستند بر دامن بطور منصفانه بالیقین گفتن میتوانم که در شاستر و علوم قدیمیه ایشان نهایت اعلی تر لیاقت میدارند و نیز با وجود قلت فرصت تا این زمان حسب ذیل کتب تالیف و تصانیف و ترجمه از اسنده دیگر کرده اند -

(۱) احاطه سنده - ترجمه فارسی مائت الفوائد عربی مولفه

علامه کمال الدین میری شافعی رحمه الله -

(۲) بحر الحکم - بزبان عربی - در علم کیمیا کتابت مبوط

(۳) تعلیم الفرائض - بزبان اردو - در علم شریعت

کتابت مختصر و جامع که ازان به سهولت تمام

جمع مسائل بعرضه تالیل معلوم میشوند -

(۴) فیض الوجود - بزبان اردو - در مسئله وحدت الوجود

کتابت که در آن جمیع مسائل موجود اند و تشریح

روح ب تفصیل تمام است در جمیع کتب تصوف برج

یافتن بسیار مشکل است زمین به سهولت تمام از همه

واقفیت حاصل شدن می تواند -

(۵) عمدة الافکار - بزبان اردو - در علم منطق کتابت

حاوی تمامی مسائل علم منطق که ازان فحیدر

همه مسائل پیچیده بسیار سهل است همه بهرا نیجه

در جمیع کتب منطق است ازین یک کتابت سهولت

تمام حاصل شدن می تواند -

(۶) محبوب القلوب - بزبان اردو - کتابت در علم

مناظره که به تشریح تمام مولف تحریر نموده است

از مطالب آن حصول مناظره بطور کامل ممکن است -

(۷) منظر الاسرار - بزبان اردو ترجمه سایل مندرج ذیل مصنفه

ارسطا الیتش که به سایل علم منطق اندک نهایت مفید است حصول علم

- (۱) ایسا غوجی (۲) ٹالطیغوریاس (۳) پارمانیاس
(۴) الولوطیتیا (۵) افولوطیقیا الشانی -
- (۸) فخر الافکار - بزبان اُردو - ترجمہ شرق و مشرق است
کہ کتاب عجیب است در علم منطق و نہایت مفید
کہ از فرمساوی بحر فی ترجمہ شدہ بود -
- (۹) طبعیات - بزبان اُردو - در طبعیات فلسفہ } این ہر سہ کتب قائم مقام اسفار اربعہ فلسفہ اند
(۱۰) علم النفس - " - در فلسفہ } صرف فرق انیت کہ مباحث غیر ضروری
(۱۱) الکیات - " - در فلسفہ } ساقط شدہ اند و ہمہ ضروری سایل سندرج اند -
- ازین کتاب ہمہ سایل مشککہ بہ سہولت تمام فہم میسرند
در فلسفہ صرف این کتاب کافی است -
- (۱۲) احادیث الصحاح - بزبان اُردو - در علم حدیث - این کتاب در علم حدیث کہ مؤلف ببحث
شاکہ ہمہ احادیث صحاح ستمہ باسقاط اسانید
و احادیث مکررہ بلحاظ اصنافین بترتیب خاص ہمہ یکجا
جمع کردہ است و چنین فہرست نامضبط نمودہ است
کہ حدیث ہر مضمونی کہ خواہند در لحظہ برآوردن میتوانند
و نیز ترجمہ ہم نہایت سلیس و صحیح کردہ است
این کتاب نہایت قابل قدر است کہ بعائنہ آن
بہر تمامی احادیث صحاح ستہ عمود میشود - و ہم معلوم میگردد
کہ ہر حدیث از صحاح ستہ در کدام کدام کتاب است -
- (۱۳) تفسیر القرآن - بزبان اُردو - در علم تفسیر - این ہم کتاب بیست کہ در ان ترجمہ قرآن ہم
نہایت سلیس و صحیح است - و تفسیر ہم نہایت
خوب است کہ بالاختصار مطالب بیان
کردہ است و چنین فہرستہا باین ملحق اند کہ
بلحاظ مضمون ہر مضمونے کہ خواہند در لحظہ
برآوردن میتوانند -

(۱۳) اثبات الحق سب زبان اُردو۔ ترجمہ شخصیت لبقال عربی مصنفہ خواجہ موبی الدین خان صاحب رحمہ اللہ

والد بزرگوار ایشان کی کتابیت عجیبے رونق داری کہ

جواب کتاب ایندم از علمای کسی نوشتن خود است این کتابی

بسیواسست و ترجمہ رونا و ناریت علی بن عمرہ قابل دیدست

(۱۵) رک وید اُردو۔ اُردو کتاب آسمانی اہل ہندو۔ ترجمہ نہایت سلیس

(۱۶) بحسروید اُردو۔ ولطیف و پاکیزہ است کہ از ان طلب بخوبی

(۱۷) شام وید اُردو۔ بہ خیم میرسد

(۱۸) اتھرو وید اُردو۔

(۱۹) سہ اوپنشد روک وید۔ اُردو کتاب علم تصوف اہل ہندوست۔

(۲۰) دوازده اوپنشد بجز وید

(۲۱) چھانڈوک اوپنشد سام وید

(۲۲) سی و سہ اوپنشد اتھرو وید

(۲۳) جاگیہ دلگیہ سمرتی کتاب علم فقہ اہل ہندوست۔

(۲۴) منو سمرتی

نذر کہ شجرہ حضرت آخوند صاحب از بلحاظ وعدہ مندرجہ ماوہ (۸۷) مناسب مینماید کہ شجرہ حضرت

حضرت آدم علیہ السلام تا انوقت آخوند صاحب قدس سرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام

بیان نموده از طبقہ حضرت آخون صاحب تفصیل الشیخاں بیان کنم۔ و شمار افراد ہر طبقہ علیحدہ علیحدہ

نمایم تا کہ افراد ہر طبقہ معلوم شوند۔ پس حضرت خواجہ شاہ مسعود الحسینی نقشبندی قدس سرہ از حضرت

آدم ابوالبشر علیہ السلام در طبقہ ہشتاد و ہفتم ظہور فرما شدہ اند افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از چار

نہشتند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از نہ نینسند و افراد طبقہ نودم زاید از ہشت یافتہ میشوند

و افراد طبقہ نود و یکم دہ اند و افراد طبقہ نود و دوم سہست اند و افراد طبقہ نود و سوم شصت

و سہ اند و افراد طبقہ نود و چہارم پنجاد و ہشت اند و شجرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام تا حضرت

خواجہ شاہ محمود الحسینی نقشبندی رحمہ اللہ بالتفصیل افراد ہر طبقہ حسب ذیل است۔

(۱) حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام (۲) شعیث علیہ السلام (۳) انوشیث

(۴) قینان (۵) حملائیل (۶) بیارد

(۹) لاک	(۸) ستو شلخ	(۷) اخنوخ
(۱۲) ار فخشند	(۱۱) سام	(۱۰) نوح
(۱۵) فالخ	(۱۳) فابز	(۱۳) شالخ
(۱۸) ناخور	(۱۴) شاروخ	(۱۶) ارغو
(۲۱) اسمعیل علیہ السلام	(۲۰) ابراہیم علیہ السلام	(۱۹) اذر
(۲۴) ثابت	(۲۳) حمل	(۲۲) قیذار
(۲۷) آوؤ	(۲۶) جمیع	(۲۵) سلامان
(۳۰) مَعَدَّ	(۲۹) عدنان	(۲۸) آو
(۳۳) الیاس	(۳۲) مضر	(۳۱) نزار
(۳۶) کنانہ	(۳۵) خزیمہ	(۳۴) مدرکہ
(۳۹) قمر	(۳۸) مالک	(۳۷) نضر
(۴۲) کعب	(۴۱) لوس	(۴۰) غالب
(۴۵) قصی	(۴۴) کلاب	(۴۳) مرہ
(۴۸) عبد المطلب	(۴۷) ہاشم	(۴۶) عبد مناف
(۵۱) حضرت امام حسن اولی علیہ التحیہ	(۵۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ	(۴۹) ابی طالب
(۵۴) حضرت اویس اولی	(۵۳) حضرت عبد اللہ اولی	(۵۲) حضرت امام الشیخ حرر اللہ
(۵۷) عبد اللہ ثانی	(۵۶) احمد	(۵۵) عمر
(۶۰) علی	(۵۹) حمود	(۵۸) محمود
(۶۳) عکر	(۶۲) یحییٰ	(۶۱) ناصر الدین الحسنی
(۶۶) سید طاہر	(۶۵) سید طیب	(۶۴) اویس ثانی
(۶۹) سید اسمعیل غوری	(۶۸) سید محمد علی ثانی	(۶۷) نواب ابوالقاسم الحسنی
(۷۲) سید عبد اللہ الحسنی	(۷۱) سید شہاب الدین غوری	(۷۰) سید عبد الرحمن غوری
(۷۵) سید حافظ عبد الغفور	(۷۴) سید ولانا محمد صالح الحسنی	(۷۳) سید ولانا عبد المجید الحسنی
(۷۸) سید برہان الدین احمد	(۷۷) سید فی الدین نقشبندی	(۷۶) عبد الرزاق
الحسنی	معروف بابی بکر عبد اللہ الحسنی	الحسنی
(۸۱) سید نور الدین علی	(۸۰) سید غوث الدین آل صفی	(۷۹) سید نور الدین احمد
الحسنی	خفوی الحسنی	الحسنی
(۸۴) سید ابی کمال محمد الحسنی	(۸۳) سید قوۃ الدین محمد الحسنی نقشبندی	(۸۲) سید ابی زکریا حسن الحسنی
(۸۷) سید شاہ مسعود الحسنی	(۸۶) سید ابی سعید محمود الحسنی	(۸۵) سید ابی نصر بلخی الحسنی

و تہ تیغ جو خاندان حضرت معراج میں تفصیل افزا نسبت مختصر حالات افزا میں شجرہ بعد ازین ورق علیہ منضبط است

شجرہ	تفصیل	نام شخص	تفصیل	نام شخص	تفصیل	شجرہ
۸۸	الف	۱	خواجہ برادر الدین خان رحمہ	۲۵	ب	خواجہ شہید الدین خان
	ب	۲	شیخ الاسلام خورشید اسلام	۲۶	ج	خواجہ محمد الدین خان
	ج	۳	ملا خواجہ عبدالکریم	۲۷	د	خواجہ عزیز الدین خان
	د	۴	خواجہ محمد ابراہیم	۲۸	هـ	محمد الدین خان
۸۹	الف	۵	خواجہ جلیل الدین خان	۲۹	و	خواجہ سید کمال الدین
	ب	۶	دختر	۳۰	ز	احمد شاہ
	ج	۷	دختر	۳۱	ح	دختر
	د	۸	وحید الدین خان	۳۲	ط	دختر
	هـ	۹	فرید الدین خان	۳۳	ی	دختر
	و	۱۰	دختر	۳۴	ک	دختر
	ز	۱۱	دختر	۳۵	ل	مولوی سید الدین خان
	ح	۱۲	دختر	۳۶	م	دختر
	ط	۱۳	محمد رضا	۳۷	ن	مولا خواجہ بوذرجمیہ خان
۹۰	الف	۱۴	بہار الدین خان	۳۸	ی	مولا خواجہ سلیم الدین خان
	ب	۱۵	صمد الدین خان	۳۹	ک	خواجہ حیدر الدین خان
	ج	۱۶	دختر	۴۰	ل	خواجہ رفیع الدین خان
	د	۱۷	امین الدین خان	۴۱	م	دختر
	هـ	۱۸	دختر	۴۲	ن	دختر
	و	۱۹	معین الدین خان	۴۳	ی	دختر
	ز	۲۰	خواجہ اکبر	۴۴	ح	دختر
	ح	۲۱	دختر	۴۵	ط	دختر
۹۱	الف	۲۲	دختر	۴۶	ی	راجہ یوسف علی خان
	ب	۲۳	خواجہ نجم الدین خان	۴۷	ک	سید محمد شاہ
	ج	۲۴	خواجہ حسن الدین خان	۴۸	ل	سید احمد شاہ

ردیف	تفصیل بنام	نام اشخاص	تعداد افراد	تعداد افراد	ردیف	تفصیل بنام	نام اشخاص	تعداد افراد	تعداد افراد
۱	دختر	دختر	۵	۵	۱۰	دختر	دختر	۵	۵
۲	سید سید الله شاه	دختر	۶	۶	۱۱	دختر	دختر	۶	۶
۳	غلام شاه	غلام الله شاه	۷	۷	۱۲	دختر	دختر	۷	۷
۴	دختر	دختر	۸	۸	۱۳	دختر	دختر	۸	۸
۵	دختر	دختر	۹	۹	۱۴	دختر	دختر	۹	۹
۶	دختر	دختر	۱۰	۱۰	۱۵	دختر	دختر	۱۰	۱۰
۷	دختر	دختر	۱۱	۱۱	۱۶	دختر	دختر	۱۱	۱۱
۸	دختر	دختر	۱۲	۱۲	۱۷	دختر	دختر	۱۲	۱۲
۹	دختر	دختر	۱۳	۱۳	۱۸	دختر	دختر	۱۳	۱۳
۱۰	دختر	دختر	۱۴	۱۴	۱۹	دختر	دختر	۱۴	۱۴
۱۱	دختر	دختر	۱۵	۱۵	۲۰	دختر	دختر	۱۵	۱۵
۱۲	دختر	دختر	۱۶	۱۶	۲۱	دختر	دختر	۱۶	۱۶
۱۳	دختر	دختر	۱۷	۱۷	۲۲	دختر	دختر	۱۷	۱۷
۱۴	دختر	دختر	۱۸	۱۸	۲۳	دختر	دختر	۱۸	۱۸
۱۵	دختر	دختر	۱۹	۱۹	۲۴	دختر	دختر	۱۹	۱۹
۱۶	دختر	دختر	۲۰	۲۰	۲۵	دختر	دختر	۲۰	۲۰
۱۷	دختر	دختر	۲۱	۲۱	۲۶	دختر	دختر	۲۱	۲۱
۱۸	دختر	دختر	۲۲	۲۲	۲۷	دختر	دختر	۲۲	۲۲
۱۹	دختر	دختر	۲۳	۲۳	۲۸	دختر	دختر	۲۳	۲۳
۲۰	دختر	دختر	۲۴	۲۴	۲۹	دختر	دختر	۲۴	۲۴
۲۱	دختر	دختر	۲۵	۲۵	۳۰	دختر	دختر	۲۵	۲۵
۲۲	دختر	دختر	۲۶	۲۶	۳۱	دختر	دختر	۲۶	۲۶
۲۳	دختر	دختر	۲۷	۲۷	۳۲	دختر	دختر	۲۷	۲۷
۲۴	دختر	دختر	۲۸	۲۸	۳۳	دختر	دختر	۲۸	۲۸
۲۵	دختر	دختر	۲۹	۲۹	۳۴	دختر	دختر	۲۹	۲۹
۲۶	دختر	دختر	۳۰	۳۰	۳۵	دختر	دختر	۳۰	۳۰
۲۷	دختر	دختر	۳۱	۳۱	۳۶	دختر	دختر	۳۱	۳۱
۲۸	دختر	دختر	۳۲	۳۲	۳۷	دختر	دختر	۳۲	۳۲
۲۹	دختر	دختر	۳۳	۳۳	۳۸	دختر	دختر	۳۳	۳۳
۳۰	دختر	دختر	۳۴	۳۴	۳۹	دختر	دختر	۳۴	۳۴
۳۱	دختر	دختر	۳۵	۳۵	۴۰	دختر	دختر	۳۵	۳۵
۳۲	دختر	دختر	۳۶	۳۶	۴۱	دختر	دختر	۳۶	۳۶
۳۳	دختر	دختر	۳۷	۳۷	۴۲	دختر	دختر	۳۷	۳۷
۳۴	دختر	دختر	۳۸	۳۸	۴۳	دختر	دختر	۳۸	۳۸
۳۵	دختر	دختر	۳۹	۳۹	۴۴	دختر	دختر	۳۹	۳۹
۳۶	دختر	دختر	۴۰	۴۰	۴۵	دختر	دختر	۴۰	۴۰
۳۷	دختر	دختر	۴۱	۴۱	۴۶	دختر	دختر	۴۱	۴۱
۳۸	دختر	دختر	۴۲	۴۲	۴۷	دختر	دختر	۴۲	۴۲
۳۹	دختر	دختر	۴۳	۴۳	۴۸	دختر	دختر	۴۳	۴۳
۴۰	دختر	دختر	۴۴	۴۴	۴۹	دختر	دختر	۴۴	۴۴
۴۱	دختر	دختر	۴۵	۴۵	۵۰	دختر	دختر	۴۵	۴۵
۴۲	دختر	دختر	۴۶	۴۶	۵۱	دختر	دختر	۴۶	۴۶
۴۳	دختر	دختر	۴۷	۴۷	۵۲	دختر	دختر	۴۷	۴۷
۴۴	دختر	دختر	۴۸	۴۸	۵۳	دختر	دختر	۴۸	۴۸
۴۵	دختر	دختر	۴۹	۴۹	۵۴	دختر	دختر	۴۹	۴۹
۴۶	دختر	دختر	۵۰	۵۰	۵۵	دختر	دختر	۵۰	۵۰
۴۷	دختر	دختر	۵۱	۵۱	۵۶	دختر	دختر	۵۱	۵۱
۴۸	دختر	دختر	۵۲	۵۲	۵۷	دختر	دختر	۵۲	۵۲
۴۹	دختر	دختر	۵۳	۵۳	۵۸	دختر	دختر	۵۳	۵۳
۵۰	دختر	دختر	۵۴	۵۴	۵۹	دختر	دختر	۵۴	۵۴
۵۱	دختر	دختر	۵۵	۵۵	۶۰	دختر	دختر	۵۵	۵۵
۵۲	دختر	دختر	۵۶	۵۶	۶۱	دختر	دختر	۵۶	۵۶
۵۳	دختر	دختر	۵۷	۵۷	۶۲	دختر	دختر	۵۷	۵۷
۵۴	دختر	دختر	۵۸	۵۸	۶۳	دختر	دختر	۵۸	۵۸
۵۵	دختر	دختر	۵۹	۵۹	۶۴	دختر	دختر	۵۹	۵۹
۵۶	دختر	دختر	۶۰	۶۰	۶۵	دختر	دختر	۶۰	۶۰
۵۷	دختر	دختر	۶۱	۶۱	۶۶	دختر	دختر	۶۱	۶۱
۵۸	دختر	دختر	۶۲	۶۲	۶۷	دختر	دختر	۶۲	۶۲
۵۹	دختر	دختر	۶۳	۶۳	۶۸	دختر	دختر	۶۳	۶۳
۶۰	دختر	دختر	۶۴	۶۴	۶۹	دختر	دختر	۶۴	۶۴
۶۱	دختر	دختر	۶۵	۶۵	۷۰	دختر	دختر	۶۵	۶۵
۶۲	دختر	دختر	۶۶	۶۶	۷۱	دختر	دختر	۶۶	۶۶
۶۳	دختر	دختر	۶۷	۶۷	۷۲	دختر	دختر	۶۷	۶۷
۶۴	دختر	دختر	۶۸	۶۸	۷۳	دختر	دختر	۶۸	۶۸
۶۵	دختر	دختر	۶۹	۶۹	۷۴	دختر	دختر	۶۹	۶۹
۶۶	دختر	دختر	۷۰	۷۰	۷۵	دختر	دختر	۷۰	۷۰
۶۷	دختر	دختر	۷۱	۷۱	۷۶	دختر	دختر	۷۱	۷۱
۶۸	دختر	دختر	۷۲	۷۲	۷۷	دختر	دختر	۷۲	۷۲
۶۹	دختر	دختر	۷۳	۷۳	۷۸	دختر	دختر	۷۳	۷۳
۷۰	دختر	دختر	۷۴	۷۴	۷۹	دختر	دختر	۷۴	۷۴
۷۱	دختر	دختر	۷۵	۷۵	۸۰	دختر	دختر	۷۵	۷۵
۷۲	دختر	دختر	۷۶	۷۶	۸۱	دختر	دختر	۷۶	۷۶
۷۳	دختر	دختر	۷۷	۷۷	۸۲	دختر	دختر	۷۷	۷۷
۷۴	دختر	دختر	۷۸	۷۸	۸۳	دختر	دختر	۷۸	۷۸
۷۵	دختر	دختر	۷۹	۷۹	۸۴	دختر	دختر	۷۹	۷۹
۷۶	دختر	دختر	۸۰	۸۰	۸۵	دختر	دختر	۸۰	۸۰
۷۷	دختر	دختر	۸۱	۸۱	۸۶	دختر	دختر	۸۱	۸۱
۷۸	دختر	دختر	۸۲	۸۲	۸۷	دختر	دختر	۸۲	۸۲
۷۹	دختر	دختر	۸۳	۸۳	۸۸	دختر	دختر	۸۳	۸۳
۸۰	دختر	دختر	۸۴	۸۴	۸۹	دختر	دختر	۸۴	۸۴
۸۱	دختر	دختر	۸۵	۸۵	۹۰	دختر	دختر	۸۵	۸۵
۸۲	دختر	دختر	۸۶	۸۶	۹۱	دختر	دختر	۸۶	۸۶
۸۳	دختر	دختر	۸۷	۸۷	۹۲	دختر	دختر	۸۷	۸۷
۸۴	دختر	دختر	۸۸	۸۸	۹۳	دختر	دختر	۸۸	۸۸
۸۵	دختر	دختر	۸۹	۸۹	۹۴	دختر	دختر	۸۹	۸۹
۸۶	دختر	دختر	۹۰	۹۰	۹۵	دختر	دختر	۹۰	۹۰
۸۷	دختر	دختر	۹۱	۹۱	۹۶	دختر	دختر	۹۱	۹۱
۸۸	دختر	دختر	۹۲	۹۲	۹۷	دختر	دختر	۹۲	۹۲
۸۹	دختر	دختر	۹۳	۹۳	۹۸	دختر	دختر	۹۳	۹۳
۹۰	دختر	دختر	۹۴	۹۴	۹۹	دختر	دختر	۹۴	۹۴
۹۱	دختر	دختر	۹۵	۹۵	۱۰۰	دختر	دختر	۹۵	۹۵

ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام شخص	تذکره	ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام شخص	تذکره
۵	۱۰۱	۳	نذیر الدین خان	م	۵	۱۰۱	۳	نذیر الدین خان	م
۴	۱۰۲	۴	رشید الدین خان	ن	۴	۱۰۲	۴	رشید الدین خان	ن
۳	۱۰۳	۵	غلام عوثره خان	س	۳	۱۰۳	۵	غلام عوثره خان	س
۲	۱۰۴	۱	دختر	ع	۲	۱۰۴	۱	دختر	ع
۳	۱۰۵	۲	رفیع الدین خان	د	۳	۱۰۵	۲	رفیع الدین خان	د
۴	۱۰۶	۳	دختر	ص	۴	۱۰۶	۳	دختر	ص
۵	۱۰۷	۴	ایمان الدین خان	ق	۵	۱۰۷	۴	ایمان الدین خان	ق
۶	۱۰۸	۵	مجل حسین	ح	۶	۱۰۸	۵	مجل حسین	ح
۷	۱۰۹	۶	دختر		۷	۱۰۹	۶	دختر	
۸	۱۱۰	۷	صدر الدین	س	۸	۱۱۰	۷	صدر الدین	س
۹	۱۱۱	۸	قادر		۹	۱۱۱	۸	قادر	
۱۰	۱۱۲	۹	مصطفی	ش	۱۰	۱۱۲	۹	مصطفی	ش
۱۱	۱۱۳	۱۰	احمد شاه		۱۱	۱۱۳	۱۰	احمد شاه	
۱۲	۱۱۴	۱۱	ولی شاه		۱۲	۱۱۴	۱۱	ولی شاه	
۱۳	۱۱۵	۱۲	دختر		۱۳	۱۱۵	۱۲	دختر	
۱۴	۱۱۶	۱۳	سید احمد خان		۱۴	۱۱۶	۱۳	سید احمد خان	
۱۵	۱۱۷	۱۴	سید محمد خان		۱۵	۱۱۷	۱۴	سید محمد خان	
۱۶	۱۱۸	۱۵	دختر		۱۶	۱۱۸	۱۵	دختر	
۱۷	۱۱۹	۱۶	جمید الدین خان		۱۷	۱۱۹	۱۶	جمید الدین خان	
۱۸	۱۲۰	۱۷	سعید الدین خان		۱۸	۱۲۰	۱۷	سعید الدین خان	
۱۹	۱۲۱	۱۸	ریاض الدین خان		۱۹	۱۲۱	۱۸	ریاض الدین خان	
۲۰	۱۲۲	۱۹	احمد الدین خان		۲۰	۱۲۲	۱۹	احمد الدین خان	
۲۱	۱۲۳	۲۰	عظمت الله خان		۲۱	۱۲۳	۲۰	عظمت الله خان	
۲۲	۱۲۴	۲۱	دختر		۲۲	۱۲۴	۲۱	دختر	
۲۳	۱۲۵	۲۲	نصیر الدین خان		۲۳	۱۲۵	۲۲	نصیر الدین خان	
۲۴	۱۲۶	۲۳	بشیر الدین خان		۲۴	۱۲۶	۲۳	بشیر الدین خان	

ردیف	تفصیل لقب	شماره از اول طبقه	نام اشخاص	تذکره اشخاص	ردیف	تفصیل لقب	شماره از اول طبقه	نام اشخاص	تذکره اشخاص
۲	۱۵۳	سید شاه	غلام محی الدین	۲	۱۴۳	غلام محی الدین	۲	۱۴۳	غلام محی الدین
۳	۱۵۴	حسین شاه	دختر	۳	۱۴۴	دختر	۳	۱۴۴	دختر
۴	۱۵۵	حسن	دختر	۴	۱۴۵	دختر	۴	۱۴۵	دختر
۵	۱۵۶	قاسم	سید غریب الله	۵	۱۴۶	سید احمد شاه	۵	۱۴۶	سید احمد شاه
۶	۱۵۷	دختر	سید غلام	۶	۱۴۷	سید غلام	۶	۱۴۷	سید غلام
۷	۱۵۸	سید حسین شاه	سید غلام مصطفی	۷	۱۴۸	سید غلام مصطفی	۷	۱۴۸	سید غلام مصطفی
۸	۱۵۹	سید غلام شاه	سید محمد شاه	۸	۱۴۹	سید محمد شاه	۸	۱۴۹	سید محمد شاه
۹	۱۶۰	سید سلام شاه	دختر	۹	۱۵۰	دختر	۹	۱۵۰	دختر
۱۰	۱۶۱	دختر	علی شاه	۱۰	۱۵۱	دختر	۱۰	۱۵۱	دختر
۱۱	۱۶۲	دختر		۱۱	۱۵۲	دختر	۱۱	۱۵۲	دختر

مختصر حالات اصحاب شجره تفصیلی مذکورہ بالا

- (۱) دروفعات ۴ و ۵ کتاب مذکورہ ایشان است -
- (۲) از حالات ایشان تمام کتاب مملوست -
- (۳) دروفعات ۶ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان است -
- (۴) دروفعات ۱۱ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان است -
- (۵) دروفعه ۱۳ - تذکرہ ایشان است -
- (۶) از خواجہ محمد عمر الخاظم بوحید الدین خان منسوب شدند و در دہلی بمقبرہ حضرت باقی باشند مدفون گردیدند قبر از سنگ باسی کنکرہ وارست -
- (۷) از علامہ عبدالخالط بفرید الدین خان منسوب شدند -
- (۸) در مقبرہ حضرت خواجہ باقی باشند صاحب بہ شہر دہلی بقاصلاہ صدقہم طرف مشرق از مزار حضرت آسودہ اند قبر از سنگ باسی است -
- (۹)
- (۱۰) از سید خواجہ افضل صاحب منسوب شدند کہ فرزند خواجہ قابل بیگ خان صاحب فرزند سید باقی صاحب کاغذی بودند کہ از خاندان عالی و اکابر شہر بودند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۱) از خواجہ محمد سالم منسوب شدند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند -
- (۱۲)
- (۱۳) یک دختر داشت کہ از سید عبدالنبی کتخدا شدہ و لا ولد فوت شدہ در نو شہرہ مدفون است -
- (۱۴) در خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب مدفون اند -
- (۱۵) در طلب مشہور بودند در بنارس لا ولد فوت شدند و در اینجا مدفون اند -
- (۱۶) از حکیم سیف الدین احمد خان منسوب شدند -
- (۱۷) از قمر النساء معروف بی زینب صاحبہ منسوب شدند و در بنارس منتقال کردہ در اینجا مدفون شدند -

- (۱۸) از مرزا کمال الدین بیگ خان بن عطاء الدین بیگ خان منسوب شدند۔
- (۱۹) از نیاز می بیگم همشیره مرزا اسیتا بیگ کو تو ال لکھنؤ منسوب شدند و در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۰) در ۱۵۰۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۲۵ هجری انتقال کردند و در عمر ۶۵ سال در مقبره آخون صاحب مدفون شدند از دختر سید قاسم شاه صاحب منسوب بودند و در مدینه حضرت آخون صاحب بطریقه نقشبندیہ بودند۔
- (۲۱) بہ خواجہ خیر اللہ صاحب منسوب بودند در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند۔ (۲۲)
- (۲۳) لا ولد در بنارس انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۴) " " " " (۲۵) بتاریخ ۸ محرم ۱۲۳۰ هجری در دہلی انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون گردیدند۔
- (۲۶) در لکھنؤ مدفون اند۔
- (۲۷) لا ولد انتقال کردند۔
- (۲۸) در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۹) در ۱۵۰۰ هجری تولد شدند و بتاریخ ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۸۰ هجری انتقال فرمودند بطریقه نقشبندیہ مرید محی الدین صاحب بودند تاریخ وفات (شیخ دین بنی کمال الدین) در مقبره کامل بیگ مدفون اند۔
- (۳۰) بعمر سی سال بعد کدخدائی لا ولد انتقال کرد۔
- (۳۱) در کشمیر بمقبره لکھا مدفون اند۔
- (۳۲) از رفیع الدین خان بن مجید الدین خان منسوب شدند و در بنارس مدفون گردیدند۔ (۳۳)
- (۳۴) خسر سال انتقال کردند و در دہلی برسنہری مسجد مدفون اند۔
- (۳۵) در رامپور انتقال کردند و در اسجا مدفون گردیدند۔ مفتی ریاست رام پور بودند۔

(۳۶) در مهر ۱۲۰۳ نزد برادر خود مولوی موید الدین خان رفته بودند و در آنجا علیل گردیده انتقال نمودند و در آنجا مدفون اند.

(۳۷) در حیدرآباد و کن به عهده معتمدی مدارالمهام مامور بودند و در آنجا بیمار شدند و بتاریخ ۱۸ شعبان ۱۲۰۳ هجری انتقال کردند و در مقبره یوسف صاحب شریف صاحب مدفون اند.

(۳۸) بتاریخ یکم رجب ۱۲۰۳ هجری تولد شدند و در ۱۲۰۳ هجری انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجه باقی باشند مدفون گردیدند.

(۳۹) در لکهنو مدفون اند.

(۴۰) در بنارس مدفون اند.

(۴۱) در لکهنو مدفون اند.

(۴۲)

(۴۳)

(۴۴)

(۴۵)

(۴۶) در لکهنو انتقال کردند.

(۴۷) در ۱۲۰۳ هجری تولد شدند و در ۱۲۰۳ هجری بتاریخ ۵ شوال ۱۲۰۳ هجری انتقال کردند و در مقبره آخون صاحب مدفون اند.

(۴۸) بهمر ۱۲۰۳ سال در ۱۲۰۳ هجری در ماه ربیع الاول انتقال کردند و در ۱۲۰۳ هجری تولد ایشانست بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۴۹) ناگزیر از اول فوت شدند و در ۱۲۰۳ هجری تولد شدند و در ۱۲۰۳ هجری انتقال کردند بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۵۰) بتاریخ ۲ شوال ۱۲۰۳ هجری روز دوشنبه تولد شدند و بتاریخ ۶ جمادی الثانی ۱۲۰۳ هجری انتقال کردند و در خانقاه مرزا کامل بیگ صاحب مدفون گردیدند.

(۵۱) در ۱۲۰۳ هجری تولد شدند و بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۲۰۳ هجری بروز پنجشنبه انتقال نمودند و بمقبره شیخ بهاء الدین صاحب گنج بخش مدفون گردیدند.

(۵۲)

(۵۳) در علاقه الور در تکیه مدفون اند.

(۵۴) در سال ۱۱۰۰ هجری در دہلی انتقال کردند از سید شیعہ محمد خاں صاحب شخص عالی خاندان منسوب بودند در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب مدفون شدند.

(۵۵) در دہلی در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند از سید قاضی حسین بن حیات النساہیکم منسوب بودند در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۶) از دختر مولوی سلیم الدین خان مسماست بستی بیگم عقد کردند و در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند و در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۷) در حبیب پور مستقل اقامت میدارند و طبابت میکنند مشہور طبیب اند.

(۵۸) بہر ہفت سال در دہلی انتقال کرده در خانقاہ حضرت باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۹) در خمد سالی بمقام اکبر آباد انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید.

(۶۰) در خمد سالی بمقام کلکتہ انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید.

(۶۱) در خمد سالی بمقام دہلی انتقال کرد و بن خانقاہ حضرت باقی باللہ مدفون شد.

(۶۲) "

(۶۳) از دختر خواجہ ابوالحسن عقد کردند و در حیدر آباد دکن بصیغہ الگنزاری ملازم اند.

(۶۴) از خدمت انشد خاں صاحب علومی کہ مرد عالی خاندان اند منسوب شدند و ہمراہ شوہر خود در حیدر آباد دکن مقیم اند شوہر ایشان بر خدمت معزز ماہورست.

(۶۵) یک دختر گزاشته در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند و در دہلی مدفون شدند.

(۶۶) در حیدر آباد و معتد مدار المہام علاقہ عدالت و کوتوالی بودند و عالم علوم و قبل از انتقال خود با صراحت تمام خدمت گذار شتہ چند سال تارک الدنیا ماندند و بتاریخ ۱۴ رمضان سنہ ۱۱۰۰ ہجری انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند.

(۴۸) در خرداد سال درویشی انتقال کرده و مقبره خواجه باقی بالله نزد قبر مادر خود مدفون شدند.

(۷۰) در خضر و سالی انتقال کرده در مهرش مدفون گردید.

(۷۲) بہ حمید الدین خان بنسویب شہنشاہِ دہلی موجود اندر۔

“ “ “ “ “ (64)

(۷۶) جنس و سال انتقال کرد و در خانقاه خواجہ باقی باشندہ فون گردید۔

(۷۸) در خاندان عالی و نجیب عقد شده بود لیکن در شهر نارس لاوله انتقال کردند و در اینجا مدفون گردیدند۔

(۷۹) در شهر کهنه انتقال کردند و در اینجا مدفون گردیدند۔

(A)

(A)

(AP)

(44)

(14)

(nr)

(40)

103

(A4)

(16)

(۸۸)

(۸۹)

(۹۰)

(۹۱)

(۹۲)

(۹۳)

(۹۴)

(۹۵)

(۹۶)

(۹۶) بتاریخ ۵ اردیبهشت ۱۲۳۵ هـ تولد شده بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۲۳۶ هـ انتقال کرد در خانقاه آخون صاحب مدفون گردید.

(۹۷) بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۳۵ هـ تولد شد و در ۲۹ ۱۲۳۵ هـ از وبا فوت گردید در خانقاه آخون صاحب مدفون است.

(۹۸) بتاریخ ۴ محرم ۱۲۳۵ هـ تولد شدند از اسلام صاحب فرزند شیخ عمر خلف حاجی عبدالسلام صاحب منسوب شدند و بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۲۳۵ هـ انتقال کردند و در مقبره حاجی عبدالسلام صاحب بمکه عالی مدفون گردیدند.

(۱۰۰) در ۲۳ ۱۲۳۵ هـ هجری تولد شده از احمد شاه مرحوم عقد شده در ۲۵ ۱۲۳۵ هـ انتقال کردند و در لکها مدفون گردیدند.

(۱۰۱) در ۲۳ ۱۲۳۵ هـ تولد شده از میر مختار شاه منسوب شدند و در ۱۳ ۱۲۳۵ هـ انتقال کردند بتاریخ بیستم ذیحجه و در مقبره بهاء الدین صاحب مدفون گردیدند.

(۱۰۲) بتاریخ چهارم محرم ۱۲۳۵ هـ تولد شدند و در ۲۳ ۱۲۳۵ هـ انتقال کردند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند.

(۱۰۳) بتاریخ ۲۴ شعبان ۱۲۳۵ هـ هجری یوم جمعه تولد شدند و در ۲۹ ۱۲۳۵ هـ انتقال فرمودند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند و مرید والد خود در طریقه قائم بودند.

- (۱۰۲) بتاریخ هفدهم شعبان ۹۹۵ هـ تولد شدند -
- (۱۰۵) بتاریخ غره ربیع الاول ۹۹۵ هـ تولد شدند و در ۱۳۰ هـ انتقال کردند در مقبره مرزا اکمال الدین مدفون گردیدند -
- (۱۰۶) بتاریخ غره شوال ۱۰۰۰ هـ تولد شد -
- (۱۰۷) بتاریخ دوم رمضان ۱۰۰۰ هـ تولد شد -
- (۱۰۸) بتاریخ ۲۶ شعبان ۱۰۰۰ هـ تولد شد و در ۱۳۰ هـ فوت گردید و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشان مدفون گردید -
- (۱۰۹) بتاریخ ۱۸ شوال ۱۰۰۰ هـ تولد شد و در ۱۳۰ هـ فوت گردید و از سید حمید الله شاه صاحب شوب و بنده و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشان مدفون گردیدند -
- (۱۱۰) بتاریخ ۲۲ ذیحجه ۱۰۰۰ هـ تولد شد از حضرت یوسف صاحب شوب گویه و بتاریخ ۱۷ اجادی الاول ۱۰۰۰ هـ انتقال کرده در مقبره کامل بیگ صاحب متصل قبر والده خود مدفون گردیدند -
- (۱۱۱) بتاریخ ۵ شوال ۱۰۰۰ هـ تولد شدند -

(۱۱۲)

- (۱۱۳) از احمد صاحب عقد گردید و بعد از آن انتقال کرد و در کشمیر مدفون است -
- (۱۱۴) مفقود الحجز گردید -
- (۱۱۵) در دہلی نزد والد خود موجود اند -
- (۱۱۶) نهایت ذی علم و لائق و خلیق متصف باوصاف حمیده و در سرکار آصفیه کامیاب بامتحان و کالت درجه اول و تا چندی منتظم دفتر رئیس حیدر آباد بود و خود مستغنی شده کار و کالت آغاز کرد نهایت خوشحالی نیکو سیرت و ازین جوان زیرک بسیار امید است و یقین است که اشهرترین اهل دنیا و دین خواهد شد در ملک او کن میماند -

- (۱۱۷) نهایت سلیم الطبع و خوش خصال عابد و زاهد و نیک بخت است در دہلی سکونت میدارد -
- (۱۱۸) از احسان الرحمن خان صاحب برادر حقیقی مولوی عنایت الرحمن خان صاحب دہلی کشن انعام سرکار آصفیه حیدر آباد که مرد شریف و نجیب بودند شوب بودند نهایت

شریعت الحنفی و نیک خو و زکی و پابند صوم و صلوة بودند در مرض ولادت انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند۔

(۱۱۹) در دہلی نزد والدہ خود موجود اند معمولی نوشت و خواندہ سیم بخوبی نمیدانند۔ و اطوار و افعال ایشان نادرست اند امید اصلاح کم است۔

(۱۲۰) در دہلی نزد والدہ خود اند و طرف الکتاب علم توحسہ میدارند و امید است کہ متوسط معلومات حاصل کنند۔

(۱۲۱) خسر و سال است و ہمراہ والد خود و رحیدر آباد است۔

”((۱۲۲)

(۱۲۳) گو خسر و سال است و ہمراہ والد خود و رحیدر آباد است و الکتاب علم میکنند لیکن نہایت زکی و سلیم الطبع و ذی قابلیت است و امید است کہ شخص نام آور خواهد شد۔

(۱۲۴) خسر و سال است و ہمراہ والدین خود و رحیدر آباد است و قرآن شریف میخواند۔ امید است کہ نیک سیر خوش اخلاق بنجدہ خواهد شد۔

(۱۲۵) از معمولی تعلیم فارغ شدہ است امید است کہ متوسط لیانت حاصل خواهد کرد و نیز در ملازمت ہم متوسط خواهد ماند و آئندہ حالات این فرزند پسندیدہ تر خواهد شد و در مزاج لایق جہد ملی بنظر خواهد آمد و باہوار یکصد روپیہ منصبدار سرکار آصفیہ است و امید است کہ آئندہ از دیگر خدمات سرکار آصفیہ کہ از ایدامشاہرہ باشند ممتاز خواهد شد۔

(۱۲۶) نہایت سنجیدہ و لائق و ذی علم و خلیق و ہوشیار و ذی مروت و ذی محبت و ذی قابلیت و عابد و زاهد است و در علم انگریزی ہم کامیاب است و ہمہ نیک امید با صرف ازین فرزند است و یقین است کہ این فرزند همچو اجداد خود در علوم ظاہری و باطنی کامیابی حاصل خواهد کرد۔ و نیز در دنیا علوی مراتب علیہ حاصل خواهد نمود و نیز کما حقہ بکار اعزہ خواهد آمد خداوند کریم در ہمہ اراعات نیک این را کامیاب گرداند فی الحال منصبدار سرکار آصفیہ است و یکصد ماہوار می یابد۔

(۱۲۷) این حافظ قرآن است و از یک چشم نابینا و از چشم دیگر چیزے بینا نہایت سنجیدہ و متقی و عابد و زاهد است و چیزے در علوم ہمارت میدار و امید ترقی است۔

(۱۲۸) این طفل شہ سالہ و رحیدر آباد انتقال کرد و در کتب مدفون است اگر زندہ میماند لایق ترین اعزہ خود می شد۔

(۱۲۹) این طفل روزی که در حیدر آباد از انتقال کرد روز دوم والده او انتقال کرد والده در مقبره حضرت نورالدین شاه صاحب قادری مدفون اند و او در مکان قدیمی واقع حشمت گنج (۱۳۰) در دلی نزد والده خود موجود است نهایت سلیم الطبع نیک سیرت از فنون زنان شرفا واقع و از نوشت و خواندن واقف است امید است از مجید الدین خان منسوب خواهد شد.

(۱۳۱) خوشنویس است و سلیم الطبع و چیزه بطرف علوم را غلبه ممکن است کامیابی حاصل کند.

(۱۳۲) مثل همشیره خود نمبر (۱۳۰) ممکن است که پسید الدین خان منسوب شود.

(۱۳۳) مثل برادر خود نمبر ۱۳۱-

(۱۳۴)

(۱۳۵)

(۱۳۶) بتاریخ ۲۳ ذی قعدة ۱۰۵۹ هـ تولد شد و الا از صاحبزادی سلام صاحب و بعد از آن از دختر حاجی عبدالسلام عقد کرد در رجب ۱۰۶۰ هـ بوجه هفت فوت شد در مقبره اخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۷) بتاریخ ۱۵ رجب ۱۰۵۹ هـ تولد شد و از دختر نجم الدین کاتب شادی کرد و بتاریخ ۱۵ رجب ۱۰۶۰ هـ فوت شد در مقبره اخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۸) بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۰۶۰ هـ تولد شد و از دختر احمد شاه منسوب شد.

(۱۳۹) بتاریخ ۵ ذی قعدة ۱۰۶۰ هـ تولد شد و در رمضان ۱۰۶۱ هـ فوت شده بمقبره اخوند صاحب مدفون گردید.

(۱۴۰) بتاریخ ۸ صفر ۱۰۶۳ هـ تولد شده بعد سه ماه انتقال کرد.

(۱۴۱) بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۱۰۶۵ هـ تولد شد و از احمد شاه منسوب شد و در ۱۳۰ هـ یک دختر مسماة زینب بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۲) بتاریخ ۱۴ صفر ۱۰۶۵ هـ تولد شد و از نجم الدین شاه صاحب عقد شد و در ۱۳۰ هـ یک دختر مسماة ساجده بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۳) بتاریخ ۲۹ رمضان ۱۰۶۹ هـ تولد شد.

(۱۴۴) بتاریخ ۱۸ ذی قعدة ۱۰۶۹ هـ تولد شد و از احمد شاه خاندان غیر عقد شده و در ۱۳۰ هـ بمقبره

- فوت شد و اولاد و نیز فوت شده - یک فرزند و دو دختر داشت -
- (۱۴۵) بتاریخ ۲۰ شوال ۸۳۵ هـ تولد شد و از نورالدین پیرسید حمید الدین شاه از خاندان خود عقد شده یک پسر تولد شد و پسر و او خود فوت شده و در ۸۳۵ هـ -
- (۱۴۶) بتاریخ ۱۰ صفر ۸۳۵ هـ تولد شد و در عمر یازده سالگی از کشمیر به شکار رسیده نزد مولوی عبدالسلام صاحب عزیز خود تا هفت سال مانده از اینجا به بمبئی و از اینجا به حیدرآباد و از اینجا به زیارت حرمین شریفین مشرف شده و سپس آمد -
- (۱۴۷) بتاریخ ۳۰ شعبان ۸۳۵ هـ تولد شد و به قمرالدین از خاندان غیر منسوب شده بتاریخ ۴ شوال ۸۳۵ هـ فوت شده در مقبره کجاء مدفون شد -
- (۱۴۸) بتاریخ دهم ربیع الاول ۸۳۵ هـ هجری تولد شد و از صدر الدین فرزند سید جلال الدین منسوب شد -
- (۱۴۹) بتاریخ نوزدهم ربیع الآخر ۸۳۵ هـ تولد شد و از دختر لطف الله شاه منسوب شد -
- (۱۵۰) خرد سال انتقال کردند -
- (۱۵۱) در ماه ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۲) بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۳) بتاریخ ۷ - رجب ۸۳۹ هـ تولد شد و در امرت سر مقیم است و در اینجا توطن اختیار کرده است پیری مریدی میکنند در محله بنگالی قلعه - امرت سر میماند -
- (۱۵۴) در ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۵) بتاریخ ۱۹ محرم ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۶) بتاریخ ۹ جمادی الثانی ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۷) بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -
- (۱۵۸) یک و نیم سال فوت گردید -
- (۱۵۹)
- (۱۶۰)
- (۱۶۱)
- (۱۶۲)

(۱۴۳)

(۱۴۴)

(۱۴۵)

(۱۴۶)

(۱۴۷)

(۱۴۸)

(۱۴۹)

(۱۵۰) بتاریخ ۲۹ - صفر ۱۲۸۵ هجری قمری -

(۱۵۱) بتاریخ ۲۲ - جمادی الثانی ۱۲۸۵ هجری قمری -

(۱۵۲)

بیان احتیاط مولف (۹۴) صاحب روضۃ السلام گویشتر حالات حضرت آخون صاحب در کتاب خود نوشته است - لیکن چندان که حالات اقربای حضرت و تعلقات خانگی بیان کرده است بمقابلہ مکاتیب والد بزرگوار حضرت و فرزندان حضرت و نیز دیگر تحریرات خلفای حضرت اکثر غلط ثابت میشوند صرف تأکید بعض حالات حضرت و ظهور خوارق البتہ از دیگر کتب و مکاتیب میشود و وجه این غیر ازین معلوم نمیشود که صاحب روضۃ السلام محقق نبود خبری که می شنید بلا لحاظ علم و اقصیت ناقص و حیثیت ناقص و حالات ناقص و پابندی اصول اعتبار نقل بلا تحقیق است باریکد و برچینین مبادی مجهولہ قیاسات قایم میکرد - پس بوجہ مذکورہ روایات صاحب روضۃ السلام بغیر ازینکه تأکید آن از طریق دیگر شود قابل اعتبار نمیشوند - لهذا منجمه اندراجات روضۃ السلام تأکید اموری که از دیگر کتب و مکتوبات خلفای حضرت و تحریرات اراکین این خاندان گردید درین کتاب درج نمودم و اموری که تأکید آن از کدای چیز دیگر نشد آنگاه شتم ہر حال تحقیق کامل حالائیکہ بهم رسیدند درج این کتاب نمودم و در تحقیق احتیاط کامل بکار بردم - و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب - حالائیکہ درین کتاب مندرج کردہ شدہ اند نہایت مختصرا اند در تفصیل حالات بزرگان این خاندان ہستم اگر وقتی وست وادو حالات بهم رسیدند در جلد دوم این کتاب درج خواہم کرد - جلد اول را برین ختم میکنم -

باندسالمہ این نظم و ترتیب	زما ہر فورہ خاک افتد بجائے
معرض نقشی ست کز ناما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے
ولی صاحب ولی روزی بر حمت	کند در کار این مسکین دعائے

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعوت

LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

۴۲۰۹

DATE SLIP

فیس

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of **one anna** will be charged for
each day the book is kept over time.

--	--	--	--

2. The undermentioned shall be eligible to take books from the Library:—

- Members of the Court.
- Members of the University teaching staff, including the Librarian.
- Students on the rolls of the University.
- Persons whether employed or not, who have obtained the sanction of the Pro. Vice-Chancellor.

undermentioned
from the Library :—
A. Members of the Court.
B. Members of the University
staff, including the Librarian.
Students on the rolls of the University.
Persons whether counted
or not, who have obtained
pro. Vice-Chancellor's

Members of the University staff, including the Librarian, the Pro Vice-Chancellor, and other persons whether connected with or not, who have obtained a number of books during the year.

with the University
special permission from
3. The maximum number
be borrowed at any one
(A & B) 3 volumes.
(M A. and M
(All others) 2 volumes.
be returned

5. The maximum number of volumes may be borrowed at any one time by

(a)	A & D	2 volumes.
(b)	B & C	10 volumes.
(c)	All A and M.Sc. 2	
(d)	All others	

may be retained by _____ for one month.

_____ for 14 days.

_____ for 1 or 2 days.

(in Rule 2) $\left\{ \begin{array}{l} A \& D \dots \\ B \dots \\ C \dots \end{array} \right.$

Rule 21 of CA 400
Book 1 of CA 400

6. Books lost, injured or defaced in any way by any of the borrowers must either be replaced or the price paid for. In case a book belongs to a set or series and a single volume is not procurable the whole set or series must be replaced.

[illegible]

1610